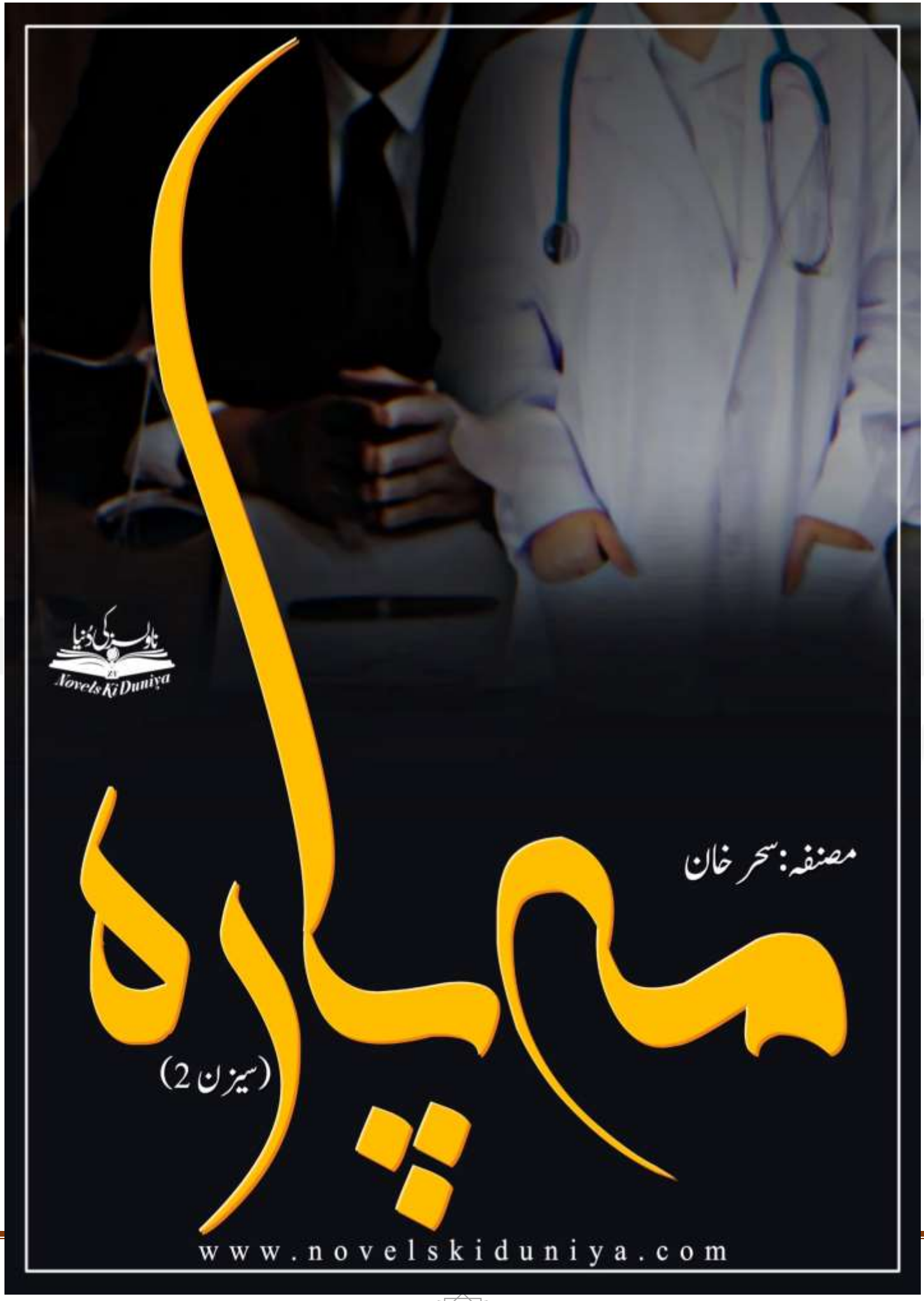
ناولز کی دنیا
Novels Ki Duniya
مصنفہ: سحر خان
ماہ پارہ
(سیزن 2)
www.novelskiduniya.com

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔"

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔

ناولز کی دنیا (NKD) کی جانب سے ناولز کو بغیر کسی غلطی کے آپ تک پہچانے کی کوشش کی گئی۔ اگر کوئی غلطی اس میں ملتی ہے تو اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ کیونکہ ناول کو پورا پروف ریڈ کر کے ہی پبلش کیا جاتا ہے چُوک ہونا محض اتفاق ہوگا۔۔

نئے اور مختلف لکھنے والوں کے لیے "ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج / یوٹیوب چینل دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- NKD (ZT) (UserName: Novelskiduniya77)

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو) اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے Blue الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے۔ شکریہ۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ماہ پارہ

از قلم: سحر خان

(حصہ دوم)

کامیابی ایک سفر ہے، ہر ایک کے لیے مختلف ہے،

یہ صرف لمبی سیڑھیاں چڑھنے کے بارے میں نہیں ہے۔

یہ اپنے مقصد کو تلاش کرنے اور خواب کا پیچھا کرنے کے بارے میں ہے،

اور خود میں یقین رکھنا، چاہے کچھ بھی ہو جائے۔

یہ ہمت کرنے کے برابر ہے، جب کچھ بھی غلط ہو جائے،

اور جب تک مصائب آتے ہیں، تب تک قیام رہنا ہے۔

یہ مشکلات کو کھلے دل سے قبول کرنا ہے،

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اور کسی بھی طوفان کو سہنا ہے۔

☆...☆...☆

یہ مصر کے سرد راتوں میں سے ایک تھی۔ہسپتال کے بستر پر لیٹا شخص گہری نیند سو رہا تھا۔دنیا و جہاں سے بے خبر۔یہ خط موصول ہونے کے ایک ہفتے بعد کا ہے۔کمرے کا درجہ حرارت قدرے بہتر تھا۔ یہ رات کا آخری پہر تھا۔ایک لڑکی دروازے پر دستک دیے بغیر اندر داخل ہوئی۔اس کے چہرے کے گرد دوپٹہ لپٹا ہوا تھا۔وہ جامنی رنگ کی قمیض اور پاجامہ میں ملبوس تھی۔اوپر اس نے ایک لمبا کوٹ پہن رکھا تھا، جسے ہسپتال پہنچنے کے بعد اتار کر اپنے بازو پر گرا دیا گیا۔

اندر داخل ہوتے ہی اس نے پہلی نظر بستر پر لیٹے شخص پر ڈالی تھی۔ارد گرد مشینیں، بازوؤں میں لگی سوئیاں یہ سب دیکھ کر ماہ پارہ کے دل میں کچھ چبھا تھا۔کرب سے اس نے آنکھیں بند کیں۔چند گہرے سانس لیے۔پھر آنکھیں کھول دیں۔وہ اس کی آنکھوں کے سامنے تھا۔دس سال کے طویل انتظار کے بعد وہ جہانگیر کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہی تھی۔وہ اس کے اتنے قریب ہو کر بھی دور تھا۔

کمرے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔نیم تاریک کمرے میں جہانگیر کا مرجھایا ہوا چہرہ صاف نظر آ رہا تھا۔ماہ پارہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔لب کاٹے وہ اسے ہمدردی بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔اس کا دول زور سے دھڑکنے لگا۔وہ ابھی تک بت بنی کھڑی تھی۔اگر وہ جاگ گیا اور اسے دیکھ لیا تو؟ وہ دس سال کے بعد جہانگیر کو دیکھ رہی تھی۔اس دوران اس نے نہ تو جہانگیر سے بات کی اور نہ ہی اس سے ملنے کی کوشش کی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھانے لگی۔بیڈ کے پاس ایک کرسی رکھی ہوئی تھی۔وہ آہستگی سے چلتی ہوئی بیڈ کی طرف آئی۔آواز کیے بغیر خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گئی۔وہ اب اسے قریب سے دیکھ رہی تھی۔یہ وہ شخص تھا جس نے اپنی زندگی کی تمام خوشیاں قربان کر کے ماہ پارہ کے قدموں میں رکھ دی تھیں۔ جہانگیر نے خود کو ماہ پارہ ہے لیے خاک کردیا تھا۔ان دس سالوں میں وہ ہمیشہ سوچتی تھی کہ اگر جہانگیر اس کی زندگی میں نہ آتا تو شاید آج وہ یہاں نہ ہوتی۔

ماہ پارہ نم آنکھوں سے اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔اس نے کئی دفعہ اللہ کا شکر ادا کیا تھا، اس کی زندگی میں جہانگیر کو بھیجنے کے لیے۔وہ اس کا محافظ تھا۔اس کا شوہر تھا۔وہ تہے دل سے اپنے رب کا شکریہ ادا کرتی تھی۔لیکن وہ جہانگیر سے ناراض ضرور تھی لیکن اب وہ ناراضگی ختم ہو چکی تھی۔ماہ پارہ نے نرمی سے جہانگیر کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔بہت احتیاط سے کہ کہیں وہ جاگ نہ جائے۔ جہانگیر ٹس سے مس نہ ہوا۔شاید وہ دواؤں کے زیر اثر تھا یا وہ تھکا ہوا تھا۔

وہ ہسپتال کے کپڑوں میں ملبوس تھا۔بال ہمیشہ کی طرح ماتھے پر بھکرے ہوئے۔آنکھوں کے گرد سیاہ ہلکے۔بڑھی ہوئی داڑھی۔زرد رنگت۔وہ ایسا لگتا تھا برسوں کا بیمار تھکا ہارا ہے۔ماہ پارہ کو بے ساختہ اس پر ترس آیا۔کیسے جہانگیر نے خود کو ماہ پارہ کے لیے پامال کردیا تھا۔اس نے ایک ہاتھ سے جہانگیر کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور دوسرے سے اس کے ماتھے پر آئے بال کو ہٹانے لگی۔

اپنے ماتھے پر نرم ہاتھ کا لمس محسوس کرتے ہی جہانگیر ہلکا سا مسکرایا۔ اس کا مرجھایا ہوا چہرہ کھل اٹھا تھا۔ماہ پارہ نے حیرت سے جہانگیر کے بدلتے رنگ کو دیکھا۔وہ کیسے ایک دم سے کھل اٹھا تھا۔وہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ پائی۔اس کی آنکھوں سے نکلتے آنسوں نے اس کا چہرہ بھگو دیا۔اس نے سختی سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

لب بھینچ لیے۔وہ تو خواب میں ہی ماہ پارہ کے لمس پر ہی کھل اٹھا تھا۔اگر وہ ماہ پارہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتا تو نا جانے اس کا کیا رد عمل ہوتا۔

ماہ پارہ نے چہرہ اٹھا کر اوپر دیکھا۔آنکھیں کرب سے بند کیں۔سارے آنسوں اندر انڈیل دیے۔پھر سے گہری سانس لی۔خود کو نارمل کیا۔وہ جہانگیر کو بتائے بغیر اس کے علاج میں اس کے ساتھ ہو گی۔ اس کے بعد وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ کیا کرے گی لیکن پہلے اسے جہانگیر کو ہر قیمت پر ہر حال میں جہانگیر کو بہتر کرنا تھا۔

وہ جہانگیر کے ہاتھ پر جھک کر لب رکھ کر پیچھے ہوئی۔وہ مسکرائی۔اس کے بالوں کو بگھار کر واپس ماتھے پر بکھر دیے کیونکہ وہ اسے ہمیشہ بکھرے ہوئے بالوں میں خوبصورت لگتا تھا۔اپنے ہاتھ کے پشت سے آنسو پونچھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ایک آخری نظر اس پر ڈال کر وہ باہر نکل گئی۔جہانگیر سے ملاقات کے بعد وہ خود بھی مطمئن ہوگئی تھی۔اس کے چہرے پر الگ ہی خوشی تھی۔اسے اپنا اگلا کام کرنا تھا۔اسے جلد از جلد جہانگیر کے لیے کوئی ڈونر تلاش کرنا تھا۔

وہ دبے پاؤں کمرے سے باہر نکل گئی۔باہر نکلتے ہی اس نے حسن کو کھڑا دیکھا۔وہ ٹریک سوٹ میں ملبوس تھا۔جہانگیر کے بر عکس وہ بہتر حلیے میں تھا۔وہ اب بال تھوڑے لمبے رکھتا تھا۔ہینڈسم تو پہلے بھی تھا لیکن اب زیادہ ہینڈسم ہو گیا تھا۔ایک لمحے کے لیے ماہ پارہ کو اپنی سانس روکتی محسوس ہوئی۔اس کی آمد غیر متوقع تھی۔وہ ڈر گئی تھی۔حسن اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔حسن کی آنکھوں میں غصہ صاف دیکھائی دے رہا تھا۔دس سالوں میں ماہ پارہ کافی بدل گئی تھی۔وہ پیاری تھی۔لیکن اس کی آنکھیں خوبصورت تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تو تم۔۔۔آگئی؟ " وہ سینے پر بازو باندھے کھڑا تھا۔لیکن اس کی پر تپش نظریں اسی پر جمی ہوئی تھیں۔

" ہا۔۔۔ہاں!" ماہ پارہ نے بمشکل اٹکی ہوئی سانس میں کہا۔وہ حسن کو صرف اس لیے پہچان گئی تھی کیونکہ وہ کافی حد تک جہانگیر کی طرح دیکھتا تھا۔

"تمہیں میرے بھائی کو دس سال تک سزا دینے سے کیا ملا ؟ اور اب یوں اچانک چلی آئی ہو؟" وہ ایک قدم آگے بڑھا تو ماہ پارہ بے اختیار ایک قدم پیچھے ہوئی۔

"انہوں نے خود ہی مجھے دور بھیجا تھا۔میں نے کیا کیا ہے، ہاں؟ میں نے کہا تھا کہ مجھے باہر بھیج دیں؟" اس نے دبی آواز میں کہا۔

"ان کا گناہ صرف یہ تھا کہ وہ تمہیں آگے بڑھتے دیکھنا چاہتے تھے۔تم شروع سے ہی خود غرض تھی ماہ پارہ۔تمہیں میرے بھائی کی کوئی پرواہ نہیں، چاہے وہ زندہ رہے یا مرے، تمہیں کیا فرق پڑتا ہے اس سے؟تمہیں تو بس اپنے خواب پورے کرنے تھے۔"ماہ پارہ یہ بات سن سن کر تھک چکی تھی۔اس نے سلگتی نظروں سے حسن کی طرف دیکھا۔

"حسن بھائی خدا کے لیے مجھے مجرم ٹھہرانا بند کریں۔جہانگیر کو میں نے سب کی شکایت لگا دینی ہے۔" آخر میں اس کی آنکھیں نم ہوئیں۔اس نے بے دردی سے آنکھیں رگڑیں۔

وہ گھبرا کر بولا۔"ماہ پارہ، میں نے تو بس ایسے ہی کہہ دیا۔جو کچھ کہا بھول جاؤ، میں نے غلطی سے کہہ دیا۔پلیز رونا مت۔ایک کام کرو، میرے ساتھ میرے اپارٹمنٹ چلو۔جہاں جہانگیر بھائی میرے ساتھ رہ رہے ہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہرگز نہیں۔میں یہاں صرف ان کا علاج کرنے آئی ہوں۔کسی سے کوئی رشتہ داری نبھانے نہیں۔" اس نے اپنے آنسوں پونچھے۔"اور اگر جہانگیر کو میری آمد کا پتا چلا تو بھول بھی جائیں گے میں یہاں دوبارہ آؤں گی۔"انگلی اٹھا کر اس نے تنبیہہ کیا تو حسن مسکرایا۔

"بتاؤ تمہارا سامان کہاں ہے؟" حسن نے اس کی دھمکی کو خاطر میں لائے بغیر کہا۔

"نیچے ٹیکسی میں رکھا ہے اور ویسے بھی مجھے آپ کے ساتھ جانے کا کوئی شوق نہیں۔وہاں بھی طعنے دینا بند نہیں کریں گے۔"اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"تم کافی بڑی ہوگئی ہو۔اب تو مجھے ڈر لگنے لگا ہے تم سے۔باتیں تو خیر پہلے بھی بڑی بڑی کرتی تھی۔" وہ مسکراہٹ دبائے ایک بار پھر اسے تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

"خاموش رہیں۔"اس نے جھلاہٹ سے کہا تھا۔وہ سرخ پر چکی تھی غصے سے۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ کب آئی ہو؟ کہاں رہنا ہے؟ اور کس کے ساتھ آئی ہو؟" اس نے موضوع بدلا۔

"ابھی آئی ہوں۔سیدھا پہلے جہانگیر کے پاس۔رہنے کا میں خود دیکھ لوں گی۔"وہ وہاں سے جانے لگی۔ حسن بھی اس کے پیچھے جانے لگا۔

"بھئی میرا گھر ہے نا۔وہاں چلو شرافت سے۔"ماہ پارہ نے چلتے ہوئے رک کر ایک نظر اس پر ڈالی۔ "دیکھو میں نے ایک بات مانی ہے تمہاری اب تم بھی مان جاؤ۔"اس نے التجا کی۔

وہ خاموشی سے آگے بڑھ گئی۔حسن نے اس کی خاموشی کو ہاں میں لیا اور آگے بڑھ گیا۔کاریڈور سے نکل کر دونوں نیچے پارکنگ میں جا کر کھڑے ہو گئے۔حسن نے گاڑی کا دروازہ کھولا، ماہ پارہ اندر بیٹھ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

گئی، وہ مڑ کر ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آکر بیٹھا۔اس نے گاڑی اسٹارٹ کی۔راستہ خاموشی سے کٹ رہا تھا لیکن ماہ پارہ کے ذہن پر کئی سوالوں کا قبضہ تھا۔وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔

ماہ پارہ نے اس کی طرف رخ کرکے پوچھا۔"حسن بھائی آپ کا پاسپورٹ اور ویزا۔۔۔مطلب کہ کیسے ملا تھا؟"

وہ ہلکا سا مسکرایا۔"لمبی کہانی ہے۔"

"تو میں نے کونسا ٹرین پکڑنے جا رہی ہوں؟" اس نے آنکھیں گھمائیں۔

گہری سانس لے کر وہ کہنے لگا۔"تمہارے جانے کے بعد زایشا آئی تھیں۔انہوں نے بھائی کی بہت منتیں کیں کہ اب تو تم چلی گئی ہو اب تو وہ اس سے شادی کرے۔انکل بھی آئے تھے دوبارہ رشتہ جوڑنے۔گھر میں کسی کو کوئی اعتراض نہ تھا۔"ماہ پارہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔"فکر مت کرو، بھائی کا تمہیں پتا تو ہے۔انہوں نے صاف انکار کردیا بابا نے بہت سمجھایا میری دھمکی بھی دی لیکن وہ ٹھہرے ضدی کہا کہ میں نے ماہ پارہ سے وعدہ کیا ہے میں ہر گز یہ قدم نہیں اٹھاؤں گا۔"وہ اپنی دھند میں کہے جا رہا تھا یہ جانے بغیر کہ اس کے پاس میں بیٹھی لڑکی ایک بار پھر آنسو بہا رہی تھی۔

"پھر بابا نے ایک دن زایشا اور انکل کو کھانے پر بلایا۔کھانے کے بعد وہ دونوں گھنٹہ کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔"یہ سن کر ماہ پارہ نے سسکی بڑھی۔حسن نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکا اور اس کی طرف مڑا۔"اوئے پوری بات تو سنو اگلی بات سنو گی تو فخر ہو گا کہ تمہیں ایسا شوہر ملا ہے۔"ماہ پارہ سر جھکائے رو رہی تھی۔حسن نے اسے دیکھا تو ٹشو باکس سے ایک ٹشو نکال کر اس کے حوالے کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آپ کہتے جائیں۔"ٹشو سے ناک پونچھتے ہوئے اس نے اپنا چہرہ کھڑکی کی طرف موڑ لیا۔

"رونا مت۔"تنبیہہ کرتے ہوئے اس نے گاڑی دوبارہ اسٹارٹ کیا۔"تو سنو۔پھر جب وہ باہر آئیں تو ان کے چہرے پر اطمینان بھری خوشی تھیں۔جہانگیر بھائی نے کچھ نہیں کہا، وہ سیدھا کمرے میں گئے تھے۔بابا تو خوش ہوئے تھے، انہیں لگا بھائی مان گئے۔لیکن ... لیکن ... لیکن..." وہ اب پرجوش سا کہنے لگا۔"زایشا آکر خود کہتی ہیں کہ انہیں جہانگیر سے شادی نہیں کرنی۔وہ اسے چھوڑ چکی ہے اور تو اور وہ اب اس کے پیچھے بھی نہیں پڑے گی۔"ماہ پارہ ناک سکوڑ کر ہلکا سا مسکرائی۔

"تو پھر آپ کا پاسپورٹ۔۔۔"

"بابا نے دے دیے تھے ڈاکومنٹس۔جہانگیر بھائی نے میری ذمہ داری لی۔پھر مجھے ایک سال کے اندر اندر مصر بھیج دیا۔وہ تنہا ہو گئے تھے۔تم اور میں ان کے بہت قریب ہو گئے تھے۔میں تو شروع سے تھا۔ان کی طبیعت آئے دن خراب رہتی تھی۔نہ کسی سے بات کرتے تھے نہ گاؤں کے کسی مسئلے پر پڑتے۔تمہارے جانے کے بعد نا جانے کتنی لڑکیوں کی چھوٹی عمر میں شادی ہو گئی لیکن انہوں نے کسی بھی شادی میں مداخلت نہیں کی۔ان کو پتا تھا وہ کچھ کر بیٹھ جائیں گے۔" ایک پل کو وہ رکا۔گہری سانس لے کر دوبارہ گویا ہوا۔"میں نے ان کی منتیں کی کہ وہ مصر آئے لیکن ان کا بس ایک ہی مقصد تھا تمہارے دیگر خواہشات کو پورا کرنا۔بہت بہت محنت کرنی پڑی۔بہت خوار ہوئے تب جا کر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔"

"حسن بھائی۔"ماہ پارہ نے بے اختیار اس کو پکارا۔حسن نے ایک نظر اس پر ڈالی اور پھر اپنی نظریں سڑک کی طرف موڑ دیں۔وہ سمجھ گیا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میں نے کہا تھا بھائی سے لیکن۔۔۔"

"آپ انہیں علم میں لائے بغیر یہ کر سکتے ہیں۔"وہ امید سے کہہ رہی تھی۔

حسن جواب میں خاموش رہا۔ماہ پارہ اس کی خاموشی کو سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ ہاں سمجھے یا نہ۔حسن سنجیدہ ہو گیا تھا۔وہ اس بارے میں سوچنے لگا۔کیا کچھ جہانگیر نے نہیں کیا تھا اس کے لیے؟ کیا وہ آج اپنے بھائی کے لیے ڈونر بھی نہیں بن سکتا؟ وہ لب کاٹے کچھ دیر یونہی سوچتا رہا۔ماہ پارہ اب بھی اس کی طرف ایک آس سے دیکھ رہی تھی۔

"مجھے مسئلہ نہیں لیکن یہ معاملہ تم بعد میں خود سنبھال لو گی۔"وہ سنجیدگی سے بولا۔

"نہیں حسن بھائی آپ انکار کر سکتے ہیں۔میں۔۔۔میں آپ پر زبردستی نہیں کر سکتی۔"اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"وہ میرا بھائی ہے۔"

ماہ پارہ کچھ دیر تک سوچتی رہی۔"ٹھیک ہے جلد از جلد ہمیں سرجری شروع کرنا چاہیے۔"یہ کہتے ہوئے اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

وہ پورے راستے جہانگیر کی باتیں کرتا گیا اور ماہ پارہ رشک سے سنتی گئی۔اسے فخر ہونے لگا تھا جہانگیر پر۔گھر پہنچتے ہی حسن نے اسے پانی پلایا۔پانی پی کر وہ جہانگیر کے کمرے میں گئی اور سیدھی سو گئی۔وہ بہت تھک چکی تھی صبح ہونے میں کچھ ہی وقت باقی تھا اور اسے جلدی اٹھ کر جہانگیر کے ڈاکٹر کے پاس جانا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

☆...☆...☆

مصر میں رات گئے جبکہ پاکستان میں صبح کے چھ بج رہے تھے۔دس سال پہلے اور اب گاؤں کے حالات بہت بہتر ہو چکے تھے۔لیکن لوگوں کا ایک ہی معمول تھا۔ان کی صبح فجر سے شروع ہوتی تھی۔ یہاں کی لڑکیاں بہت جوش و خروش سے صبح جاگتی تھیں۔جہانگیر کے بہت سمجھانے اور کوششوں کے بعد سبھی نہیں لیکن تقریباً آدھے گاؤں نے اس پر اتفاق کیا تھا۔وہ خوشی خوشی اپنی بیٹیوں کو اسکول بھیجتے تھے۔

جہاں ایک سکول بنایا گیا تھا وہاں تھوڑے فاصلے پر ایک کلینک جہانگیر نے بنایا تھا۔خاص طور پر ماہ پارہ کے لیے۔اس کی بہت سی خواہشات میں سے ایک یہ بھی تھی کہ گاؤں والوں کا مفت علاج کیا جائے۔ خاص کر خواتین کا۔جہانگیر نے سکول بنانے کے فوراً بعد ایک چھوٹا سا کلینک بنایا تھا اس کے لیے۔

مروا کی شادی انہوں نے شہر میں ہی طے کی تھی۔وہ اپنی زندگی میں خوش تھی۔ وہ یہاں آتی رہتی تھی۔آج ان کی وفات کو پانچ برس بیت گئے تھے۔جہانگیر نے جان بوجھ کر یہ خبر ماہ پارہ تک نہیں پہنچنے دی۔وہ جانتا تھا کہ وہ اپنی پڑھائی چھوڑ کر پہلے موقع پر یہاں آ جائے گی۔کرامت کی شادی ہریرہ سے ہوئی تھی۔ان کی شادی کو چھ سال ہو چکے تھے۔دونوں اپنی زندگی میں بہت خوش تھے۔ جب ماہ پارہ کو اس بات کا علم ہو گیا تھا تو وہ بہت خوش تھی لیکن یہاں آنے کی ہمت نہیں تھی۔

"بابا، کبیر کو دیکھیں نا، میرا ربڑ بینڈ نہیں دے رہا۔"پانچ سالہ میرب بال پکڑے ادھر ادھر بھاگ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کبیر، ربڑ بینڈ دو مجھے۔"کرامت بھی اس کے پیچھے ادھر سے اُدھر بھاگے جا رہا تھا لیکن تین سالہ کبیر کسی کے ہاتھ نہیں آرہا تھا۔

کرامت بھاگتے ہوئے رک گیا۔وہ تھک گیا تھا۔میرب نے اپنے باپ کی طرف دیکھا۔اس نے میرب کا ہاتھ پکڑا اور اسے کمرے میں لے گیا۔میرب پیر پٹختی ہوئی اندر کرامت کے ساتھ جا رہی تھی۔ اسے بیڈ پر بیٹھا کر کرامت نے سنگھار میز سے دوسرا ربڑ بینڈ۔اس کے بالوں کی چوٹیاں بنا کر اس کا رخ اپنے سامنے کیا۔

"میرب اسکول میں بلکل بھی شیطانی نہیں کرنی۔زیادہ ہوشیار بننے کی ہرگز ضرورت نہیں۔بلکل پھوپھو پر جا رہی ہو۔تمہیں اچھی لڑکیوں کی طرح جانا ہے اور واپس آنا ہے، ٹھیک ہے؟ کسی لڑکی کو تنگ مت کرنا۔"وہ سنجیدگی سے اسے سمجھا رہا تھا اور میرب بے دلی سے سن رہی تھی۔

"اوکے بابا۔"وہ جا کر کتابیں بیگ کے اندر ڈالنے لگی۔"لیکن آپ میری پھوپھی کے بارے میں ایسا مت کہیں۔وہ اچھی ہے۔بہت اچھی۔"وہ خفا ہو گئی تھی۔

"معذرت جو آئندہ آپ کی پھوپھو کے بارے میں کچھ کہا بھی تو۔"وہ بڑبڑاتے ہوئے کہہ کر باہر نکل گیا۔

☆...☆...☆

کھڑکی سے ہلکی روشنی آرہی تھی۔کمرہ نیم تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ماہ پارہ بمشکل تین گھنٹے سوئی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔وہ آنکھیں مسلتی ہوئے بیٹھی۔بال چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔آنکھیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

سرخ ہو رہی تھیں اور سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔اس نے کمبل ہٹا کر سلیپر پہنے، بال سمیٹے، سر پر ڈوپٹہ لیا اور دروازے کی طرف بڑھی۔

دروازہ کھلا تو سامنے حسن ٹرے لیے کھڑا تھا۔ماہ پارہ کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ وہ اس وقت کتنی تھکی ہوئی ہے۔اسے ابھی آرام کرنے کی ضرورت ہے لیکن وہ کچھ نہیں بولی۔

"گڈ مارننگ مسز جہانگیر۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ماہ پارہ سامنے سے ہٹ گئی تو وہ اندر آیا۔

"گڈ مارننگ۔"اس نے بمشکل جمائی لیتے ہوئے کہا۔یہ بات تو شروع سے سب کو پتا ہے کہ ماہ پارہ کو نیند سے کتنی محبت تھی۔

"ناشتہ کرو جلدی، اس کے بعد ہمیں ہسپتال جانا ہے۔"اس نے ناشتہ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے منہ تو۔۔۔"اس نے دوبارہ منہ پر ہاتھ رکھ کر جمائی لی۔"دھونے دیتے۔"

"توبہ ہے ماہ پارہ جلدی کرو کافی ٹھنڈی ہو جائے گی۔"ماہ پارہ نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ وہاں سے چلا گیا۔

اس نے سر سے دوپٹہ ہٹا کر بیڈ پر رکھا اور تھکاوٹ سے واشروم کی طرف بڑھی۔کچھ دیر بعد جب وہ نکلی تو چہرہ تر تھا اور اس کی آستینیں کہنیوں تک لپٹی ہوئی تھیں۔وہ میز کی طرف بڑھی اور ناشتے کی ٹرے لے کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔وہ آہستہ آہستہ ناشتہ کر رہی تھی۔اس کی آنکھیں ابھی تک سوئی ہوئی تھیں۔وہ سونا چاہتی تھی لیکن نیند سے زیادہ ضروری ہسپتال جانا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

حسن پارکنگ ایریا میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔وہ دونوں ہسپتال پہنچ چکے تھے۔ڈاکٹر کے کیبن میں وہ دونوں اہم گفتگو کر رہے تھے کہ ہسپتال کے بیڈ پر لیٹا جہانگیر بیدار ہو چکا تھا۔وہ اپنے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا۔اسے کچھ مختلف محسوس ہوا۔جیسے ابھی تک کسی کا لمس اس کے ہاتھ میں موجود تھا۔ماہ پارہ کا خیال اس کے ذہن میں آیا مگر اس نے فوراً سر جھٹک دیا۔ماہ پارہ یہاں کیوں آئے گی؟ اگر اسے آنا ہوتا تو وہ کب کی آچکی ہوتی۔

ڈاکٹر سے بات کرنے کے بعد حسن اٹھ کر جہانگیر کے کمرے میں آیا۔

"بھائی آپ جاگ رہے ہیں، کیا میں آپ کے لیے کچھ کھانے کو لاؤں؟"

"کل کوئی آیا تھا؟" اس نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"آآ .... نہیں تو ... کون آئے گا بھلا؟" اس نے محتاط انداز میں کہا اور اس کے سامنے والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

وہ "اچھا" کہہ کر چپ ہو گیا اور چہرے کا رخ کھڑکی کی طرف موڑ کیا۔ایسے کیسے ہو سکتا ہے ایک ہفتہ ہو گیا اور ماہ پارہ اس سے ملنے ہی نہیں آئی؟

دروازے پر دستک ہوئی اور اگلے ہی لمحے ڈاکٹر اندر داخل ہوئے۔جہانگیر ابھی تک کھڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا۔حسن اپنی سیٹ سے اٹھ گیا۔

"تو جہانگیر بلآخر تمہیں ڈونر مل گیا۔"ڈاکٹر مسکراتے ہوئے اسے انگریزی میں کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

جہانگیر نے جھٹ سے حسن کی طرف دیکھا اور پھر ڈاکٹر کی طرف۔حسن لب کاٹے جہانگیر کے رد عمل کا انتظار کرنے لگا۔

"اور کون ہے یہ ڈونر؟" وہ حسن کو مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے ڈاکٹر سے پوچھ رہا تھا۔

"ہے کوئی فرشتہ جسے پیسوں کی ضرورت تھی۔وہ تم خود دیکھ لینا۔اچھی بات یہ ہے کہ جلد سے جلد ایک ڈونر مل گیا۔"وہ مسکراتے ہوئے کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کہہ رہے تھے۔"اب بلا تاخیر ہمیں اپنا کام شروع کر دینا چاہیے۔کیوں حسن؟"

حسن نے اثبات میں سر ہلایا۔

"پھر بھی، اس فرشتے کا کوئی نام تو ہو گا جسے میں اپنی دعاؤں میں یاد رکھوں؟" اس ساری گفتگو میں جہانگیر حسن کی طرف دیکھ رہا تھا۔مشکوک نظروں سے۔

"یہ ہم نہیں بتا سکتے۔"ڈاکٹر یہ کہہ کر وہاں سے چلے گئے تھے۔

حسن دوبارہ اپنے سیٹ پر بیٹھ گیا۔وہ جہانگیر کو نہیں دیکھ رہا تھا۔وہ کبھی چھت کو دیکھتا تو کبھی دیوار کو۔گھبراہٹ ہی وجہ سے وہ اپنا دائیاں پیر ہلانے لگا۔اس کی مسلسل گھوری سے حسن کے ہتھیلیاں نم ہونے لگیں۔

"مجھے ڈونر سے ملنا ہے۔"حسن جہانگیر کی بات پر چونک گیا لیکن چہرے پر کوئی تاثر ظاہر نہ ہونے دیا۔

"جی؟"

"کیا جی؟ آسان لفظوں میں کہا تو ہے کہ مجھے ڈونر سے ملنا ہے۔"جواب میں جہانگیر نے غصے سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"جی؟" اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اور کیا کہے، وہ بری طرح پھنس چکا تھا۔

"اگر اب تم نے ایک اور بار جی کہا تو میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔"وہ غصے سے دھارا تھا۔حسن کا حلق خشک ہو گیا۔اس نے پانی کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگایا اور ایک ہی سانس میں پانی پینے لگا۔

"تم ہی ہو نا وہ ڈونر؟" جہانگیر کی بات پر حسن کا پانی پیتا ہاتھ رکا۔وہ بری طرح کھانسنے لگا۔جہانگیر بغور سے اسے دیکھتا رہا۔

کھانستے ہوئے اس کے آنکھوں میں پانی بھر گیا۔جہانگیر نے بھی ایک عمر گزاری تھی وہ جانتا تھا حسن جب بھی اس سے جھوٹ بولتا ہے تو وہ بہت گھبرا جاتا ہے۔

جب وہ کھانستے ہوئے رکا تو جہانگیر کی طرف سرخ آنکھیں اٹھا کر دیکھا۔ "جی؟ میں آپ کی بات سمجھا نہیں۔"

"بند کرو اپنی بکواس۔"وہ چیخا۔"میں بچہ نہیں ہوں جو تم مجھے بے وقوف بناؤ اور میں بن جاؤں گا۔"

"بھائی کیا ہو گیا ہے۔آج اگر میں آپ کے۔۔۔"

"منہ بند رکھو اپنا۔"اس نے حسن کی بات کاٹ کر کہا۔"تمہیں جس نے مجبور کیا ہے ذرا اسے بھی سامنے لاؤ۔"وہ ماہ پارہ کا نام سننا چاہتا تھا۔اسے اب بھی ایک امید تھی کہ شاید وہ آ گئی ہو گی، اسی نے حسن کو مجبور کیا ہو گا۔

"حیدر بھائی نے۔"سر جھکا کر جواب دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

جہانگیر نے کرب سے آنکھیں بند کیں۔دروازہ کھلا تو حیدر سامنے آتے ہوئے دیکھا۔سلام اور خیریت پوچھنے کے بعد حسن کو سیٹ سے اٹھا کر وہ خود جہانگیر کے قریب آکر بیٹھا۔

"بھابھی اور رامین نہیں آئیں؟"

"وہ آ گئے ہیں، ہوٹل میں ٹھہرے ہیں۔رامین نے ہسپتال آنے کی بہت ضد کی لیکن میں نے منع کر دیا۔"

"خیر ہے، لے آتے رامین کو۔۔۔اور۔۔۔"

حیدر اس کی بات کو کاٹ کر کہنے لگا۔"اس کی دن رات ہسپتال میں ڈیوٹی ہوتی ہے۔اس کے پاس ہمارے ساتھ بیٹھنے کا وقت نہیں ہوتا۔وہ اکثر ہسپتال میں ہی رک جاتی ہے ورنہ ہمارا گھر ہے، وہ وہاں چلی جائے گی۔"وہ مسکراہٹ دبائے بہت بمشکل کہہ رہا تھا۔

"میں حسن کی جان کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔"جہانگیر نے گہری سانس لیا اور موضوع بدلا۔

"جہانگیر سمجھداری سے کام لو، حسن بچہ نہیں ہے، اگر وہ آج تمہارے کام آ رہا ہے تو اس میں کیا حرج ہے؟" وہ اسے سمجھانے والے انداز میں کہہ رہا تھا۔

"میں اپنی جان بچانے کے لیے اس کی جان خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔"اس نے برہمی سے کہا۔

"بھائی میں بچہ نہیں ہوں۔"

"میں نے انکار کر دیا، بس۔"یہ کہہ کر اس نے دوبارہ کھڑکی کی طرف رخ کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تمہارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔"حیدر نے بے بسی سے کہا۔

"اچھا ہے کہ نہیں ہے۔کیا فایدہ اس طرح کی زندگی کا۔"وہ زیر لب بڑبڑایا۔حسن اور حیدر بدقت مسکرائے۔

وہ دونوں مسلسل اسے سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے۔حیدر نے اسے بہت سمجھایا۔اس نے جہانگیر کی تلخ باتیں بھی سن لیں لیکن وہ پھر بھی اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ایک حیدر ہی تھا جو اس کے لیے اپنی تمام مصروفیات چھوڑ سکتا تھا۔بلآخر ایک گھنٹے کی محنت کے بعد وہ بے دلی سے راضی ہوا تھا۔اس کے چہرے کے تاثرات سے ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ وہ اس بات سے بالکل بھی خوش ہے۔

☆...☆...☆

اس وقت پاکستان میں دوپہر کا وقت تھا۔سرد موسم کے باوجود دن کے وقت بھی گرمی رہتی تھی۔اس وقت حویلی میں کوئی موجود نہ تھا سوائے امینہ کے۔امینہ اپنے تینوں بیٹوں کی تصویر دیکھ رہی تھیں۔ انہوں نے آنکھوں میں چشمہ لگایا ہوا تھا۔وہ محبت بھری نظروں سے تصویر کو دیکھ کر اس پر ہاتھ پھیر رہی تھیں۔

اسی وقت داؤد گھر میں داخل ہوئے۔امینہ کو اس طرح دیکھ کر وہ ان کی جانب بڑھے۔ انہیں اتنے سالوں میں بیٹوں کی جدائی سے یہ اندازہ تو گیا تھا کہ اگر ماں باپ اپنے بچوں کی خوشی میں خوش نہیں ہوئے تو بچے ان سے دور ہو جاتے ہیں۔گویا انہوں نے ہار مان لی۔

"جہانگیر کا کوئی خط آیا؟" انہوں نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"نہیں۔حسن نے پچھلی بار کہا تھا کہ سرجری ہوتے ہی وہ اس کی آمد کے بارے میں خط بھیجے گا۔شاید اب تک ..." وہ مایوسی سے کہتی ہوئی رک گئیں۔

"رنزہ کب آرہی ہے؟" انہوں نے گہری سانس لے کر اگلا سوال کیا۔

"رنزا شام کو آ جائے گی۔وہ کہہ رہی تھی کہ وہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ آئے گی۔"انہوں نے تصویر کو دوبارہ اپنی جگہ پر رکھ دیا۔

"سیف کی کوئی خبر؟"

"ہاں، ابھی پڑھائی مکمل کی ہے۔ایک دو دن میں واپس آجائے گا۔"

"یہ گھر اب ویران لگنے لگا ہے۔"داؤد گہری سانس لے کر کہنے لگے۔"اب میں اپنے بچوں کو خود سے دور ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔میں ان سب کو ایک ساتھ دیکھنا چاہتا ہوں۔میں چاہتا ہوں کہ وہ سب ایک ساتھ رہیں۔"

"میرے تینوں بیٹوں کی شادی ہو جائے گی تو پھر دیکھیں گھر میں رونق ہی رونق ہو گی۔"وہ مسکرائیں لیکن داؤد مسکرا نہ سکے۔

حویلی کو چھوڑ کر کچھ فاصلے پر جاؤ تو اسکول میں بیٹھی میرب اپنی ماں کا انتظار کر رہی تھی۔جب اس کے پاس ایک لڑکی آکر بیٹھی۔

"میرب کیا تمہاری پھوپھو یہاں نہیں رہتیں؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں وہ باہر پڑھنے گئی ہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اوہ ... آئی سی!" قدرے توقف سے کہا۔"تو وہ ادھر کیوں نہیں آتیں؟"

"کیونکہ۔۔۔"وہ کہتے ہوئے رکی۔"کیا تم اپنے کام سے کام نہیں رکھ سکتی؟" میرب نے سختی سے جواب دیا۔وہ منہ بسورتی ہوئی اٹھی۔ **(انہوں بد تمیز)**

"سوچنے والی بات ہے پھوپھو کیوں نہیں آتی؟ انہوں نے تو وعدہ کیا تھا نا گاؤں والوں سے خود سے کہ وہ یہاں آئیں گی واپس۔"وہ مایوسی سے سوچ رہی تھی کہ اتنے میں ہریرہ مسکراتی ہوئی اس کے قریب آئی۔

☆...☆...☆

ہر گزرتے دن ماہ پارہ کے لیے کسی پریشانی سے کم نہیں تھا کیونکہ ہر گزرتا دن اسے سرجری کے قریب لا رہا تھا۔جہانگیر کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا۔اسے اپنی فکر نہیں تھی، اسے صرف حسن کی فکر تھی۔اس وقت بھی وہ ہسپتال کے بستر پر لیٹا سوچوں میں گم تھا۔اس کا ایک دکھ یہ ہے کہ ماہ پارہ اس کے مشکل وقت میں وہاں نہیں ہے اور دوسرا یہ کہ اگر اسے سرجری کے دوران کچھ ہو گیا تو کیا وہ اسے آخری بار نہیں دیکھ سکے گا؟

دروازہ کھلا تو وہ اپنے خیالوں کی دنیا سے باہر نکل آیا۔رامین مسکراتی ہوئی اس کے بیڈ کے قریب آئی۔ اس کے ہاتھ میں گلدستہ تھا۔وہ سلام کرتی ہوئی کرسی پر جا کر بیٹھی۔بلیو جینز کے ساتھ اس نے شارٹ فراک پہن رکھی تھی۔گلے کے گرد دوپٹہ مفلر کی طرح لے رکھا تھا۔

"کیسے ہیں آپ جہانگیر بھائی؟" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تمہارے سامنے ہی ہوں۔"اس نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کو ڈر تو نہیں لگ رہا؟" اس کے سوال پر جہانگیر نے نفی میں سر ہلایا۔

"all the best for your surgery" اس نے گلدستہ بستر کے پاس رکھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ بچے۔"وہ شاید کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن کہنے سے قاصر تھا۔

"جہانگیر بھائی، آپ یہاں بور تو نہیں ہو رہے ہیں؟" وہ سرگوشی نما انداز میں کہہ رہی تھی۔

جواب میں جہانگیر نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔گلاب کے تازہ پھولوں کی خوشبو سے اسے اچھا لگ رہا تھا۔اس سے بے خبر کہ یہ گلدستہ ماہ پارہ نے بھیجا تھا۔

"تمہاری آپی کیسی ہے؟" اس نے گلاب کے پھول کو میز پر رکھا۔

"بلکل ٹھیک ہیں۔"

"ابھی بھی وہی ہے؟" اس نے سرسری سا پوچھا۔رامین نے اثبات میں سر ہلایا۔

"آپ بہتر ہو جائے پھر ہم اکھٹے پاکستان جائیں گے۔"اس نے اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جوش سے کہا۔

"تم یہاں کتنے دنوں کے لیے آئی ہو؟ مطلب۔۔۔"

"جہانگیر بھائی میں نے ایک ہفتے کی چھٹی لی ہے۔اور اگلے مہینے سے ویسے بھی چھٹیاں ہوں گی۔تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔"اس نے کندھے اچکائے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

جہانگیر کچھ کہنے ہی والا تھا کہ دروازہ کھلا۔وہاں ڈاکٹر اسے لے جانے کے لیے آئے تھے۔سب ٹیسٹ وغیرہ اس ایک ہفتے میں ہو گیا تھا۔ماہ پارہ مزید دیری نہیں کر سکتی تھی۔

"مسٹر جہانگیر آپ تیار ہے سرجری کے لیے؟" ڈاکٹر کے سوال پر جہانگیر نے اثبات میں سر ہلایا۔

☆...☆...☆

ایک ماہ بعد

جہانگیر کے علاج کو ایک مہینہ ہو چکا تھا اور ماہ پارہ ایک ماہ سے اس کے پاس تھی لیکن یہ بات جہانگیر کو معلوم نہیں تھی۔وہ پاکستان میں اس سے ملنا چاہتی تھی اور جہانگیر اس سے ناراض تھا کہ ایک مہینہ گزر گیا لیکن ماہ پارہ اس سے ملنے نہیں آئی۔وہ ہسپتال کے بیڈ پر بیٹھا تھا۔حیدر اس وقت اس کے ساتھ تھا۔درمیان میں وہ کچھ دنوں کے لیے جاتا اور پھر مصر واپس آتا۔رامین اور یاسمین سرجری کے ایک ہفتے بعد چلی گئی تھیں۔

حیدر تین دن پہلے رامین اور یاسمین کے ساتھ لندن سے اسے پاکستان ڈراپ کرنے آیا تھا۔اسے پاکستان چھوڑنے کے بعد ہی وہاں سے واپس لنڈن جائے گا۔رامین سرجری کے بعد پہلی بار جہانگیر سے ملنے آئی تھی۔

"کیسے ہیں آپ؟"

"میں بلکل ٹھیک ہوں۔"اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"شکر ہیں آپ ٹھیک ہے ورنہ ..." اس کی چلتی زبان کو بریک لگی۔"میں نے آپ کے اور حسن بھائی کے لیے بہت دعائیں کیں۔"

جہانگیر نے سر کے خم سے اس کا شکریہ ادا کیا۔اس کی نظریں بار بار دروازے پر جا کر رک جاتیں۔

"تم پاکستان جانا چاہو گی؟" جہانگیر نے اس سے سوال کیا۔

"جانا تو چاہتی ہوں لیکن بابا مجھے جانے نہیں دیں گے۔"اس نے مایوسی سے کہا۔

"اس کی فکر تم مت کرو۔"وہ قدرے توقف سے بولا۔"اور ... وہ ..."

"میں نے کہا تو ہے ان کے پاس وقت نہیں ہوتا۔اگر ان کے پاس وقت ہو گا تو وہ آجائیں گی۔" جہانگیر کی بات کو کاٹ کر تحمل سے کہا۔

جہانگیر خاموش ہو گیا۔اب وہ جلد از جلد اس ہسپتال سے نکل جانا چاہتا تھا۔یہاں اس کا دم گھٹنے لگا تھا۔

ماہ پارہ کل کی فلائیٹ سے ہی پاکستان چلی گئی تھی۔جہانگیر کی فلائیٹ آج تھی۔وہ اس وقت گھر میں موجود تھا۔اس نے تقریباً پیکنگ کر لی تھی۔حسن پاکستان جانا نہیں چاہتا تھا اور جہانگیر نے اسے مجبور نہیں کیا۔حسن نے جہانگیر سے وعدہ کیا کہ وہ اپنی مرضی سے آئے گا، اس لیے اس نے اصرار نہیں کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ بیڈ پر بیٹھا پیکنگ کر رہا تھا کہ پاس ڈریسنگ ٹیبل پر اس کی نظر پڑ گئی۔وہاں انگوٹی رکھی ہوئی تھی۔ وہ بمشکل اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے پاس گیا۔انگوٹھی کے علاوہ اور بھی چیزیں تھیں جس سے صاف ظاہر ہورہا تھا کہ اس کمرے میں کوئی لڑکی ٹھہری ہوئی تھی۔اسی وقت حسن کمرے میں داخل ہوا۔

"یہ انگوٹی کس کی ہے؟" جہانگیر نے اسے مشکوک انداز میں پوچھا۔

حسن نے بے اختیار لب کاٹا۔"آآآ ... بھائی وہ ... میری ... یہ ..."

"گرل فرینڈ؟" آبرو آچکا کر پوچھا۔

جواب میں حسن کی آنکھیں بے اعتباری سے پھیل گئیں۔کیا وہ اس قسم کا آدمی تھا جو گرل فرینڈ بنا کر اسے گھر بلائے گا؟ وہ بے یقینی سے اپنے بھائی کو دیکھ رہا تھا۔لیکن اس وقت ہاں کہنا ہی بہتر تھا۔ماہ پارہ کی وجہ سے وہ بری طرح پھنس گیا تھا۔اس نے اثبات میں سر ہلایا تو جہانگیر نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھا۔

"تو پھر میرے کمرے میں رہنے کی اجازت کیوں دی؟" وہ بڑبڑاتا ہوا واپس اپنے کام میں لگ گیا۔

(آپ کی بیوی ٹھہری ہوئی تھی یہاں نہ کہ میری گرل فرینڈ۔انہوں ... میں ایک لڑکی کو گھر لاوں گا؟) وہ سر جھٹک کر واشروم چلا گیا۔

"ایک خط تو بھیج ہی سکتی تھی۔شوہر ہوں اس کا۔اتنی بھی کیا ناراضگی؟ میں نے اس پر ظلم کے کون سے پہاڑ توڑے جو اتنا غیر جانبدارانہ موقف اختیار کر رہی ہے۔آخر میرا کیا قصور تھا؟" وہ بڑبڑاتے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ہوئے کام کر رہا تھا۔اس کا موڈ پچھلے ایک مہینے سے خراب ہی تھا۔وہ ہر بات پر چڑ جاتا تھا۔ہر بات پر اس کا منہ بن جاتا تھا۔

ماہ پارہ پاکستان پہنچ چکی تھی۔وہ اس وقت شہر کے ایک ہوٹل کی لابی میں کھڑی تھی۔ریسپشنسٹ سے اپنے کمرے کی چابی لے کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔چابی سے دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئی اور بیگ ایک طرف رکھ دیا۔جوتے بھی اتار کر ایک طرف رکھ دیے۔اسے بے حد تھکاوٹ کا احساس ہوا۔وہ فریش ہوئے بغیر سیدھا بیڈ پر چلی گئی۔چہرے تک کمبل اوڑھے وہ کب نیند کی وادیوں میں چلی گئی اسے خبر بھی نہ ہوئی۔

جب دوبارہ اس کی آنکھ کھلی تو سر میں بے تحاشا درد تھا۔اس کا سر بھاری ہو رہا تھا۔آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔اس نے آدھ کھلی آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھا۔وہ مزید سونا چاہتی تھی۔ایک تو اسے اپنا سر بھاری محسوس ہو رہا تھا اور اس کی نیم وا آنکھیں بار بار بند ہو رہی تھیں۔اس نے گھڑی میں وقت دیکھا تو اس کی آنکھیں پوری کھل گئیں۔نیند کہاں؟ سر درد کسے تھا؟ رات کا آخری پہر تھا۔وہ اتنی دیر تک سوتی رہی؟ دو گھنٹے میں تو جہانگیر کو آنا تھا۔وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔

وہ بے اختیار چھینکنے لگی۔وہ چھینکتے ہوئے اٹھی۔اپنا بیگ لے کر بیڈ پر رکھ دی۔بیگ کھولا اور اس میں سے مطلوبہ ڈریس نکال کر زپ بند کر دی۔اسے پھر سے بے اختیار چھینک آئی۔وہ واش روم جا کر کپڑے بدل کر باہر نکل آئی۔وہ کالے رنگ کی لمبی قمیض کے ساتھ سیاہ پاجامہ میں ملبوس تھی۔بال جوڑے میں بندھے ہوئے تھے۔رسیور کان سے لگائے وہ اپنے لیے کھانے کو کچھ منگوانے کا سوچ رہی تھی کہ رسیور واپس کریڈل پر رکھا۔اس وقت اسے خاک کچھ ملنا تھا؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس کی چھینکیں نہیں رک رہی تھیں۔آنکھوں کی سرخی بڑھ رہی تھیں۔ان میں بھر بھر کے پانی جمع ہو رہا تھا۔اسے بے حد سردی لگ رہی تھی تو وہ واپس کمبل میں جا کر گھسی۔بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے وہ آنکھیں بند کیے ہوئے تھی۔سونے کا تو وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

گہرے نیلے رنگ کا آسمان روشنی میں ڈھل رہا تھا۔فجر کی اذان ہو چکی تھی۔ لانگ کوٹ پہن کر وہ کمرے سے باہر نکلی۔کمرہ لاک کیا۔چابی کوٹ کے جیب میں ڈال کر وہ نیچے لابی سے گزرتی ہوئی باہر نکل گئی۔

ایئرپورٹ کے راستے میں، اس نے اپنے لئے ایک ماسک لیا۔اسے شاید یہاں کی مٹی سے الرجی ہوگئی تھی۔وہ خود ہی اس سوچ میں پڑ گئی کہ جس ملک میں اس کا بچپن گزرا وہاں اسے الرجی کیسے ہو گئی؟

وہ ایئرپورٹ پر کھڑی تھی۔لوگوں کا زیادہ ہجوم نہیں تھا۔وہ لب کاٹے بے صبری سے انتظار کر رہی تھی۔کوٹ کے جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ متلاشی نظروں سے دیکھ رہی تھی کہ رامین دور سے ہاتھ ہلا کر اس کی توجہ مبذول کرنے کی کوشش کرنے لگی۔اس حلیے میں صرف رامین ہی اسے پہچان سکتی تھی وجہ سیاہ کوٹ تھا جو رامین نے اسے خاص تحفے میں دیا تھا۔

اس کی متلاشی نظریں رک گئیں۔اس کی نظریں فقط جہانگیر پر ٹھہر گئی تھیں جو سر جھکائے خاموشی سے ان کے ساتھ چلتا ہوا آرہا تھا۔وہ اداس لگ رہا تھا، شاید اس نے امید ہی چھوڑ دی تھی کہ ماہ پارہ اس سے یہاں کم از کم ایئرپورٹ پر ملنے آسکتی ہے۔اس کے برعکس ماہ پارہ خوش تھی۔اس کے لب ماسک کے پیچھے مسکرا رہے تھے۔اس کی سنہری آنکھیں چمک رہی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

رامین نے بھاگ کر ماہ پارہ کو گلے لگایا۔جیسے کل یہاں آنے سے پہلے وہ ماہ پارہ سے نہیں ملی تھی۔ جہانگیر نے اسے بھاگتے ہوئے دیکھا اور پھر مقابل بندی کو دیکھا جس سے وہ گلے مل رہی تھی۔اس کے بھنویں تعجب سے بھینچ گئے۔

"یہ رامین کس سے مل رہی ہے؟ کیا یہاں اس کی کوئی دوست تھی؟" وہ حیدر سے سوال کر رہا تھا۔ ایک لمحے کے لیے وہ ماہ پارہ کو نہ پہچان سکا۔

جواب میں حیدر نے مسکراہٹ دبا کر کندھے اچکائے۔ماہ پارہ تیز ی سے دھڑکتے دل کے ساتھ قدم جہانگیر ہی طرف بڑھا رہی تھی۔جہانگیر بے نیازی سے ادھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔جس کو وہ ڈھونڈ رہا تھا وہ بالکل اس کی آنکھوں کے سامنے تھا لیکن وہ اس سے بے خبر تھا۔اپنے کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ ان کے پاس آکر رک گئی۔

"اسلام و علیکم۔"سب کو ایک ساتھ سلام دے کر وہ لب کاٹنے لگی۔نظریں جہانگیر پر ہی مرکوز کیے ہوئے تھیں۔

وہ لاکھوں لوگوں کے ہجوم میں بھی اس کی آواز کو پہچان سکتا تھا۔وہ ٹھہر گیا۔ساکت۔منجمد۔اس کے ہاتھ ایک دم ٹھنڈے پڑ گئے۔وہ یک ٹک اسے سر تا پیر دیکھ رہا تھا۔اس کی آواز ویسے ہی خوبصورت تھی۔آج پھر وہ اس کی آواز کے سحر میں کھو گیا تھا۔اس کی موجودگی نے جہانگیر کو حیران کر دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

آہ، دس سال کے طویل انتظار کے بعد وہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔وہ اس احساس کو لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا تھا۔جہانگیر ابھی تک صدمے میں تھا۔کیا وہ واقعی اس سے ملنے آئی ہے؟ اسے لگا شاید وہ کوئی خواب ہے جو ابھی ٹوٹ جائے گا یا یہ اس کا وہم تھا جو بس ابھی دور ہونے والا تھا۔

حیدر اور یاسمین نے اس کے سلام کا جواب دیا۔رامین بھی مسکرا کر اس سے کچھ کہہ رہی تھی لیکن کون کس کی سن رہا تھا اور کون کس کو دیکھ رہا تھا۔وہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں کھوئے ہوئے تھے۔

"ماہ پارہ تم نے چشمہ کیوں پہن رکھا ہے؟" حیدر نے پریشانی سے پوچھا۔

"الرجی!" اس نے شہادت کی انگلی سے عینک نیچے کی۔جواب میں حیدر نے "اوہ" کہا اور چپ ہو گیا۔ جہانگیر نے اس کی آنکھیں نہیں دیکھی تھی کیونکہ اس نے مڑ کر حیدر کو دیکھایا تھا۔

"چلو پھر ہم جاتے ہیں ہوٹل۔تم جہانگیر کو اپنے ساتھ لے چلنا۔رات کو پھر ملیں گے۔"حیدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی؟ میں ...."

"اوکے اللہ حافظ آپی، پھر ملتے ہیں۔"رامین مسکراہٹ دبائے کہتی ہوئی حیدر اور یاسمین کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ماہ پارہ کو گھبراہٹ ہو رہی تھی۔چند لمحے ان کے درمیان خاموشی رہی۔وہ کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے ایسے ہی کھڑی تھی مگر اس کی نظریں جہانگیر پر مرکوز تھیں۔جہانگیر سر جھکائے کھڑا تھا۔ خاموش اور پریشان۔

اس نے گہری سانس لے کر کہا۔"کیسے ہیں آپ؟" اس کا لہجہ مستحکم تھا۔

وہ چونکا۔"سامنے کھڑا ہوں، دیکھ لو۔"

"مجھ سے نہیں پوچھیں گے؟" اس نے توقف کے ساتھ دوبارہ پوچھا۔

"سامنے کھڑی ہو، دیکھ رہا ہوں۔"

"آپ۔۔۔آپ بدل گئے ہیں۔میرا مطلب پہلے سے زیادہ ہینڈسم ہوگئے ہیں۔"اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اور کیا کہے۔اس کا موڈ بھی ٹھیک کرنا تھا۔

"تم بھی بدل گئی ہو۔کافی زیادہ۔میری سوچ سے بھی زیادہ۔"وہ دونوں اپنے اردگرد لوگوں کے ہجوم کی پرواہ کیے بغیر اپنے آپ میں سموئے ہوئے تھے۔

"کیا میں پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئی ہوں؟" اس نے ایک دم سے پر جوش ہو کر پوچھا۔

"ماسک اتارو گی تو مجھے پتا چلے گا۔"وہ اس کے ماسک سے تنگ آچکا تھا۔ ایک تو اتنے سالوں بعد اس سے مل رہی تھی اب بندہ چہرہ اور آنکھیں بھی نہ دیکھے؟

اس نے ماتھا پیٹا۔"سوری!" وہ مسکرائی لیکن اس کی مسکراہٹ کون دیکھ سکتا تھا۔اس نے شہادت کی انگلی سے ماسک نیچے کیا۔پھر آنکھوں سے عینک ہٹا دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

جہانگیر پلک جھپکنا بھول گیا تھا۔وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ وہ لوگوں کے ہجوم میں کھڑا ہے۔وہ یک تک اسے دیکھے جا رہا تھا۔گویا اس نے اپنی زندگی میں اس سے زیادہ خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی۔جہانگیر آج پہلی بار اسے اس طرح دیکھ رہا تھا۔محبت بھری نظروں سے۔اس کے نظروں کا مفہوم بدل گیا تھا۔ایک ثانیہ لگا اور اس ایک ثانیے میں اس کی زندگی بدل گئی۔آج وہ اسے اپنی منکوحہ کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔اس کے دل کی دھڑکن رک گئی۔کیا اسے؟ نہیں، ایک نظر میں نہیں۔لیکن محبت کے لیے ایک نظر ہی کافی ہے۔

"کیا تمہاری خوبصورتی کو بیان کرنے کے لیے الفاظ کافی ہوں گے؟" اس کے سحر سے باہر نکلا تو اس نے کہا۔

وہ کان کی لو تک سرخ ہو چکی تھی۔وہ بلش کر رہی تھی۔اس کے چہرے کا بدلتا رنگ دیکھ کر جہانگیر کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔کون کس سے ناراض تھا؟ کیوں تھا؟ اسے سب بھول گیا تھا۔ان سنہری آنکھوں کے سامنے بھی بھلا اسے کچھ نظر آتا تھا؟ دس سال پہلے جس طرح وہ ان آنکھوں میں کھو جاتا تھا، دس سال کے بعد بھی اس کا یہی حال تھا۔وہ متحیر سے ارد گرد دیکھ رہی تھی۔جہانگیر کو اس کا یوں بلش کرنا بہت اچھا لگا تھا۔

"آنکھوں کو کیا ہوا؟" ہوش سنبھالتے ہوئے اس نے سوال کیا۔

"الرجی۔جب سے آئی ہوں ایسے ہی ہے۔"اس نے چشمہ اور ماسک واپس لگا دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"یہ اس کا حل نہیں ہے۔چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔"وہ اپنا بیگ پکڑنے ہی والا تھا کہ ماہ پارہ نے اسے روکا۔

"جہانگیر میں خود ڈاکٹر ہوں مجھے معلوم ہے کیا کرنا ہے۔"وہ مسکراتے ہوئے جہانگیر کا بیگ پکڑ چکی تھی۔

"آآ ... ہاں ... میں بھول گیا تھا۔اب چلیں؟" جہانگیر کے پوچھنے پر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ان کے درمیان سب نارمل ہو گیا تھا لیکن وہ دونوں راستے بھر خاموش رہے۔

☆...☆...☆

صبح کا سورج کا اب نام و نشان نہیں تھا۔مغرب کی اذان ہو چکی تھی۔ماہ پارہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی آنکھوں میں قطرے ڈال رہی تھی۔جہانگیر بیڈ پر لیٹا بے خبر سو رہا تھا۔ماہ پارہ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا قطرہ ڈالنے کے بعد اس نے انٹرکام اٹھا کر کان سے لگایا۔ وہ اب اپنے اور جہانگیر کے لیے کھانے کا آرڈر دے رہی تھی۔ریسیور کریڈل پر رکھ کر صوفے پر بیٹھ گئی۔وہ بور ہو رہی تھی اس لیے میز سے کتاب اٹھا کر پڑھنے لگی۔

جہانگیر کی آنکھ کھلی تو اسے اپنے سامنے صوفے پر بیٹھا دیکھا۔ماؤف دماغ کے ساتھ وہ اٹھ بیٹھا۔وہ صوفے پر ٹانگیں پھیلا کر بیٹھی تھی۔

"وقت کیا ہو رہا ہے؟" جہانگیر کی آواز پر ماہ پارہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔

"آآ ... آپ نے تو ڈرا ہی دیا۔"اس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا۔"ساڑھے سات بجے ہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

جہانگیر نے جواب میں کچھ نہیں کہا۔اس نے اٹھ کر بیگ سے کپڑے نکالے اور فریش ہونے کے لیے واش روم چلا گیا۔ماہ پارہ منہ کھولے بیٹھی رہی۔**(کیا اب صرف میں ہی بات کروں؟)** وہ بڑبڑاتی ہوئی واپس کتاب پڑھنے میں مگن ہوگئی۔

وہ باہر نکلا تو گرے رنگ کے شرٹ اور سیاہ پینٹ میں ملبوس تھا۔گیلے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔چہرے پر بڑھی ہوئی داڑھی اب قدرے کم ہوگئی تھی۔ماہ پارہ نے کتاب نیچے کی اسے بس ایک نظر دیکھا پھر کتاب واپس اپنے چہرے کے سامنے رکھ دی۔جہانگیر ڈریسنگ ٹیبل کے پاس رک گیا۔وہ بال برش سے پیچھے کو سیٹ کر رہا تھا۔

"تمہاری آنکھیں اب بہتر ہے؟" وہ ہاتھ پر گھڑی پہنتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

ماہ پارہ نے چونک کر کتاب سامنے سے ہٹا دی۔"ہاں اب بہتر ہے۔"

"گاؤں کب جانا ہے؟" وہ اس کی طرف دیکھے بغیر پوچھ رہا تھا۔

"جب آپ چاہیں۔"وہ اٹھ کر بیٹھی اور کتاب میز پر رکھ دی۔

"ابھی نکلتے ہے پھر ایک گھنٹے میں۔"وہ اس کے ساتھ صوفے پر آکر بیٹھا۔بے حد قریب۔

"اب کیسے ... ہیں آپ؟"

"اب بہتر ہوں۔"وہ دروازے کی طرف دیکھ کر کہہ رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں دیکھنے کی غلطی بھی نہیں کر سکتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ دونوں کھانا کھا چکے تھے۔دونوں کے درمیان ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔کھانے کے بعد ماہ پارہ نے اپنا اور جہانگیر کا سارا سامان پیک کیا۔وہ باقی سامان باندھ رہی تھی جب ان کے کمرے کا دروازہ کھلا۔سامنے رامین مسکراتی ہوئی آرہی تھی۔

"رامین تم اکیلی آئی ہو؟" ماہ پارہ اسے گلے لگا کر الگ ہوئی۔

"میں آپ لوگ کے ساتھ گاؤں جا رہی ہوں۔مما بابا نے اجازت دے دی ہے اور میں ایک ہفتے مزید یہاں رک سکتی ہوں۔"وہ خوشی سے کہہ رہی تھی۔جہانگیر کے ماتھے پر بل پڑے۔

"رامین ... بچے تم گاؤں کیسے ..."

"میں کیوں نہیں جا سکتی؟ اتنی مشکل سے اجازت ملی ہے۔کیوں جہانگیر بھائی؟" وہ آخر میں جہانگیر سے مخاطب ہوئی اور اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔

"حیدر بھی آرہا ہے ساتھ؟"

""نہیں بابا نہیں آرہے اور نہ ہی ممی۔بابا کو یہاں کام ہے اور ممی انہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتیں۔"

"رامین، آپ گاؤں نہیں جا سکتے کیونکہ آپ وہاں کے ماحول سے واقف نہیں ہیں۔"وہ متفکر سے اس سے کہہ رہی تھی۔

"کچھ نہیں ہو گا، آپی پلیز نا۔"وہ معصومیت سے التجا کرنے لگی۔

ماہ پارہ نے کندھے اچکائے۔"تمہارا سامان؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اوہ نو ... بابا انتظار کر رہے ہیں آپ لوگوں کا۔جلدی کریں، وہ ہمیں گاؤں چھوڑ نے جارہے ہیں۔"وہ فوراً اٹھی اور ماہ پارہ کے ساتھ پیکنگ میں مدد کرنے لگی۔

جہانگیر اٹھ کر کمرے سے باہر نیچے چلا گیا۔ماہ پارہ اور رامین بھی تقریباً دس منٹ کے بعد وہاں موجود تھیں۔رامین حیدر کے ساتھ فرنٹ پر بیٹھ گئی۔اس نے مسکراہٹ دبائے ماہ پارہ کو دیکھا۔ماہ پارہ نے جواب میں اسے گھورا اور پیچھے جا کر بیٹھی۔جہانگیر بھی اس کے ساتھ جا کر پیچھے بیٹھ گیا۔

"حیدر بھائی بھابھی نہیں آئیں؟"

"نہیں ان کو ذرا یہاں کام تھا تو وہ پھر کبھی آئیں گی۔"

راستہ خاموشی سے کٹنے لگا۔ماہ پارہ یہاں کے راستوں کو دیکھ رہی تھی۔سردی کافی بڑھ چکی تھی۔ٹھنڈی ہوائیں اپنے چہرے پر محسوس کر کے اس نے سکون سے آنکھیں بند کر لیں۔جہانگیر بیٹھے بیٹھے تھک گیا تھا۔کبھی گردن کے پچھلے حصے پر ہاتھ رکھ دیتا اور کبھی سر ہاتھوں میں گرا دیتا۔بلآخر اسے جب آرام نہیں ملا تو اس نے اپنا سر ماہ پارہ کے کندھے پر رکھا۔

ماہ پارہ نے کرنٹ کھا کر اس طرف دیکھا۔وہ آنکھیں بند کیے چند لمحے اسی پوزیشن میں بیٹھا رہا۔ماہ پارہ یک تک اس کا سر اپنے کندھے پر دیکھ رہی تھی۔رامین آگے حیدر کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔وہ گاؤں کو دیکھنے میں مگن تھیں۔جہانگیر نے ایک آنکھ کھولی اور اسے دیکھنے کے لیے چہرہ اٹھایا پھر اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"تم کہو تو میں نہیں رکھتا سر۔"اس نے سنجیدگی سے مگر دھیمی آواز میں کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا۔"وہ نروس ہو رہی تھی۔

جہانگیر نے اب کی بار اس کی گود میں سر رکھا۔ماہ پارہ اس کی اس حرکت پر چونک گئی۔وہ کچھ دیر ساکت بیٹھی رہی۔

"کیا تم اپنے ہاتھوں سے میرا سر دبا کر مجھے آرام بخشو گی؟ مجھے سکون چاہیے جو کہ آدھا مجھے مل چکا ہے۔"وہ دھیمی آواز میں اس طرح کہہ رہا تھا کہ ماہ پارہ چاہ کر بھی انکار نہیں کر سکتی تھی۔

جہانگیر نے آنکھیں بند کرلیں۔ماہ پارہ نے دھیرے سے اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کے سر پر رکھا۔وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کیونکہ حویلی شہر سے زیادہ دور نہیں تھی اور وہاں پہنچنے میں آدھا گھنٹہ لگ جانا تھا۔ وہ اپنے نرم ہاتھوں سے اس کا سر دبا رہی تھی۔جہانگیر زیر لب مسکرا رہا تھا لیکن اس کی مسکراہٹ کو ماہ پارہ نے نہیں دیکھا تھا۔وہ بس پریشانی سے ارد گرد دیکھ رہی تھی کہ کوئی اسے نہ دیکھ لے۔جب ماہ پارہ نے اسے دیکھا تو وہ ٹھہر گئی۔وہ بلکل معصوم سا بچہ لگ رہا تھا جسے بہت پیار اور توجہ کی ضرورت تھی۔

ماہ پارہ نے جہانگیر کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اس کے بال واپس ماتھے پر بکھیر دیے۔جہانگیر نے اس کی حرکت پر مسکراہٹ دبایا اور دوبارہ بالوں میں ہاتھ پھیر کر ماتھے پر بکھرے بال پیچھے کردیا۔ماہ پارہ نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا پھر دوبارہ اس کے بال ماتھے پر بکھیر دیے۔اس سے پہلے کہ جہانگیر اپنا ہاتھ اپنے بالوں میں لے جاتا ماہ پارہ نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے۔جہانگیر کی آنکھیں ہنوز بند تھیں۔وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تو وہ اس کی آنکھوں میں کھو جائے گا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"رہنے دیں نا اچھے لگ رہے ہیں ایسے ہی۔"اس نے مدھم آواز میں سرگوشی کی۔

"کیا میں ایسے زیادہ ہینڈسم لگ رہا ہوں؟" اس نے مسکراتے ہوئے آنکھیں کھول کر پوچھا۔

"ہرگز نہیں بلکل نہیں لگتے۔"وہ مسکراہٹ دبائے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں ہمیں بھی بتاؤ میں اکیلا بور ہو رہا ہوں۔"حیدر کے پوچھنے پر جہانگیر فوراً اٹھ بیٹھا۔

"آآآ ... کچھ نہیں۔ہم کب تک پہنچ رہے ہیں؟"

"یہ ... پہنچ گئے بس۔"حیدر نے گاڑی کو دائیں طرف موڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے۔"ماہ پارہ اتنی دھیمی آواز میں بولی کہ جہانگیر بمشکل سن سکا تھا۔

"کس بات کا؟" جہانگیر نے سمجھے بغیر پوچھا۔

"ظاہر ہے آپ کے گھر والوں کا۔"

"جیسے میں پہلے تمہارے ساتھ کھڑا تھا، اب بھی تمہارے ساتھ کھڑا رہوں گا۔"اس نے ماہ پارہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

حیدر انہیں چھوڑ کر واپس چلا گیا۔جہانگیر نے ایک سیکنڈ کے لیے بھی ماہ پارہ کا ہاتھ نہیں چھوڑا۔وہ اسے یقین دلانا چاہتا تھا کہ جس طرح وہ پہلے اس کے ساتھ کھڑا تھا اسی طرح اس کے ساتھ کھڑا رہے گا۔رامین آگے چل رہی تھی اور یہ دونوں پیچھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"سب سے پہلے دادا جان سے ملیں گے۔ پچھلے بار انہوں نے ہی بچایا تھا نا ہمیں۔" یہ کہنے کی دیر تھی کہ جہانگیر کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی لیکن اگلے ہی لمحے اس نے مضبوطی سے پکڑ لیا۔

گھر میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے اسے امینہ نظر آئی جو صوفے پر بیٹھی سبزی کاٹ رہی تھی۔ماہ پارہ نے آہستہ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔جہانگیر نے انہیں پکارا۔ان کی نظر جیسے اس پڑ پری تو وہ اپنی آنسو کو روک نہ سکیں۔وہ سب کچھ چھوڑ کر جہانگیر کی طرف بڑھیں۔ اسے گلے سے لگایا۔ان سے الگ ہو کر جہانگیر نے ان کا ہاتھ چوما۔

"تم ٹھیک تو ہو نا؟ زیادہ تکلیف تو نہیں ہوئی؟" وہ اس کے چہرے پر ہاتھ پھیر رہی تھیں۔

"ماں سا میں بلکل ٹھیک ہوں۔آپ روئیں تو نہیں۔"جہانگیر نے ان کے آنسو پونچھے۔ماہ پارہ پریشانی میں اپنا نچلا لب کاٹنے لگی۔

"دو مہینوں میں صرف ایک خط بھیجا، کیا کوئی ایسا کرتا ہے؟ اور حسن، وہ نہیں آیا کیا؟" وہ آنکھوں میں آنسو لیے کہہ رہی تھی۔

"ماں سا وہ بھی آجائے گا۔آپ بتائیں کیسی ہیں آپ؟"

"میری چھوڑو، تم بتاؤ۔اپنی خیریت کا خط تو بھیج سکتے تھے۔"ایک اور شکایت۔ان کی نظر ماہ پارہ پر پڑیں۔"یہ ... یہ لڑکی یہاں کیا کر رہی ہے؟" آنسوں تھم چکے تھے۔لہجے میں سختی تھی۔ماہ پارہ سہم گئی۔رامین نے باری باری دونوں کو دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"یہ لڑکی میری بیوی ہے ماں سا۔"جہانگیر نے دو قدم پیچھے ہٹ کر ماہ پارہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

"اسے یہاں واپس آنا ہی تھا۔"

رنزا بھاگتی ہوئی جہانگیر کے قریب آئی اور اسے گلے لگا لیا۔جہانگیر نے ماہ پارہ کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ ماہ پارہ کے ہاتھ میں تھا اور دوسرا رنزہ کے گرد تھا۔جہانگیر کو اس طرح ماہ پارہ کا ہاتھ پکڑے دیکھ کر امینہ کو ایک دم سے غصہ آیا۔ان کا چہرہ سرخ ہو گیا۔رامین گھبرا کر ماہ پارہ کے پاس آ کھڑی ہوئی۔

"ہاتھ چھوڑو اس لڑکی کا جہانگیر۔"انہوں نے بلند آواز میں کہا۔

رنزہ اس سے الگ ہوئی تو پیچھے ماہ پارہ کو دیکھا، جو گھبرائی ہوئی کھڑی تھی۔رنزہ نے بھی غصے سے اسے دیکھا تھا۔جہانگیر نے اچھنبے سے اپنی ماں کو دیکھا۔

"بھائی یہ لڑکی یہاں کیا کر رہی ہے؟" رنزہ نے سلگتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔جہانگیر ابھی تک اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا۔

"رنزہ یہ تم کس لہجے میں بات کر رہی ہو؟ وہ بھابھی ہے تمہاری۔۔" اس نے رنزہ کو ٹوکا۔

"اور اس پیاری بھابھی کی وجہ سے ہمارے ساتھ جو ہوا اس کا کیا بھائی؟"

"اس میں ماہ پارہ کا قصور نہیں۔وہ تو یہاں تھی بھی نہیں ...."

"یہاں نہیں تھی تبھی تو وہ سب ہوا تھا جہانگیر۔"امینہ نے ہر لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی مجھے بتائے ..." ماہ پارہ کچھ کہنے ہی والی تھی کہ امینہ نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"خاموش ہو جاؤ۔خاموش۔"وہ غرائیں۔ماہ پارہ ڈر کر پیچھے ہوئی لیکن جہانگیر کی گرفت کی وجہ سے وہ زیادہ پیچھے نہیں جا سکی۔

"ماں سا خدا کے لیے خاموش ہو جائیں۔"جہانگیر نے بے بسی سے کہا۔"ہم آرام سے بات کر سکتے ہیں۔"

"اس کو نہیں بتاؤ گے اس کے باپ کی ..."

"ماں سا وہ سب ان کی وجہ سے نہیں ہوا تھا۔"جہانگیر نے ان بات سختی سے کاٹ کر کہا۔ماہ پارہ کی آنکھو میں آنسوں جمع ہو گئے۔

"میں بتاتی ہوں کیا ہوا تھا۔"امینہ دو قدم آگے ہوئی تو جہانگیر نے اسے اپنے پیچھے چھپا لیا۔ماہ پارہ نے سختی سے جہانگیر کے بازو کو جھکڑ لیا۔

"جس دن تمہارے باپ کو پتا چلا تھا کہ جہانگیر نے تمہیں یہاں سے بھیج دیا ہے، اس دن اس نے یہاں آ کر ہنگامہ برپا کر دیا۔بقول ان کے جہانگیر کا کوئی حق نہیں بنتا تھا ان کی گھر کی بیٹی کو ان کے اجازت کے بغیر باہر ملک بھیجے۔وہ جہانگیر کے دادا کو پورے گاؤں میں بدنام کرنا چاہتا تھا، یہ کہہ کر کہ وہ اپنے بہو کو اس طرح باہر بھیج دیتے ہیں۔"تیز تیز کہتی وہ ہانپ گئیں۔جہانگیر نے اپنی ماں کو روکنے کے لیے کچھ کہنا چاہا تو امینہ نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا اور نفی میں سر ہلایا۔

"جہانگیر کے دادا کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔تمہارے لیے میرا بیٹا کتنا خوار ہوا تھا تمہیں معلوم بھی ہے؟" رنزا نے اپنی مٹھی مضبوطی سے جکڑ لی۔"تمہارے اس گھٹیا باپ نے اس کے بعد معلوم ہے کیا' کیا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

تھا؟ **(جہانگیر نے ضبط سے دانت ہر دانت جمائے تو کنپٹی کی رگیں ابھر آئی)** اس نے فیکٹری کو آگ لگائی تھی لیکن بدقسمتی سے وہ خود اس آگ میں جل گیا۔" یہ سننے کی دیر تھی کہ ماہ پارہ کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔

اس کی گرفت جہانگیر کے بازو پر ڈھیلی پڑ گئی۔ایک تو جب سے وہ یہاں آئی تھی کمزوری کی وجہ سے اسے چکر آنے لگے تھے۔اسے اپنے پیروں پر کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا۔وہ دھندلی نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔ایک ... دو ... تین۔اس کے بعد کون کس پر چیخ رہا تھا، کس نے کیا کہا، وہ کمرے میں کیسے پہنچی، اسے کچھ یاد نہیں تھا۔سارا منظر دھندلاہٹ سے سیاہ ہو چکی تھی۔

اس کی آنکھ کھل گئی لیکن اس کا سر اب بھی چکرا رہا تھا۔آنکھوں کی سرخی اب بھی برقرار تھی۔اس نے ارد گرد نظریں دھرائیں۔وہ اندھیر کمرے میں بستر پر سینے تک کمبل تانے لیٹی ہوئی تھی۔اس کا حلق خشک ہو رہا تھا۔پانی پینے کے لیے وہ اٹھ کر بیٹھی۔شاید یہ رات کا آخری پہر تھا۔اندھیرے کی وجہ سے اسے کچھ دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔وہ اٹھی تو لڑکھڑا کر واپس بیڈ پر بیٹھ گئی۔

اگر اسے اس اندھیرے کمرے میں کچھ دیکھائی نہیں دے رہا تھا تو کوئی تھا جس نے اس کے سامنے پانی پیش کیا تھا، یا نہیں شاید وہ اسے پانی پلا رہا تھا۔پانی پلانے کے بعد جہانگیر نے اپنا بڑھایا ہوا ہاتھ پیچھے کرلیا تھا۔آنسو تھے جو ٹوٹ کر رخسار سے گزر کر اس کے دامن میں ٹپک رہے تھے۔

اس نے سختی سے گھٹنوں پر رکھے دونوں ہاتھوں کو بھینچ رکھا تھا۔وہ لب بھینچ کر اپنے آنسو کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن یہ اس کے بس میں نہیں تھا۔آنسوؤں کا بہنا بھلا کس کے اختیار میں ہوتا ہے؟ جہانگیر نے اسے روکا نہیں تھا۔اچھا ہے رونے سے دل ہلکا ہو جاتا۔اس نے نرمی سے ماہ پارہ کا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

سر اپنی گود میں رکھا۔وہ اس کے بالوں میں اتنی ہی نرمی سے ہاتھ پھیرنے لگا۔اس کے ہر بہتے آنسو سے جہانگیر کو تکلیف ہو رہی تھی۔

"آپ نے ... ایک بھی خط میں نہیں بتایا تھا کہ ..." اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے اس کے ہاتھ ایک لمحے کے لیے رک گئے۔

"میں مجبور تھا۔مجھے معاف کر دو۔"

ماہ پارہ بہت کچھ کہنا چاہتی تھی، وہ جہانگیر سے ناراض ہونا چاہتی تھی۔اس کے حلق میں آنسوؤں کا پھندا پڑ گیا۔وہ روئے جا رہی تھی۔سسکتی جا رہی تھی اور جہانگیر وہ یوں ہی اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔

"تمہارے آنسوؤں سے مجھے تکلیف ہو رہی ہے ماہ پارہ۔تمہیں روتے دیکھ کر مجھے اچھا نہیں لگ رہا ہے۔مجھ سے غلطی ہوگئی ہے، میں معافی مانگ تو رہا ہوں۔"جب وہ چپ نہیں ہو رہی تھی تو جہانگیر نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔

"مجھ سے جھوٹ بولتے وقت کیسا لگ رہا تھا؟" اس نے اس کی گود سے سر اٹھایا اور کرخت آواز میں کہا۔اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

"میں نے جھوٹ تو نہیں بولا۔بس سچ چھپایا تھا۔"اس نے انگوٹھے سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اپنے غلطیوں پر پردہ ڈالنے کا یہ صحیح طریقہ ہے۔"اس کا ہاتھ جھٹک کر وہ دور ہوئی اور بیڈ کراؤن سے سر ٹکا دیا۔

"جو کچھ بھی ہوا اس کا ایک ہی حل ہے۔بھول جاؤ سب۔"ماہ پارہ نے گھور کر اسے دیکھا۔"میرے پاس تمہارے لیے ایک سرپرائز بلکہ نہیں دو سرپرائز ہیں۔"

"مجھے نہیں چاہیے آپ کا سرپرائز۔"اس نے ناک سکوڑ کر کہا۔

"اچھا پھر بتاؤ کیا چاہتی ہو؟"

"اب جائیں یہاں سے بس۔"وہ اب تک اس سے ناراض تھی۔

"تمہیں نہیں لگتا کہ تم اب بھی مجھے حکم دیتی ہو؟" وہ اس کی سنہری آنکھوں میں جھانک کر کہہ رہا تھا۔اس کی آنکھوں کی سرخی پن اب قدرے کم تھی۔

"اگر میں حکم دیتی تو مجھے دور نہ بھیجتے آپ۔میرے کہنے پر ایک بار ملنے آجاتے۔آپ تو ایک بار بھی ملنے نہیں آئیں۔نہ ہی ایک بھی خط میں آپ نے کہا کہ واپس آجاؤ۔"اس نے ہاتھ اٹھا کر لائٹ آن کی۔کمرے میں روشنی پھیل گئی۔

اس کے ماتھے پر بل پڑے۔"تو تم نے اس کا بدلہ اس طرح نکالا؟ میری بیماری کے وقت مجھ سے دور رہ کر؟ تمہیں بھی تو پتا تھا نا میں کتنی تکلیف میں ہوں تب بھی نہیں آئی۔"بلآخر اس نے شکوہ کرلیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

رامین دروازے پر کھڑی تھی۔اس نے سب کچھ سن لیا تھا۔اس سے پہلے کہ ماہ پارہ کچھ کہتی رامین بول اٹھی۔"جہانگیر بھائی آپی سارا وقت آپ کے ساتھ تھیں، ایک منٹ بھی دور نہیں، وہ سرجری کے وقت بھی آپ کے ساتھ تھیں۔ان کے بارے میں ایسے غلط مت بولا کریں۔"

جہانگیر کو جھٹکا لگا۔اس نے بے یقینی سے ماہ پارہ کو دیکھا جو سر جھکائے ہوئے تھی، پھر رامین کو دیکھا۔ جو اس نے سنا اس پر اسے یقین نہیں آرہا تھا۔وہ کچھ کہنے کے لیے منہ کھولتا اور پھر بند کر دیتا۔

کمرے میں چند لمحے کے لیے خاموشی چھا گئی۔اسے وہ تمام لمحات یاد آگئے تھے جن میں اس نے ماہ پارہ کی موجودگی کو محسوس کیا تھا۔دونوں ایک دوسرے سے نظریں چرانے لگیں۔رامین "**اف**" کر کے ان دونوں کے درمیان جگہ بنا کر بیٹھی۔

"جہانگیر بھائی اب آپ کچھ کہیں گے؟" ابرو اٹھائے وہ سختی سے پوچھ رہی تھی۔جیسے اسے برا لگا تھا جہانگیر کا وہ سب کہنا۔

"رہنے دو، انہیں تو بس شکایت کرنا آتا ہے۔کیا پتا اس بات پر بھی مجھے واپس یہاں سے بھیج دیں۔"وہ طنز کر گئی تھی جس پر جہانگیر نے آنکھیں میچ کر کھولیں۔

"میرا وہ مطلب نہیں تھا۔"اس نے ندامت سے کہا۔

ماہ پارہ اس کو سن کر بھی ان سنی کیے رامین کے ساتھ گفتگو میں لگ گئی۔جہانگیر کا دل چاہا وہ اپنا ماتھا پیٹ لے۔آخر اس نے شکوہ کیوں کیا؟ اسے ہمیشہ اپنے شکوے بھاری پڑجاتا ہے۔مسلسل نظر انداز ہونے کے بعد اس نے کمرے سے نکلنے میں ہی غنیمت سمجھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"رامین میں صبح ہوتے ہی اپنے گھر جانا پسند کروں گی۔"وہ اونچی آواز میں جہانگیر کو سنانے کے لیے کہہ رہی تھی۔

جہانگیر نے مسکرا کر سر جھٹکا' آگے بڑھ گیا۔وہ نیچے سیڑھیاں اتر رہا تھا۔اس کی نظر داؤد پر پڑی تو وہ ان کی طرف چل پڑا۔داؤد اسے دیکھ کر کھڑے ہوئے۔آنکھوں میں چمک در آئیں اور لبوں پر مسکراہٹ۔ان کے درمیان بہت پہلے ہی سب ٹھیک ہو گیا تھا۔انہیں سمجھ آگیا تھا جتنا ماں باپ اپنے بچوں پر سختی کریں گے بچے اتنے ہی ہاتھ سے نکل جاتے ہیں۔انہوں نے بھی جہانگیر کو وہ کرنے دیا جو وہ چاہتا تھا۔

"اسلام و علیکم بابا، کیسے ہیں آپ؟" جہانگیر نے ان سے گلے مل کر کہا۔

" وعلیکم السلام ... میری چھوڑو اپنی بتاؤ کیا حال ہے؟ زیادہ تکلیف تو نہیں ہوئی آنے میں؟"

"آپ کے سامنے کھڑا ہوں۔بلکل ٹھیک ٹھاک۔"وہ ان سے الگ ہوا۔

"اتنا بھی نہیں کیا بابا کو ایک خط بھیجتے۔تمہیں پتا ہے نا مجھے کتنی فکر رہتی ہے تمہاری۔"انہوں نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"معذرت چاہتا ہوں۔اب آپ سب بس بھی کریں۔"وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔

وہ آگے بڑھ کر صوفے پر بیٹھنے ہی والا تھا کہ ایک لڑکا بھاگتے ہوئے آکر اس سے لگتا ہے۔جہانگیر منہ کے بل گرتے گرتے بچا تھا۔وہ لڑکا اس کے گردن میں ہاتھ ڈالے ہوئے تھا۔اسے چند لمحے لگے تھے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

یہ پتا کرنے میں کہ یہ بد تمیز لڑکا کون تھا۔اس کے دونوں ہاتھ کو پکڑ کر چوما اور پھر نرمی سے خود سے الگ گیا۔

"آہ جہانگیر بھائی میں نے آپ کو کتنا مس کیا۔"سیف نے اپنے نہ نظر آنے والے آنسو کو پونچھتے ہوئے اداسی سے کہا۔

جہانگیر مسکرایا۔"مجھے تو تمہاری بلکل یاد نہیں آئی۔"وہ دونوں صوفے پر جا کر بیٹھے۔

"رہنے دیں بھائی۔رہنے دیں۔"ذرا توقف سے کہا۔"ویسے آپ اکیلے آئے ہیں؟" سیف پوری طرح اس سے چپکا ہوا تھا۔

"نہیں دو خاتون میرے ساتھ آئی ہیں۔"

"دو؟ حسین ہیں کیا؟" وہ شرارت سے بولا۔

"بابا دیکھیں کتنا بے شرم ہے یہ۔"جہانگیر منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔

"سیف تنگ نہیں کرو بھائی کو۔"انہوں نے سیف کو ٹوکا۔"ماہ پارہ اور رامین آئی ہیں۔"

سیف نے حیرت سے جہانگیر کی طرف دیکھا۔

"وہ چپکلی آگئی ہے؟ یہ کب ہوا؟" اس نے جہانگیر سے ہٹتے ہوئے کہا۔

"سیف بھابھی ہے وہ تمہاری۔"جہانگیر نے اس کے کندھے پر تھپڑ رسید کر مارا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ جلدی اٹھ کھڑا ہوا۔"اچھا ذرا بھابھی سے مل کر تو آؤں۔"بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ سیڑھیاں چڑھ گیا۔جہانگیر نے "**اُف**" کہہ کر گردن پیچھے گرا دیا۔

وہ کمرے کے باہر کھڑا تھا۔اس نے گہری سانس لی۔اس نے دروازے پر دستک دی اور کوئی جواب سنے بغیر اندر چلا گیا۔ماہ پارہ رامین کے ساتھ بیٹھی گفتگو میں مگن تھی۔وہ تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔پہلی بار جب وہ اس سے ملا تھا، اس نے ایک دبلی پتلی سی لڑکی کو دیکھا تھا اور اسے وہ تمام شرارتیں یاد آ گئی تھیں جو اس نے ماہ پارہ کے ساتھ کی تھیں۔اس نے گلا کھنکار کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔ماہ پارہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

اس کا قد کافی زیادہ بڑھ گیا تھا۔سیاہ پینٹ پر سیاہ ہی شرٹ پہنے وہ بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں شرارت جھلک رہی تھی۔وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے لبوں پر مسکراہٹ سجائے اسے دیکھ رہا تھا۔وہ کچھ سال پہلے والا سیف کہی سے نہیں لگ رہا تھا۔وہ کافی حد تک بدل گیا تھا۔ماہ پارہ اپنی سنہری آنکھوں سے پہچانی جاتی تھی ورنہ وہ بھی کافی حد تک بدل چکی تھی۔پہلے کے نسبت زیادہ خوبصورت اور پرکشش۔

(سیف نے لاء میں ڈگری حاصل کی ہوئی تھی۔لاء کی مشق کے لیے وہ زیادہ تر شہر میں رہتا تھا)

"سیف؟ رائٹ؟" وہ ایک دم سے اٹھ کر اسے اچھنبے سے دیکھنے لگی۔ رامین بس دونوں کے چہرے دیکھے جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ماہ پارہ؟ رائٹ؟" وہ بھی اسی انداز میں بولا۔"ہاں میں سیف۔شکر ہے میں یاد ہوں تمہیں ورنہ مجھے لگتا تھا کہ کچھ لوگ ہمیں بھول گئے ہیں۔"وہ صوفے پر گنگناتا ہوا بیٹھ گیا۔

"تمہیں کوئی پاگل ہی یاد رکھے گا۔"اس نے آنکھیں گھمائیں۔

"اور وہ پاگل تم ہو۔"وہ بھی کم نہیں تھا۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے تم۔"وہ غصے سے بولی۔

"نہیں ... جاؤں ... گا۔"اس نے لفظوں کو توڑ توڑ کر کہا۔"بتاؤ کیا کرو گی؟"

"میں جہانگیر کو بلاؤں گی۔"وہ روہانسی ہو گئی۔

"بلا لو بلا لو۔اپنے میاں صاحب کو۔ہم نہیں ڈرتے ان سے۔"وہ ہاتھ اٹھا اٹھا کر کہہ رہا تھا۔پھر اپنے دونوں پیر میز پر رکھے۔

"کیوں تنگ کر رہے ہو اسے؟" جہانگیر کی بھاری سنجیدہ آواز سن کر سیف سیدھا ہو کر بیٹھا۔وہ چھوکٹ پر کھڑا تھا۔

"جائیں جائیں بھائی، آپ ہمیشہ اس کی طرف داری کرتے ہیں۔"وہ ناراض ہو گیا۔

"جہانگیر بھائی ہمیں نیند آرہی ہے۔آپ دونوں یہاں سے تشریف لے جائیں۔"جہانگیر کو سیف کے پاس جاتے دیکھ کر رامین تیزی سے بولی۔

"ہاں تو تم دونوں جاؤ، یہ میرا کمرہ ہے۔مجھے تو یہیں رہنا ہے۔"اس نے کندھے اچکائے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"جی نہیں جہانگیر، رامین یہاں میرے ساتھ سوئے گی۔آپ جائیں سیف کے کمرے میں۔"

جہانگیر کو بحث کرنا فضول لگا تو وہ خاموشی سے باہر نکل گیا۔سیف بھی اٹھ کر باہر جا رہا تھا، پھر وہ رک گیا، دو قدم پیچھے ہٹ کر اس کے پاس گیا، اس کے بال کھینچ کر ڈپٹ کر آگے بڑھا۔ماہ پارہ "**آہ**" کہہ کر پیچھے مڑی تو وہاں کوئی نہیں تھا۔وہ سر جھٹک کر بستر پر جاکر لیٹ گئی۔رامین اب بھی اس سے مسلسل باتیں کیے جا رہی تھی۔

☆...☆...☆

صبح ہوتے ہی سورج نے پورے گاؤں پر ہلکی گرم روشنی ڈال دی۔گاؤں کی سرحد پر کھڑی حویلی سورج کی روشنی سے جگمگا رہی تھی۔ماہ پارہ اٹھ گئی تھی۔وہ تیار تھی۔اپنے گھر والوں کا سامنا کرنے کے لیے۔گاؤں والوں کا سامنا کرنے کے لیے۔وہ سب کچھ کے لیے تیار تھی۔

جہانگیر ابھی واک سے گھر آیا تھا۔وہ سیاہ ٹریک سوٹ میں ملبوس تھا۔جس کی آستینیں کہنی تک چڑھائی ہوئی تھی۔ہمیشہ کی طرح اس کے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔وہ سیدھا کچن میں چلا گیا۔فریج کھول کر اس نے نیچے جھک کر پانی کی بوتل اٹھائی، ڈھکن کھولا، بوتل منہ سے لگائے پانی پینے لگا۔پانی پی کر ڈھکن بند کیا۔بوتل کاؤنٹر پر رکھی۔گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے وہ کچن سے باہر نکلا اور کسی سے ٹکرا گیا۔

اس نے جہانگیر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کیا۔

"دیکھ کر چلا کریں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تم بھی تو دیکھ کر چل سکتی ہو۔"

"میں ٹھہری اندھی۔"اس نے سینے پر بازو باندھے سرد لہجے میں کہا۔

"میں ٹھہرا اندھا۔"اس نے بھی اسی انداز میں کہا اور سینے پر بازو باندھے کھڑا رہا۔

"اب ہٹیں میرے راستے سے۔"اسے کندھے سے پیچھے دھکیل کر وہ کچن میں داخل ہوئی۔جہانگیر سر جھٹک کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

ماہ پارہ جیپ میں بیٹھی آنکھیں بند کیے گاؤں کی ٹھنڈی ہواؤں کو محسوس کر رہی تھی۔وہ اس وقت گلابی رنگ کے قمیض اور پاجامہ میں ملبوس تھی۔اس کے بر عکس جہانگیر سیاہ قمیض شلوار میں ملبوس تھا۔آنکھوں میں سیاہ چشمہ لگایا ہوا تھا اور آستینیں حسب عادت کہنی تک چڑھائی ہوئی تھی۔

ماہ پارہ اب بھی اس سے ناراض تھی۔وہ جہانگیر کو مسلسل نظر انداز کر رہی تھی۔ یہاں تک کہ جہانگیر نے بھی اسے مخاطب نہیں کیا۔دونوں کے درمیان خاموشی تھی۔کچھ وقت کے بعد جہانگیر نے گاڑی ندی کنارے روک دی۔گاڑی کو یہاں رکتے دیکھ کر ماہ پارہ نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"یہاں کیوں لائے ہیں مجھے؟" اسے جیپ سے اترتے ہوئے دیکھ کر ماہ پارہ نے پوچھا۔

اس نے کوئی جواب نہیں دیا تو وہ بھی جیپ سے نیچے اتر گئی۔جہانگیر ندی کے پاس جا کر بیٹھا۔ دریا کے کنارے گاؤں ایک دلکش جگہ تھی، جس میں سرسبز و شاداب سبزے اور دریا بہتا تھا۔دریا بالکل

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

صاف تھا جو اردگرد کے درختوں اور پھولوں کے متحرک رنگوں کی عکاسی کر رہا تھا۔ماہ بھی چلتی ہوئی اس کے پاس جا کر بیٹھی۔

ماہ پارہ اپنے گھٹنے کے گرد بازو پھیلائے، اپنا دائیاں گال کو گھٹنے پر ٹکا کر جہانگیر کو دیکھ رہی تھی۔اس کی سنہری آنکھیں دھوپ میں چمک رہی تھیں۔

"آپ ناراض ہیں؟" جہانگیر کو خاموش دیکھ کر کہنے لگی۔

"نہیں..." ایک لفظی جواب تھا۔

"تو پھر بات کیوں نہیں کر رہے ہیں؟"

"کیا تمہیں کبھی محبت ہوئی ہے؟" جھجکتے ہوئے پوچھا۔اس نے ماہ پارہ کی طرف نہیں دیکھا تھا لیکن ماہ پارہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

جواب میں ماہ پارہ نے ہنس کر کہا۔

"مجھے محبت کا مطلب ہی نہیں پتا تو محبت کیسے ہو سکتی ہے۔"

"وہاں تمہارا کوئی دوست تو بنا ہی ہو گا؟" ایک اور سوال۔

"دوست بنی تھی۔"اس نے تصحیح کی۔پھر کچھ دیر خاموشی۔

"آپ کو تو محبت ہوگئی ہوگی۔"اس نے گھٹنوں سے چہرہ اٹھا کر پانی میں اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہاں، ہو گئی ہے۔جب سے محبت ہوئی ہے تب سے ایسا لگتا ہے جیسے کسی نے میرا سکون چھین لیا ہو۔ مجھے اس کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔"وہ اب اس کی طرف دیکھ کر بولا۔"مجھے نہیں پتا مجھے اس سے محبت کب ہوئی تھی۔"

"محبت کیا ہمارا سکون چھینتی ہے؟" اس نے قدرے الجھن سے پوچھا۔

(وہ فرض کر رہی تھی کہ جہانگیر اس کے آنے سے پہلے کسی لڑکی کا ذکر کر رہا تھا۔)

"نہیں معلوم لیکن مجھے سکون نہیں مل رہا ہے۔جب سے میں نے اسے دیکھا ہے ایسا لگتا ہے کہ اس کے بغیر جینا مشکل ہے۔"وہ اس چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"آپ ... آپ کو کس سے محبت ہو گئی ہے؟"

(اس کی غلط فہمی فوراً دور ہوگئی تھی)

"ہے ایک خوبصورت پری۔اس کی آنکھیں بھی خوبصورت ہیں اور اس کی آواز بھی۔وہ شروع سے مجھ پر جادو کرتی ہے۔اب بھی کر رہی ہے۔میں تو اکیلے میں اسے جادوگرنی کہتا ہوں۔"وہ روانی سے بول کر لب کاٹنے لگا۔

"پھر تو وہ بہت بری ہوگی کیونکہ وہ جادو کرتی ہے نا۔"وہ اتنی معصومیت سے بولی کہ جہانگیر مسکرا دیا۔

"بہت بری ہے۔بدتمیز بھی۔ضدی بھی اور ..."

"تو پھر اس سے کیوں کرتے ہیں آپ محبت؟" اس نے جہانگیر کی بات کو کاٹ کر ناگواری سے کہا۔ اسے برا لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس نے ٹھوڑی ہتھیلی پر رکھی۔"محبت پہ میرا اختیار ہی تو نہیں۔خود ہوگئی۔اب میں کیا کروں؟"

(جہانگیر حیران ہوا تھا کہ ماہ پارہ کو اس کا واضح اظہار محبت بھی سمجھ نہیں آیا۔)

"لیکن ... " وہ کچھ کہتے کہتے رک گئی۔پھر موضوع کو بدلا۔"آپ یہ بتائیں کہ میرے جانے کے بعد آپ نے کیا' کیا؟ اور ذرا یہ بتائیں یہ زایشا سے آپ اتنی دیر کمرے میں اکیلے بیٹھ ... کر کیا باتیں کر رہے تھے؟"

"یہ تم سے کس نے کہا؟" وہ شاک کے عالم میں بولا تھا۔

"آآ ... آپ میرے سوال کا جواب دیں۔"وہ پانی میں اپنا عکس دیکھتی ہوئی بولی۔ اسے ساری بات سمجھنے میں چند منٹ لگے۔

"ایک تو یہ حسن تمہیں آدھی ادھوری بات بتاتا ہے۔"اس نے ضبط سے کہا۔

"تو آپ بتائیں نا پوری بات۔"وہ بڑبڑائی۔

"میں نے اسے صرف اتنا کہا تھا کہ میں اس کا نہیں ہو سکتا۔وہ مجھ سے دور رہے تو بہتر ہے۔مجھے حسن کے لیے ایک گھنٹہ اس کے ساتھ رہنا پڑا۔میں نے اسے کہا کہ وہ آگے بڑھے۔میں نے اسے بہت سمجھایا کہ میں اس کا کسی قیمت پر بھی نہیں ہو سکتا۔"جہانگیر آسمان کی طرف دیکھ کر کہہ رہا تھا۔"وہ بڑی مشکل سے راضی ہوئی۔پھر اس نے بابا کو بھی سمجھایا اور بابا نے پھر مجھے حسن کے سارے کاغذات دیے، اس کا ویزا پاسپورٹ تیار کرایا اور پھر سب کچھ تمہارے سامنے ہے۔"وہ جیسے پرانی باتوں کو یاد کر کے اداس ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

(حسن نے میڈیکل کے شعبے کا انتخاب کیا۔وہ نیورو سرجن بن گیا۔داؤد کو حسن کا یہ فیصلہ پسند نہیں آیا، لیکن جہانگیر کو اس بات کی خوشی ہوئی کہ اس نے وہ انتخاب کیا جو وہ چاہتا تھا۔)

"تو اس کے ساتھ اکیلے کمرے میں بیٹھنے کی کیا ضرورت تھی؟"

"یہ سب چھوڑو نا۔"وہ جھنجھلا گیا تھا۔"آگے کا کیا سوچا ہے تم نے؟"

وہ ہاتھ کا پیالہ بنا کر اس میں پانی بھر کر واپس گرا دیتی۔

"ابھی چند مہینے کے لیے تو یہی ہوں گی۔پھر اس کے بعد واپس لندن جاؤں گی مزید پڑھائی کے لیے۔"اس کی بات سن کر جہانگیر نے اسے تعجب سے دیکھا۔

"میں ذاتی زندگی کی بات کر رہا ہوں۔ہماری شادی شدہ زندگی کا۔"وہ صاف واضح کہنے کا عادی تھا تو بغیر ہچکچاتے ہوئے کہا۔

ماہ پارہ اس کی بات کو سمجھ کر پل بھر میں سرخ ہوئی۔اس کا پانی میں پھیرتا ہاتھ رک گیا۔اس کا چہرہ یوں ہی جھکا ہوا تھا۔وہ لب کاٹنے لگی۔اب وہ اسے کیا بتائے؟ وہ ابھی اپنی شادی شدہ زندگی کے بارے میں نہیں سوچنا چاہتی تھی۔ازدواجی زندگی اس کی ترجیح نہیں تھی۔وہ اسی سوال سے ہی تو بھاگ رہی تھی۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم آگے بڑھو۔مزید پڑھائی کرنا چاہتی ہو تو کر سکتی ہو۔میں تمہیں اس سے کبھی انکار نہیں کر سکتا۔مجھے یہ حق ہے بھی نہیں... لیکن تم نے کچھ اور بھی تو سوچا ہو گا؟" وہ ماہ پارہ کو یہ احساس نہیں ہونے دے سکتا تھا کہ اسے اس کے فیصلے پر کوئی اعتراض ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہمیں دیر ہو رہی ہے۔"وہ کپڑے جھاڑتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

جہانگیر سمجھ گیا کہ وہ اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی اس لیے وہ خاموش رہا۔وہ جیپ میں بیٹھ گئی۔جہانگیر بھی بیٹھا تھا۔وہ پریشان نظر آ رہا تھا۔وہ اس کی خاموشی کا مطلب یہ لے رہا تھا کہ وہ اس کی ترجیحات میں دور دور تک نہیں ہے۔جہانگیر نے تو اسے ہمیشہ اپنی پہلی ترجیح سمجھا۔لیکن ہمیشہ ایسا تو نہیں ہوتا جسے ہم سب سے زیادہ پسند کرتے ہو وہ بھی ہمیں پسند کرنے لگے؟

جہانگیر اسے پہلے نور افزا کے پاس لے گیا۔اس نے پہلے کہیں اور جانے کا ارادہ کیا تھا، چونکہ وہ اس مقام پر پہنچ چکے تھے کہ اب وہ اس سے براہ راست مخاطب نہیں ہو سکتا تھا، اس لیے وہ پہلے اسے اپنی ماں سے ملنے لے گیا تاکہ وہ اس کا مزاج ٹھیک کر سکے۔وہ پورے راستے خاموش رہی۔چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات تھے، کچھ ایسا ہی معاملہ جہانگیر کا تھا۔

جہانگیر نے جیپ اس کے گھر کے سامنے روک دی۔وہ اسٹیئرنگ وہیل پر گرفت جمائے خاموش بیٹھا رہا۔ماہ پارہ نے اسے دیکھنے کی بھی غلطی نہیں کی۔وہ جیپ سے اتر کر دروازے پر جا کر کھڑی ہو گئی۔ دو تین دستک کے بعد دروازہ کھل گیا تھا۔سامنے کرامت کھڑا تھا۔ماہ پارہ اتنے سالوں بعد اپنے بھائی کو سامنے دیکھ کر اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ سکی۔کرامت اسے استفہامیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔وہ بہتے آنسوؤں کے ساتھ کرامت کے گلے لگی۔کرامت شاک کھڑا رہا۔اس کے گرد بازو بھی حمائل نہیں کیا۔

"بھائی آپ کو معلوم بھی ہے سب سے زیادہ میں نے آپ کو یاد کیا ہے۔"وہ خاموش روتی ہوئی اس سے کہہ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ماہ پارہ؟" اس نے ماہ پارہ کو خود سے الگ کرتے ہوئے تصدیق کرنا چاہا۔

وہ نم آنکھوں سے مسکراتی ہوئی سر ہاں میں ہلانے لگی۔وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ کیا رد عمل ظاہر کرے۔

"تم ... تم کیسی ہو؟ میں نے بھی تمہیں بہت یاد کیا۔تم سے یہ نہیں ہوا کہ دس سالوں میں بس ایک بار اپنے بھائی سے ملنے آجاتی؟" وہ اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر کہہ رہا تھا۔

"اب تو آگئی ہوں نا۔"ماہ پارہ نے اس کے ہاتھوں میں اپنے ہاتھ رکھے۔

کرامت نے اس کے آنسو پونچھے اور اندر جانے کا راستہ دیا۔وہ خود بھی اس کے پیچھے جانے ہی لگا تھا کہ جہانگیر نے اسے روکا۔

"اسے بچوں کے بارے میں مت بتانا۔"اس نے دھیمی آواز میں کہا۔**(یہ ایک اور بات تھی جو جہانگیر نے اسے نہیں بتائی تھی۔)**

اس نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا اور جہانگیر کو اندر جانے کا راستہ دیا۔

ماہ پارہ گھر کے اندر داخل ہوئی تو پرانی یادیں جیسے تازہ ہو گئی تھیں۔اس کی متلاشی نظریں اپنی ماں کو ڈھونڈ رہی تھیں۔اس نے اپنی ماں کو نہیں دیکھا مگر کچن میں کھڑی ہریرہ دیکھی تھی۔وہ ڈپٹ کر کچن کی طرف گئی۔ہریرہ روٹیاں بنا رہی تھی۔وہ اپنے کام میں مگن تھی۔قدموں کی آہٹ میں اس نے نظریں اٹھا کر اوپر دیکھا۔نا سمجھی سے ابرو بھینچے اور پھر اسے کچھ لمحے ہی لگے تھے سمجھنے میں۔ماہ پارہ لب کاٹے اسے بس دیکھیے جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ہریرہ کی آنکھیں چمک اٹھیں۔سنجیدہ چہرہ خودبخود خوشی میں بدل گیا۔وہ جانتی تھی کہ اس پورے گاؤں میں سنہری آنکھوں والی صرف اس کی دوست ہو سکتی تھی۔ہاتھ جھاڑ کر وہ اٹھی اور زور سے اسے خود میں بھینچا۔اس کی آنکھیں نم ہوئیں۔ماہ پارہ کی انکھیں جب سے آئی تھی نم تھیں۔جہانگیر صحن میں بیٹھا ان دونوں کو دیکھ رہا تھا اور کرامت مسکرا کر ان کے قریب گیا۔

"بدتمیز لڑکی، کہاں غائب ہو گئی تھی؟ میں نے تمہیں اتنا یاد کیا۔میری خواہش تھی کہ میری سب سے "**خاص**" دوست میری شادی کے وقت میرے ساتھ رہے لیکن نہیں تم تب بھی نہیں آئی۔"وہ اس سے الگ ہوئی۔ماہ پارہ نم آنکھوں سے مسکرائی۔

"یہ تمہاری آنکھوں کو کیا ہوا؟" اس کی آنکھیں زیادہ رونے کی وجہ سے زیادہ سرخ ہونے لگی تھیں۔ اس کے پوچھنے کی دیری تھی کہ جہانگیر فوراً اٹھ کر اس کے پاس آ پہنچا اور اسے کندھے سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا۔

"دیکھاؤ کیا ہوا ہے؟" وہ فکرمندی سے اسے دیکھ رہا تھا۔"تمہاری آنکھیں تو کچھ زیادہ ہی سرخ ہو رہی ہیں۔"

"کچھ نہیں ہوا ہے جہانگیر، میں بلکل ٹھیک ہوں۔بس رونے کی وجہ سے ہوا ہو گا۔"اپنے کندھوں پر سے اس کے ہاتھ ہٹا کر وہ کرامت کی جانب مڑی۔جہانگیر لب بھینچے اسے دیکھتا رہا۔(**آخر وہ اتنی لاپرواہ کیوں ہے۔اسے تکلیف میں دیکھ کر مجھے تکلیف ہوتی ہے، وہ یہ بات کیوں نہیں سمجھتی۔**)اس نے گہری سانس خارج کی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ملیں گے نہیں مجھ سے؟"

کرامت مسکرا کر آگے بڑھا۔اسے اپنے سے لگایا۔"بہت یاد کیا میں نے تمہیں بہت۔"

وہ مسکرائی۔"اماں کہاں ہیں؟" اس کی متلاشی نظریں اب بھی اپنی ماں کو ڈھونڈ رہی تھیں۔جہانگیر واپس جا کر چارپائی پر بیٹھا۔

"کسی کام سے باہر گئی ہیں۔آتے ہوئے وقت لگے گا۔شاید رات کو آئے۔"وہ ماہ پارہ کے ہاتھ کو پکڑ کر ساتھ چلتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"ماہ پارہ میں تجھے تو ایک بات بتانا ہی بھول گئی۔"ہریرہ کے کہنے پر جہانگیر نے سر اٹھا کر کرامت کو دیکھا تو وہ اس کے پیچھے فوراً اٹھ کر گیا۔

ماہ پارہ آنکھیں سکیڑ کر نا سمجھنے والے انداز میں اسے دیکھ رہی تھی۔

"کونسی بات؟"

کرامت کچن میں ادھر اُدھر کچھ ڈھونڈتے ہوئے ہریرہ سے سرگوشی نما انداز میں کہا۔"اسے بچوں کے بارے میں مت بتانا، بلکہ کوئی بھی بات مت بتانا۔جہانگیر نے منع کیا ہے۔"ہریرہ سمجھنے والے انداز میں "ہمم" کہا اور چائے کا کپ ٹرے میں رکھ کر صحن میں واپس آگئی۔

"اب بتا بھی دو۔"

"پہلے چائے پی لو۔"ٹرے میں رکھا چائے کا کپ اٹھا کر اسے پکڑایا پھر جہانگیر کے پاس جا کر اسے بھی چائے دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہاں تو میں یہ کہہ رہی تھی کہ ... میں تم سے ایک بات پوچھنا بھول گئی۔یہ بتاؤں تم کب سے یہاں ہو؟" اس نے بہت مہارت سے موضوع بدلا۔

"پرسوں سے۔"اس نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے جواب دیا۔

"اور ملنے آج آئی ہو، ویری نائس۔"

"میں مصروف تھی۔"اس نے کندھے اچکائے۔

ماہ پارہ اور جہانگیر باہر کھڑے الوداعی کلمات کہہ کر جیپ میں جا کر بیٹھ گئے۔جہانگیر کو اس کی فکر ہونے لگی تھی لیکن ماہ پارہ بے نیازی سے گاؤں کی سرکوں میں گھومنے سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔وہ پورے راستے مسکرا رہی تھی۔

"اب ہم کہا جا رہے ہیں؟" وہ مسکرا کر اس سے سوال کر رہی تھی۔وہ کچھ دیر پہلے ہونے والی گفتگو بھول گئی تھی۔

جہانگیر کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔اس کے لب بے ساختہ مسکراہٹ میں تبدیل ہوئے۔

"سرپرائز!"

تقریباً دس منٹ کے بعد وہ لوگ اپنی منزل پر پہنچ گئے۔اس کی سنہری آنکھیں ایک عمارت پر جا ٹھہریں۔وہ جو منظر دیکھ رہی تھی اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔اس کی آنکھیں اور منہ دونوں کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔وہ شاک تھی۔اس نے نظریں عمارت سے ہٹا کر جہانگیر کی طرف دیکھا جو مسکرا کر اسی کو دیکھ رہا تھا۔وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔کیا یہ خواب تھا یا حقیقت؟ اس نے ایسی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کونسی نیکی کی تھی جس کے عوض اللہ نے اسے جہانگیر جیسا ہمسفر دیا۔ جس نے اس کے سارے خواب پورے کردیے تھے۔جہانگیر جیپ سے اترا لیکن وہ یوں ہی بیٹھی رہی تھی۔ وہ وہاں میدان میں کھیلتی لڑکیوں کو دیکھ رہی تھی۔

جہانگیر نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا جسے ماہ پارہ نے فوراً پکڑ لیا۔وہ جیپ سے اتر کر جہانگیر کے ساتھ چلنے لگی۔اس کی آنکھوں میں آنسو جمع ہو گئے۔سکول سرسبز و شاداب کھیتوں اور اونچے ڈولتے درختوں کے درمیان بسا ہوا تھا۔یہ بڑی بڑی کھڑکیوں والی سبز اینٹوں کی دلکش عمارت تھی۔داخلی دروازے کو رنگ برنگے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔کھیل کا میدان کشادہ تھا۔جھولوں، سلائیڈز اور باسکٹ بال کورٹ کے ساتھ۔

جہانگیر اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر کی طرف لے گیا۔اندر چھوٹے چھوٹے میزوں اور کرسیوں سے بھرے صاف ستھرے کلاس روم تھے۔دیواروں کو طلباء کے تیار کردہ تعلیمی پوسٹرز اور آرٹ ورک سے سجایا گیا تھا۔وہ مبہوت ہوکر وہ سب دیکھ رہی تھی۔وہاں صرف لڑکیاں ہی تھیں۔ماہ پارہ نے جہانگیر کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کی۔وہ بھیگی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ رہی تھی۔اس نے جہانگیر کی طرف رشک کی نگاہ سے دیکھا۔اگر وہ اس وقت بچوں کے درمیان نہ ہوتی تو ضرور اسے گلے لگالیتی۔

"کیسا لگا؟" جہانگیر نے اسے بینچ کے پاس لے جاتے ہوئے پوچھا۔

"کیا الفاظ یہ بیان کر سکتے ہیں کہ میں ابھی کیسا محسوس کر رہی ہوں؟" اس نے خوشی سے جواب دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ابھی ایک اور سرپرائز آنا باقی ہے۔"وہ ٹانگ پر ٹانگ جمائے، بینچ کی پشت پر ایک ہاتھ پھیلا کر اسے کہہ رہا تھا۔

" بتائیں نا کیا سرپرائز ہے؟" اس نے تجسس سے پوچھا۔

جہانگیر نے نفی میں سر ہلایا۔وہ اس کی کتنی منتیں کرتی رہی لیکن جہانگیر نے صاف کہہ دیا تھا کہ وہ کچھ دیر اور انتظار کرے۔وہ بینچ پر گھٹنے ملائے بیٹھی ہوئی تھی۔اس کی آنکھوں کی سرخی اب قدرے کم تھی۔سنہری آنکھیں دھوپ میں چمک رہی تھیں۔جہانگیر یوں ہی سکون سے بیٹھا ہوا ادھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔

میرب ٹیچر کے کہنے پر باہر آگئی تھی۔وہ عموماً کلاس روم میں لنچ کرتی تھی۔وہ اپنے سکول یونیفارم میں بالوں کی دو چوٹیوں کے ساتھ پیاری لگ رہی تھی۔وہ لنچ باکس ہاتھ میں پکڑے گنگنا رہی تھی جب اس کی نظر بینچ پر بیٹھے جہانگیر کی طرف گئی پھر جہانگیر سے ہٹ کر ماہ پارہ پر گئی۔پہلے تو اسے جہانگیر کو ایک لڑکی کے ساتھ دیکھ کر عجیب لگا لیکن جب اس نے غور سے دیکھا تو وہ ٹھہر گئی۔

"سنہری آنکھوں والی خوبصورت پڑی، جسے دیکھ کر ہی سمجھ جاؤ گی کہ یہی تمہاری پھوپھو ہے۔" اسے جہانگیر کی کہی گئی بات یاد آئی تو وہ یہی بات زیر لب دہرا رہی تھی۔**"اس کی آنکھیں جب دھوپ میں چمکتی ہیں تو اور خوبصورت لگتی ہیں۔اس کی آواز سنو گی تو کسی اور کی آواز سننے کا دل ہی نہیں چاہے گا۔تمہارا دل چاہے گا کہ بس ماہ پارہ بولتی رہے اور تم سنتی رہو۔وہ جب تمہارا نام لے گی تو ایسا لگے گا اس نے تم پر جادو کردیا ہے۔وہ لفظوں اور آنکھوں سے جادو کرتی ہے اس سے بچ کر رہنا۔"**

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ جہانگیر کی کہی بات حفظ کر چکی تھی۔اسے سب یاد تھا اور وہ واقعی میں اس کی آنکھوں میں کھو گئی تھی۔

جہانگیر نے اسے دیکھا تو ہاتھ کے اشارے سے یہاں آنے کا کہا۔ماہ پارہ نے اس چھوٹی لڑکی کو مسکراتے ہوئے اپنی طرف آتے دیکھا۔میرب بینچ تک آئی اور لنچ باکس جہانگیر کو تھما دیا۔ماہ پارہ اٹھ کر اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔وہ اس سے پہلے میرب کے گال کھینچتی، میرب نے اس کے گردن کے گرد بازو حمائل کیے۔وہ یوں ہی ماہ پارہ کے گلے لگی رہی۔ماہ پارہ پہلے تو متحیر ہوئی پھر اس کے گرد بازو حمائل کیے۔

پانچ منٹ وہ یوں ہی ماہ پارہ سے لگی رہی، پھر ہلکا سا دور ہوئی۔اس کا بازو ابھی تک اس کے گردن کے گرد تھا۔میرب نے اس کے گال کو چوما۔وہ متحیر بھری نظروں سے میرب کو دیکھ رہی تھی۔جہانگیر یہ سب دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

"اسلام و علیکم پھوپھو۔کیسی ہیں آپ؟ بلآخر آپ نے واپس آکر جہانگیر انکل پر رحم کر ہی دیا، لیکن آپ نے بڑی دیر لگا دیں۔"وہ ماہ پارہ کے چہرے کو اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں تھامے کہہ رہی تھی۔جہانگیر نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔**(اف یہ لڑکی)**۔

ماہ پارہ کے ابرو نا سمجھی سے بھینچ گئے۔اس نے جہانگیر کو دیکھا پھر میرب کو۔

"وعلیکم اسلام ... لیکن میں سمجھی نہیں۔"

"اف، آپ کو پھوپھو کہہ رہی ہوں اب بھی نہیں سمجھی آپ؟" اس نے ماتھا پیٹ کر کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"پھوپھو؟ میں؟" ماہ پارہ کے پوچھنے پر میرب نے زور سے سر دو سے تین بار ہاں میں ہلایا۔

اس نے ملامتی نظروں سے جہانگیر کو دیکھا۔ان میں غصہ بھی تھا۔

"لیکن مجھے تو کسی نے اس بارے میں نہیں بتایا۔آج میں آپ کی مما سے بھی ملی اس نے بھی نہیں بتایا۔"اس نے اداسی سے کہا۔

"آپ کو یہ بھی پتا نہیں ہو گا میرا ایک دو سال کا چھوٹا شرارتی بدتمیز بھائی بھی ہے۔"

ماہ پارہ نے نفی میں سر ہلایا۔وہ رونے لگی تھی۔ایک دو آنسوں ٹوٹ کر اس کے گال پر بہے تھے۔

"تمہارے جہانگیر انکل بہت بہت برے ہیں۔وہ مجھے کچھ بھی نہیں بتاتے۔ بہت برے ہیں وہ۔"اس کے اس طرح کہنے پر جہانگیر سیدھا ہو کر بیٹھا۔**(لو ہوگئی دوبارہ ناراض۔)**

"اوہ پھوپھو ڈونٹ کرائے۔"میرب نے اس کے گالوں پر بہتے آنسو اپنے ہاتھ سے پونچھے۔

"اور بھی کچھ باقی ہو گا، وہ بھی بتادو۔"وہ اٹھ کر اسے گود میں لے کر بینچ پر بیٹھ گئی۔اس نے جہانگیر کو ملامت سے دیکھا۔

"ایک آخری سرپرائز باقی ہے لیکن وہ آج نہیں کل دیکھاؤ گا۔"جہانگیر نے اس سے کہا۔

"میں آپ سے بات نہیں کر رہی۔"اس نے سرد مہری سے کہا۔

"میں معذرت چاہتا ہوں کہ میں نے آپ سے اتنی باتیں چھپائی۔"اس نے سرگوشی کی تو ماہ پارہ نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔وہ میرب سے باتیں کرنے لگی اور جہانگیر اسے مسکراتے ہوئے دیکھتا رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

میرب سے باتیں کرنے کے بعد اس نے میرب کو اس کے گھر چھوڑ دیا تھا۔وہ ہریرہ سے ناراض بھی ہوئی تھی۔وہ واپسی پر کبیر سے بھی مل چکی تھی۔نور افزا خلاف توقع جلدی آگئی تھیں۔ماہ پارہ کو دیکھ کر وہ روتی ہوئی اس سے ملی تھیں۔ماہ پارہ نے ان سے ڈھیر ساری باتیں کیں۔ وہ دس سال میں کہا رہی ہے؟ کیسے رہی ہے؟ کس طرح حیدر اور یاسمین نے اس کا خیال رکھا۔وہ کس طرح ڈاکٹر بنی۔کس کس کو یاد کیا۔اس نے شروع سے آخر تک سب بتا دیا تھا۔

واپسی کا سوچ کر وہ دونوں گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔رامین گھر میں اکیلی تھی۔وہ وہاں کسی کو نہیں جانتی تھی اس لیے انہیں جلدی جانا پڑا۔

☆...☆...☆

حویلی ویسے ہی ویران تھی۔دو بیٹوں کے موجودگی کے باوجود ایسا لگتا یہاں صرف بوڑھے ماں باپ رہتے ہیں۔گاؤں کی تمام ذمہ داری داؤد علوی نے لے لی تھی۔وہ اس وقت ڈیرے میں تھے۔امینہ لاونج میں بیٹھی ہوئی تھیں۔وہ اداس لگ رہی تھیں۔اتنے میں سیف نیچے سیڑھیاں اتر کر آرہا تھا۔امینہ کی آنکھیں چمک اٹھیں۔وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور سیف تک آئیں۔

"سیف بیٹا، میں سوچ رہی تھی کہ ہم کیوں نا کل گھر پر چھوٹا سا دعوت رکھے؟" وہ آنکھوں میں امید لیے بولی تھیں۔

سیف نے انہیں کندھوں سے پکڑا۔"ممی جیسا آپ چاہے ویسا کریں۔جو آپ کو بہتر لگے۔"

"لیکن جہانگیر؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"وہ آجائیں گے ممی، آپ فکر کیوں کرتی ہیں؟" وہ ان کے ساتھ چلتا ہوا صوفے تک آیا۔

"وہ تو ماہ پارہ کو بھی لے آئے گا۔"انہوں ناگواری سے کہا۔

"ممی آپ کو اس سے آخر مسئلہ کیا ہے؟"

"وہ یا تو میرے بیٹے کا پیچھے چھوڑ دے یا اس کے ساتھ اپنا رشتہ آگے بڑھائے۔میرا بیٹا اس کے پیچھے برباد ہو رہا ہے۔"ان کے آواز میں درد تھا۔

ماہ پارہ جہانگیر کے ساتھ گھر میں داخل ہوتی ہوئی یہ بات سن چکی تھی۔اس نے جہانگیر کی طرف دیکھا تو وہ اسے آنکھوں سے ہی تسلی دینے لگا۔پھر سے سب گوم پھر کر ماہ پارہ پر آگئے تھے۔ماہ پارہ کی وجہ سے جہانگیر کی زندگی برباد د ہوگئی ہے، یہ سن سن کر وہ تھک چکی تھی۔

"ممی رہنے دے نا وہ جس طرح رہ رہے ہیں کم از کم خوش تو ہے نا۔"سیف نے صوفے کے پشت سے ٹیک لگا کر گردن پیچھے کو گراتے ہوئے کہا۔

"ماں سا، سیف ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہے، میرے اور ماہ پارہ کے درمیان آپ کو ایسا کیا ٹھیک نہیں لگ رہا؟" وہ ماہ پارہ کا ہاتھ پکڑ کر ان کے سامنے کھڑا ہوا۔

"اچھا تو پھر یہ دو دن آرام سے گھر پر کیوں نہیں بیٹھ جاتی۔اس گھر کی بہو ہے تو بہو بن کر دیکھائے۔"وہ اٹھ کر اس کے پاس آئیں۔

"وہ اپنا کام ..."

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"نہ نہ۔"انہوں نے انگلی اٹھا کر نہ میں اشارہ کیا اور ایک قدم آگے کو بڑھیں۔ "میں یہ سب نہیں سننا چاہتی۔کل کچھ خاص مہمان آرہے ہیں اور میں چاہتی ہوں کہ سب انتظامات تمہاری بیوی دیکھے۔ لوگوں کو بھی پتا چلے بڑا بھائی شادی شدہ ہے تبھی ہم دوسرے کی بات پکی کر رہے ہیں۔"

"ہیں؟ بات پکی؟ کس کی؟ اور یہ آپ ابھی بتا رہی ہیں ایک دن پہلے؟" گویا جہانگیر پر حیرت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے۔

"ممی بھائی کی بات پکی کل؟ پہلے تو بتا دیتی آپ۔میری مصروفیات ہوتی ہیں۔"سیف نے بھی حیرت کا مظاہرہ کیا۔

"میں نے اس سے بہت پہلے اس حوالے سے بات کرلی تھی۔وہ کل آرہا ہے اور اس نے حامی بھی بھرلی ہے۔"اس سے پہلے جہانگیر کچھ کہتا انہوں نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اسے تسلی دی تھی۔"اور یہ سارا انتظام گھر کی بڑی بہو دیکھ لے تو بہتر ہو گا۔"

"لیکن ماں سا اتنی جلدی یہ سب۔لڑکی کون ہے ... اور بات پکی یہ سب کیا ...؟" وہ متحیر نظر آرہا تھا۔

"یہ سب پوچھنے سے بہتر ہے تم اپنی بیوی سے وہ کرنے کا کہو جو میں نے کہا ہے۔"ایک اچٹتی نظر ماہ پارہ پر ڈالے کہا۔

"ہاں تو ٹھیک ہے کوئی مسئلہ نہیں۔وہ یہ سب کر لے گی۔۔" جہانگیر نے ماہ پارہ کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے فوراً مان لیا۔ماہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔وہ یہ سب نہیں کر سکتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ سلگتی ہوئی نظروں سے ماہ پارہ کو دیکھتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئیں۔سیف نے ہاتھ اٹھا کر گرائے پھر سر جھٹک کر باہر نکل گیا۔وہ اب کیا ہی کہتا۔ماہ پارہ نے جہانگیر کو گھور کر دیکھا۔ہاتھ چھوڑوا کر وہ بھی اپنے کمرے میں جانے کے لیے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔جہانگیر نے گہری سانس لے کر سر جھٹکا اور اس کے پیچھے چلا گیا۔وہ ماہ پارہ کو ناراض نہیں کر سکتا تھا۔ ایک تو وہ بیچارا پہلے ہی ماں اور بیوی کے درمیان بری طرح پھنس چکا تھا۔

ماہ پارہ اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہونے ہی لگی تھی کہ جہانگیر نے اسے کلائی سے پکڑ کر کھینچا۔وہ اسے سیف کے کمرے میں لے کر گیا جہاں کل رات سے وہ ٹھہرا ہوا تھا۔

"میری بات سنو گی خاموشی سے؟" اسے کمرے میں لا کر اپنے سامنے کھڑا کرتے ہوئے کہا۔

"آپ اپنی ماں سا کو انکار بھی کر سکتے تھے لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا کیونکہ آپ چاہتے ہیں کہ ہر کوئی میرا مذاق اڑائے کہ دیکھو جہانگیر کی بیوی کو کچھ نہیں آتا۔"اس نے کرخت ہوئی آواز کے ساتھ غصے سے کہا۔

وہ ایک قدم آگے بڑھا۔"میں کبھی نہیں چاہوں گا کہ میری بیوی کا کوئی مذاق اڑائے۔"وہ مسکرایا تھا۔

"تو پھر جب کل میں کچھ بنا کر ہی نہیں کھلاؤں گی تو تب ..."

"ششش ... کوئی کچھ نہیں کہے گا کیونکہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔میں کل بھی تمہارے ساتھ تھا، آج بھی ہوں اور ہمیشہ رہوں گا۔میرے ہوتے ہوئے تمہیں بلکل بھی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر مخمور سے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تو میں کل کیسے ..."

وہ ایک بار پھر اس کی بات کاٹ کر کہنے لگا۔"میں نے کہا نا میں ہوں تو پھر؟"

ماہ پارہ کی نم آنکھیں مسکرائی۔"شکریہ جہانگیر۔"یہ کہتی ہوئی وہ اس کے گردن کے گرد بازو حمائل کر چکی تھی۔جہانگیر شاک ہوا۔"شروع سے لے کر اب تک آپ نے میرے لیے جو کیا ہے وہ شاید ہی کوئی میرے لیے کرتا یا شاید نہیں۔جو آپ نے میرے لیے کیا ہے وہ کوئی کر بھی نہیں سکتا تھا۔میں بہت خوش نصیب ہو کہ مجھے آپ جیسا ہمسفر ملا۔میں بہت خوش نصیب ہوں۔"وہ آنکھیں بند کیے مدھم سرگوشی میں کہے جا رہی تھی اور جہانگیر ہکا بکا یہ سب دیکھ رہا اور سن رہا تھا۔

"تمہارے لیے کچھ بھی۔"وہ بغیر ماہ پارہ کے گرد بازو حمائل کیے بس اتنا ہی کہہ سکا۔

وہ مسکراتے ہوئے پیچھے ہٹ گئی۔مسکراہٹ ہنوز اس کے لبوں پر تھی۔جہانگیر نے اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا چند ثانیہ یونہی لگائے رکھا اور پھر بغیر کچھ کہے پیچھے ہٹ کر وہاں سے نکل گیا تھا۔ماہ پارہ بھی وہاں سے نکل کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔

☆...☆...☆

آسمان پر ہلکا نیلا رنگ چڑھ چکا تھا۔پرندے چہچہاتے ہوئے یہاں وہاں گھوم رہے تھے۔ایسے میں اس حویلی کے ایک کمرے کی طرف جاؤ تو ماہ پارہ جائے نماز کو تہہ لگا کر اس کی جگہ پر رکھ رہی تھی۔رامین بھی اٹھ گئی تھی۔وہ اس وقت گارڈن میں موجود پودوں کو دیکھ رہی تھی۔جہانگیر واک پر چلا گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ماہ پارہ نیچے سیڑھیاں اتر کر آرہی تھی۔اسے آج کوئی ملازمہ نظر نہیں آرہی تھی۔وہ دنگ رہ گئی۔وہ باہر آئی اور دیکھا کہ وہاں ڈرائیور کے علاوہ کوئی نہیں تھا جو داؤد کی گاڑی صاف کر رہا تھا۔اس نے سوچا کہ اسی سے ہی جا کر پوچھ لے آج گھر میں ہوئی دیکھائی کیوں نہیں دے رہا تھا۔

"آج کوئی ملازمہ نہیں دیکھ رہی۔کیوں؟" ماہ پارہ نے اس کے پاس آکر پوچھا۔اس کا گاڑی صاف کرتا ہاتھ رکا۔

"بی بی جی آج بڑی بی بی جی نے تمام ملازمین کو نہ آنے کو کہا ہیں۔"اس نے قدرے ٹھٹکتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا آپ کو پتا ہے کیوں کیا ایسا؟" اگرچہ وہ جانتی تھی کہ امینہ نے ایسا کیوں کیا، پھر بھی اس نے پوچھنا ضروری سمجھا۔

"نہیں بی بی جی ہم کو کچھ نہیں پتا میں بھی بس ابھی جانے لگا ہوں۔"وہ کہہ کر واپس اپنے کام پر لگ گیا گویا مزید کچھ نہ پوچھے وہ مصروف ہے۔

وہ مایوس ہوگئی تھی، تو کیا اب اے ٹو زیڈ سارا کام اسے کرنا تھا؟ اسی وقت جہانگیر حویلی کے بیرونی دروازے سے اندر داخل ہوا۔وہ سرمئی ٹریک سوٹ میں ملبوس تھا۔ہاتھ میں بندھی گھڑی پر ایک نظر ڈال کر اس نے ماہ پارہ کا پریشان چہرہ دیکھا اور اس کی طرف بڑھا۔

"پریشان لگ رہی ہو؟" اس کے پوچھنے پر ماہ پارہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"کیوں؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آنٹی نے سارے ملازمین کو چھٹی دے دی۔اب سب کام مجھے کرنا ہو گا۔"

"جب میں کہتا ہوں میں تمہارے ساتھ ہوں تو کیوں فکر کرتی ہو؟" اس کے چہرے پر ہنوز پریشانی دیکھ کر اس نے تسلی دینا چاہا۔

دور سے رامین مسکراتی ہوئی ان کے پاس آرہی تھی۔اس کے ہاتھ میں دو گلاب تھے۔وہ بلیو جینز اور شارٹ فراک میں ملبوس تھی۔ماتھے پر کٹے بال اور لبوں پر مسکراہٹ اسے مزید پرکشش دیکھاتی تھی۔جہانگیر اور ماہ پارہ اسے اس طرف آتے دیکھ کر مسکرائے۔

"یہ پھول میرے پھول کے لیے۔"اس نے مسکرا کر ماہ پارہ کو گلاب دیا۔"اور یہ آپ کے لیے جہانگیر بھائی۔"

"شکریہ میری جان۔"ماہ پارہ نے اس کے گال کو چھوتے ہوئے کہا۔

"کیا میں بھی یہ پھول اپنی پھول کو دے سکتا ہوں؟ تم ناراض تو نہیں ہو گی؟" جہانگیر کے اس طرح رامین کے سامنے پوچھنے پر ماہ پارہ ہاتھ میں پکڑے گلاب کی طرح سرخ پر گئی۔**(ایسی باتیں بچی کے سامنے کون کہتا ہے؟)**

رامین مسکراہٹ دبائے نفی میں سر ہلانے لگی۔جہانگیر مسکرایا اور گلاب کا پھول ماہ پارہ کے سامنے پیش کردیا۔اس کی نظریں جھکی ہوئی تھی۔ماہ پارہ نے ہاتھ بڑھا کر اس سے گلاب لے لیا۔

"رامین ناشتہ کروگی؟" جہانگیر نے اس سے نظریں ہٹا کر پوچھا۔

اس نے ہاں میں سر ہلایا تو وہ اسے اور ماہ پارہ کو لے کر اندر چلا گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ لوگ ناشتہ ختم کر چکے تھے۔رامین نے اٹھ کر برتن کچن میں رکھے۔ ماہ پارہ کلینک جا چکی تھی۔اسے وہاں سب کچھ سیٹ کرنا تھا۔جہانگیر لاونج میں آکر صوفے پر بیٹھا۔رامین بھی وہی بیٹھی ہوئی تھی۔وہ چشمہ آنکھوں پر لگائے کتاب ہاتھ میں پکڑ کر، کتاب پڑھنے لگا۔داؤد اور امینہ اپنے کمرے سے نکل کر ناشتے کے ٹیبل کی طرف بڑھیں۔امینہ رک کر جہانگیر کی طرف آئیں۔ان دونوں سے ناشتے کا پوچھا تو ان دونوں نے انکار کردیا کہ وہ کر چکے ہے۔وہ بھی اپنے اور داؤد کے لیے ناشتہ بنانے لگی۔

سیف اور رنزہ زیادہ تر شہر میں رہتے تھے۔سیف کو اپنے کام کی وجہ سے اور رنزہ اپنے کالج کی وجہ سے وہاں رہتی تھی۔یہاں آنا جانا اس کے لیے مشکل ہو جاتا تھا۔وہ دونوں اس وقت بھی شہر میں موجود تھے۔داؤد ناشتہ کرکے ڈیرے چلے گئے۔امینہ نے جہانگیر سے کہہ دیا کہ وہ اپنی دوست کی عیادت کے لیے جا رہی ہیں۔رامین بھی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔اسے اس طرح بیٹھے بیٹھے آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا۔اس نے کتاب میز پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

اتنے میں زایشا چلتی ہوئی آرہی تھی۔اسے دیکھ کر جہانگیر نے مٹھیاں بھینچ لیں۔وہ یہاں آیا کرتی تھی لیکن اس وقت اسے کسی کی غیر موجودگی میں آنا اچھا نہیں لگا تھا۔اس نے ناگواری سے اسے دیکھا۔وہ چلتی ہوئی جا کر صوفے پر بیٹھی۔جہانگیر پیچھے نہیں مڑا۔وہ بس سر جھکائے غصے سے کھڑا رہا۔

"کیسے ہو جہانگیر۔میں تمہاری خیریت دریافت کرنے آئی ہوں۔"ٹانگ پر ٹانگ جمائے وہ فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی۔

"گھر پر کوئی نہیں ہے تمہیں یہاں سے چلے جانا چاہیے۔"اس نے پلٹ کر اسے ناگواری سے دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میں تو تمہاری خیریت پوچھنے آئی تھی نہ کہ گھر والوں کی۔"اس نے کندھے اچکائے۔

"کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ؟"

"سنا ہے تمہاری بیوی آئی ہے؟" وہ مسکراہٹ دبائے کہہ رہی تھی۔

"ہاں آگئی ہے۔اس سے دس فٹ دور رہنا۔ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔"جہانگیر اسے تنبیہ انداز میں کہا۔

"کیا ہو گیا ہے جہانگیر؟ بیوی کے آنے کے بعد تمہارے تو تیور ہی بدل گئے۔"

"فلحال یہاں سے چلی جاؤ، بعد میں آجانا۔"اس نے دروازے کی طرف اشارہ کیا جیسے اسے فوراً جانے کو کہہ رہا ہو۔

"چائے ناشتے کا نہیں پوچھو گے؟" وہ بھی ڈھیٹ بن کی بیٹھی رہی۔

"میں نے کہا یہاں سے نکل جاؤ زایشا۔"اس نے ہر لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتی اس نے ماہ پارہ کو اپنی طرف آتے دیکھا۔زایشا کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔وہ اٹھ کر چلتی ہوئی جہانگیر کے قریب گئی اور اس کے گلے میں بازو ڈال دیا۔جہانگیر کو کچھ سمجھ نہ آیا۔یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ اس نے فوراً اسے کندھوں سے پکڑ کر دور دھکیل دیا۔ماہ پارہ یہ سب دیکھ چکی تھی۔اس کی آنکھوں میں اشتعال ابھرا لیکن وہ خاموش رہی۔ جہانگیر اسے دیکھ نہیں سکتا تھا۔اس کی پیٹھ ماہ پارہ کی طرف تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تمہارے ساتھ وقت گزار کر مجھے بہت اچھا لگا جہانگیر۔سی یو سون۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہہ کر ماہ پارہ پر ایک نظر ڈالی اور باہر نکل گئی۔

جہانگیر نے پلٹ کر پیچھے دیکھا تو ٹھہر گیا۔**(تو اس نے جان بوجھ کر ماہ پارہ کو دیکھ کر یہ سب کیا؟)** وہ شاک کھڑا رہا۔اب وہ کن الفاظوں میں اسے سمجھائے کہ اس کی غلطی نہیں تھی۔ ماہ پارہ کے چہرے سے ایسا لگ تو نہیں رہا تھا کہ وہ ناراض ہے لیکن پھر بھی جہانگیر کو اپنی صفائی پیش کرنا ضروری سمجھا۔

"وہ خود آئی تھی ... اس نے ... میں نے اس کو کہا کہ وہ ..." وہ بری طرح گھبرایا گیا تھا۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کن الفاظوں میں اسے یقین دلائے۔

ماہ پارہ نے دکھ بھری نظروں سے اسے دیکھا اور سر نفی میں ہلا کر وہ سیڑھیاں چڑھنے لگی۔جہانگیر اسے جاتے ہوئے دکھ رہا تھا پھر فوراً اس کے پیچھے بھاگا۔وہ کمرے میں جا کر الماری کے سامنے کھڑی ہوگئی۔الماری کا دروازہ کھولا۔جہانگیر آہستہ آہستہ اس کے پیچھے آکر کھڑا ہوا۔

"میری بات تحمل سے سنو گی؟"

"نہیں۔"فوراً انکار۔وہ مایوس ہوا۔سر جھک گیا۔ماہ پارہ کپڑوں والا ہینگر باہر نکال کر پلٹی ہی تھی کہ جہانگیر سے ٹکرا گئی۔وہ اس کے بے حد قریب کھڑا تھا۔

"پیچھے تو ہٹیں۔"منہ بنا کر وہ اسے پیچھے دھکیل کر ہینگر سے کپڑوں کو آزاد کرنے لگی۔"مجھے پتا ہے آپ کی غلطی نہیں ہے تو آپ کیوں خود کو شرمندہ کروانا چاہتے ہیں؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تو پھر مجھ سے منہ پھیر کر کیوں آئی؟" ماہ پارہ کی بھنویں اس کی بات پر اکٹھی ہو گئیں۔بیڈ پر ہینگر رکھ کر کپڑے اپنے بازو میں ڈالے وہ جا کر اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

"کیونکہ "**آپ**" کو مجھ پر یقین نہیں تھا۔میں آپ کو ایسی دیکھتی ہوں؟ "**آپ**" پر شک کروں گی؟"

یہ کہہ کر وہ واش روم کی طرف بڑھنے ہی والی تھی کہ جہانگیر نے اس کی کلائی پکڑ لی۔دو قدم کا فاصلہ مٹا کر اسے خود سے لگایا۔اس نے اپنی ٹھوڑی اس کے کندھے پر رکھ کر اس کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے۔ماہ پارہ کا سانس گویا اٹک گیا۔ وہ کان کی لو تک سرخ پر چکی تھی۔ اس کی پلکیں لرزنے لگیں۔

جہانگیر گہری سانس لے کر کہنے لگا۔"میں ڈر گیا تھا، اگر تم مجھ پر شک کرتی اور مجھے چھوڑنے کا کہتی تو؟"

اس کی اٹکی ہوئی سانس بحال ہوئی۔

"کم از کم کسی لڑکی کے حوالے سے میں آپ پر شک نہیں کر سکتی۔"

وہ مسکرایا۔"واقعی؟"

"بلکل! کیونکہ آپ کی عمر بڑھ گئی ہے میرے علاوہ ویسے بھی کسی نے منہ نہیں لگانا۔زیادہ سے زیادہ لڑکیاں آپ کو دیکھیں گی فلرٹ کریں گی لیکن اس سے آگے نہیں بڑھیں گی۔"وہ جو مسکرا رہا تھا اس کی بات سن کر مسکراہٹ سمیٹ گئی۔آنکھوں میں خفگی در آیا۔

"میری عمر اب اتنی بھی زیادہ نہیں۔"اس نے ابرو بھینچ کر کہا تھا۔ماہ پارہ کو لگا تھا کہ وہ اسے چھوڑ دے گا لیکن وہ ہنوز اسے خود سے لگائے رکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اچھا چھوڑیں تو مجھے۔"اس نے مزاحمت کرنے کوشش کی لیکن بے کار، جہانگیر کی گرفت مضبوط تھی۔

"پکا چھوڑ دوں؟ میرے قریب آنا پسند نہیں؟" اس نے اتنی سنجیدگی سے پوچھا تھا کہ ماہ پارہ ایک پل کو ٹھٹھک گئی۔

"میرا ... وہ ..." اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ آخر کہے بھی تو کیا۔

اس کے کندھے پر سے ٹھوڑی ہٹا کر اس نے آہستہ سے اس کا ہاتھ چھوڑا اور دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ماہ پارہ نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا۔وہ مسکرا رہا تھا۔جیسے اسے برا نہیں لگا تھا۔ماہ پارہ سوچ میں پڑ گئی۔آخر کوئی شخص ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ اتنا اچھا کیوں تھا؟

اس بار ماہ پارہ نے دو قدم کا فاصلہ مٹایا اور اس کے قریب گئی۔اس نے اپنی سنہری آنکھوں سے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور اس کا دائیاں ہاتھ اٹھا کر اپنی ہتھیلی اس پر رکھ دی۔جہانگیر ایک بار پھر ان سنہری آنکھوں میں کھو گیا۔ایک بار پھر ایسا لگا جیسے ماہ پارہ نے اس پر جادو کر دیا ہو۔جیسے وہ اپنی آنکھوں سے جہانگیر کو ہپناٹائز کر رہی ہو۔

"میں کہی نہیں جا رہی۔میں یہیں ہوں۔آپ کے پاس۔ہمیشہ۔"وہ بہت اعتماد سے ٹھہر ٹھہر کر کہہ رہی تھی۔جہانگیر کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

چند لمحے وہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں کھو گئے۔اچانک اسٹڈی روم کا دروازہ کھلا۔ماہ پارہ اور جہانگیر نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔رامین کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں۔وہ سر جھکائے کتاب کو دیکھتی ہوئی کمرے میں آئی تھی۔اس نے نظر اٹھا کر انہیں دیکھا تو وہ گھبرا گئی۔شاید وہ غلط وقت پر آئی تھی۔

رامین نے کتاب پر گرفت مضبوط کی۔"آآآ ... میں ..."

"میں فریش ہو کر آتی ہوں۔"اپنا ہاتھ چھڑوا کر ماہ پارہ واشروم چلی گئی۔

☆...☆...☆

جب تک وہ فریش ہوتی جہانگیر کچن میں چلا گیا۔اس نے ماہ پارہ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کی مدد کرے گا۔وہ آدھا کام خود کرنے اور باقی کو ماہ پارہ پر چھوڑنے کا سوچ رہا تھا، لیکن وہ صرف یہ سوچ سکتا تھا۔ماہ پارہ بھی فریش ہو کر نیچے آگئی تھی۔گھٹنوں تک آتے قمیض کے ساتھ اس نے ڈھیلا ڈھالا پجامہ پہن رکھا تھا۔بالوں کو جوڑے میں باندھ کر وہ نیچے سیڑھیاں اترنے لگی۔

رامین جہانگیر کو مزے سے کھانا پکاتے دیکھ رہی تھی۔وہ دونوں ہلکی پھلکی باتیں بھی کر رہے تھے۔ماہ پارہ چوکھٹ پر آکر کھڑی ہو گئی۔وہ منظر دیکھ کر اس کی آنکھوں کے سامنے ایک اور منظر چلنے لگا۔جہاں وہ یوں ہی کچن کے سلیپ سے ٹیک لگا کر سینے پر بازو باندھے جہانگیر کو کھانا پکاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔وہ مسکرائی۔اس کی سنہری آنکھیں بھی مسکرائی تھیں۔

"آپی آپ وہاں کیا کھڑی ہیں، ادھر آئیں اور دیکھیں جہانگیر بھائی کھانا پکاتے ہوئے کتنے اچھے لگ رہے ہیں۔"اسے دروازے پر ہی کھڑا پا کر رامین نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

جہانگیر مسکرایا۔"میں نے تمہارا سارا کام کر لیا ہے، بس کھانا پکانا باقی ہے، وہ تم شام کو کرلینا۔"وہ کپڑے سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے پیچھے ہٹ گیا۔

"مگر مجھے ... کھانا پکانا ہی تو نہیں آتا۔"اس نے تھوک نگلا۔

"کیا؟ تمہیں کھانا پکانا نہیں آتا؟" وہ چونک گیا۔"کیا تم نے وہاں جا کر بھی کھانا بنانا نہیں سیکھا؟"

"کیا آپ نے وہاں مجھے آآ ... کھانا بنانے کے لیے بھیجا تھا یا پڑھائی کے لیے؟" اس نے مدافعانہ انداز میں کہا۔

"ظاہر ہے پڑھنے کے لیے بھیجا تھا۔"اس کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔"لیکن تم کھانا بنانا بھی تو سیکھ سکتی تھی۔"اب کی بار اسکا لہجہ دھیما تھا۔

وہ چلتی ہوئی اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

"رامین سے پوچھ لیں یاسمین بھابھی مجھے کچن میں قدم رکھنے بھی نہیں دیتی تھیں، کہاں میں کھانا بناتی۔"اس نے سر جھٹکا۔وہ ناراض ہوئی تھی۔

"تو اب یہ مجھے کرنا ہوگا؟" اس نے سینے پر بازو باندھے تھکے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"جی بلکل۔"اس نے بھی سینے پر بازو باندھے۔"یہ کل کون کہہ رہا تھا کہ میرے ہوتے ہوئے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں؟"

رامین لب بھینچے ان کی نوک جھوک دیکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ٹھیک ہے مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔"اس نے کندھے اچکائے۔

"چلو رامین، ہم بازار جاتے ہیں۔رات کو پہننے کے لیے مجھے خوبصورت لباس بھی تو خریدنا ہے۔"وہ اسے نظر انداز کرتے ہوئے رامین سے مخاطب ہوئی۔

"صفائی کرتی ہوئی جانا آج ملازمہ نہیں آئی۔وہ تو آتا ہی ہو گا نا؟" یہ کہہ کر وہ آگے بڑھنے ہی والا تھا کہ ماہ پارہ نے اسے کہنی سے پکڑ کر واپس اپنے سامنے کھڑا کر دیا۔

"کدھر؟" آبرو اچکا کر پوچھا۔

" ضروری کام سے فیکٹری جانا ہے۔شام میں آکر کرلوں گا۔"

"صفائی کون کرے گا؟ آپ نے ہی کہا تھا نا میرے ہوتے ہوئے کس بات کی فکر۔"ماہ پارہ نے سنجیدگی سے کہا۔اس کے لہجے سے بلکل ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ وہ مذاق کر رہی ہے۔

"ماہ پارہ وہ تو تم بھی کر سکتی ہوں نا اتنا ..."

"آپ نے سنا نہیں میں بازار جا رہی ہوں۔"اس کی بات کو درمیان میں ہی کاٹ کر لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"پر ... ٹھیک ہے، اوکے جاؤ تم۔میں سب کرلوں گا۔"اس نے ہار مانتے ہوئے بے بسی سے کہا۔

رامین کو اپنی مسکراہٹ چھپانا مشکل ہو رہا تھا۔یک دم سے وہ زور سے ہنسی۔جہانگیر اور ماہ پارہ نے بدقت اسے دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"رامین تم ہنس رہی ہو؟" جہانگیر کو جھٹکا لگا۔

"جہانگیر بھائی آپ کتنا ڈرتے ہیں اپنی بیوی سے۔بابا تو ایسا بلکل نہ کریں مما کے لیے۔"

ماہ پارہ جھینپ گئی۔"رامین زیادہ باتیں نہ کرو چلو میرے ساتھ۔"وہ اس کا ہاتھ پکڑتی ہوئی باہر چلی گئی۔ جہانگیر سر تھام کر رہ گیا۔

وقت گزرتا گیا۔صبح سے دوپہر ہوگئی تھی۔وہ دونوں شاپنگ کرکے واپس آگئی تھیں۔ہاتھ میں شاپنگ بیگز پکڑے وہ دونوں جا کر صوفے پر بیٹھ گئیں۔ماہ پارہ نے سر صوفے کے پشت پر گرایا اور پیر لمبے کیے میز پر رکھ کر آنکھیں بند کر گئی تھیں۔رامین کا بھی کچھ یہی حال تھا۔

دفعتاً انہیں گاڑی کی آواز آئی۔دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"رامین بچے فوراً جاؤ یہ میرے کمرے میں رکھ کر آؤ۔"وہ پریشانی سے اسے سارے بیگز پکڑا کر اوپر بھیج دیتی ہے۔

امینہ چلتی ہوئی صوفے تک آئیں۔ڈرائیور کو سارے بیگز میز پر رکھنے کو کہہ کر وہ صوفے پر بیٹھ گئیں۔ ماہ پارہ نے انہیں سلام دیا تو انہوں نے جواب میں سر کو خم کیا۔انہوں نے پورے گھر میں نظریں دوڑائیں۔انہیں سجاوٹ کافی اچھا لگا۔وہ اس سے کافی متاثر ہوئیں لیکن ظاہر ہونے نہیں دیا۔**(انہیں کیا پتا یہ سب ان کے لاڈلے بیٹے نے کیا ہے۔)**

"آج رات کچھ خاص مہمان آرہے ہیں۔اس لیے میں ایک دو جوڑے لے آئی ہوں وہ پہننا اور میرے کمرے میں آکر کچھ زیور ہے وہ لے کر جانا۔شام میں یاد سے پہننا تاکہ جہانگیر کی بیوی لگو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اتنی سادگی سے ان کے سامنے جاؤ گی تو کسی کو بھی نہیں لگے گا تم اس گھر کی بہو ہو۔"نخوت سے کہہ کر وہ اس کو ایک بیگ پکڑا چکی تھی۔ماہ پارہ نے رسمی مسکراہٹ کے ساتھ بیگز پکڑ لیے۔

"آج میں تمہیں جہانگیر کی بیوی کے طور پر متعارف کراونا چاہتی ہوں، مہمانوں سے اچھے سے پیش آنے کی کوشش کرنا۔زیادہ سے زیادہ ان کے ساتھ رہو تاکہ لوگوں کو بھی لگے جہانگیر کی بیوی ہو۔" آخر میں انہوں نے گہری سانس لے کر سامان اٹھائے کمرے میں چلی گئیں۔

"ایک تو سب مجھے مجرم ٹھہرانا کب بند کریں گے۔"وہ سر جھٹک کر کمرے کی طرف بڑھی۔

☆...☆...☆

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔"

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔

ناولز کی دنیا (NKD) کی جانب سے ناولز کو بغیر کسی غلطی کے آپ تک پہچانے کی کوشش کی گئی۔ اگر کوئی غلطی اس میں ملتی ہے تو اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ کیونکہ ناول کو پورا پروف ریڈ کرکے ہی پبلش کیا جاتا ہے چُوک ہونا محض اتفاق ہوگا۔۔

نئے اور مختلف لکھنے والوں کے لیے"ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج / یوٹیوب چینل دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سےگروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- NKD (ZT) (UserName: Novelskiduniya77)

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو) اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے Blue الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے۔شکریہ-----

دوپہر سے شام ہوگئی تھی۔اس وقت پوری حویلی روشنی میں نہائی ہوئی تھی۔پورا گھر ایک دم جگمگا رہا تھا۔ماہ پارہ ایک گھنٹے کے لیے سوگئی تھی۔وہ بہت تھکن محسوس کر رہی تھی۔**(حالانکہ جہانگیر کو ہونا چاہیے تھا)**۔ جہانگیر فیکٹری سے آچکا تھا۔وہ آرام کیے بغیر سیدھا کچن میں چلا گیا۔جب گھر میں مہمان کو آنا ہوتا ہے تو امینہ کمرے سے نہیں نکلتی تھیں۔وہ بس تیار ہونے میں لگی رہتی تھیں۔

اس وقت وہ نیم اندھیرے کمرے میں لیٹی سو رہی تھی۔رامین دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔

"آپی اٹھ جائیں، مہمان آتے ہی ہوں گے۔آپ تو تیار بھی نہیں ہوئیں۔"وہ ماہ پارہ کے پاس بیٹھ کر اسے جگانے لگی۔

"کیا وقت ہو رہا ہے؟" وہ خوابیدہ لہجے میں بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"چھ تو بج گئے۔بیچارے جہانگیر بھائی بھی اکیلے سب دیکھ رہے ہیں۔یہ آپ نے ٹھیک نہیں کیا۔جائیں ان کی مدد کریں۔"وہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس جا کر پردے ہٹاتی ہوئی بولی۔

ماہ پارہ اٹھ کر بیٹھی۔آنکھیں ہنوز بند تھیں۔"تم جاؤ میں پانچ منٹ میں آتی ہوں۔"

رامین جا چکی تھی۔ماہ پارہ پانچ منٹ کے بعد کچن کے سلیپ سے ٹیک لگائے کھڑی تھی۔بار بار جمائی روکتی۔جہانگیر خاموشی سے اپنا کام کر رہا تھا۔وہ بہت مہارت سے کھانا بناتا تھا۔

"تمہیں اگر نیند آرہی ہے تو کافی بنا دوں تمہارے لیے؟" اس نے ایک نظر ماہ پارہ کو دیکھ کر کہا۔

"نہیں ،آپ پہلے ہی میرے لیے اتنا کر چکے ہیں، اب مزید آپ کو کیا پریشان کرنا۔"وہ ندامت سے گویا ہوئی۔

جہانگیر کے ہاتھ روکے۔آنکھوں میں خفگی در آیا۔ہاتھ کپڑے سے صاف کرتے ہوئے وہ اس کے قریب گیا۔بہت قریب۔ماہ پارہ اسے قریب آتے دیکھ کر بے اختیار پیچھے ہوئی کہ اس کی کمر سلپ سے جا لگی۔جہانگیر نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے دائیں بائیں رکھے۔وہ اپنی سیاہ آنکھوں سے اس کی سنہری آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔جیسے وہ ایک بار پھر اس میں کھو جانا چاہتا ہو۔ماہ پارہ کی پلکیں لرزنے لگیں۔اس کی آنکھوں میں اب نیند کے آثار نہیں تھے۔اس نے نظریں نہیں جھکائیں۔وہ یوں ہی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔اس کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔

"پریشان تو تم نے پہلے ہی کر دیا تھا لیکن میں مزید تمہارے لیے پریشان ہونا چاہتا ہوں۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر مخمور سے دھیمی آواز میں کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"جہانگیر کیا کر رہے ہیں آپ۔پیچھے ہٹیں۔"اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا جسے جہانگیر آسانی سے محسوس کر سکتا تھا۔

"کیا کر رہا ہوں؟" وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔

"مہمان آتے ہی ہوں گے مجھے تیار بھی ہونا ہے اور دیکھیں اب مجھے نیند بھی نہیں آرہی۔"وہ اسے اپنے ہاتھوں سے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

وہ مسکراہٹ دبائے پیچھے ہٹا۔کافی نہ سہی اسی طرح وہ اس کی نیند اڑا چکا تھا۔اس کی نیند اڑانا بھی ضروری تھا ورنہ وہ یونہی نیم وا آنکھوں سے مہمانوں سے مل رہی ہوتی۔وہ اپنا کام کر چکا تھا۔اب اسے بھی تیار ہونا تھا۔امینہ نے دو ملازموں کو شام کے وقت بلایا تھا تاکہ وہ کھانے کا انتظام دیکھیں۔

سیف اور رنزہ بھی گھر آچکے تھے۔حسن کو آنے میں ابھی اچھا خاصا وقت تھا۔

ماہ پارہ سر پر تولیہ باندھے واش روم سے باہر آئی۔ڈریسنگ ٹیبل کے قریب پہنچ کر اس نے تولیے سے اپنے بالوں کو آزاد کیا۔دراز سے ڈرائر نکال کر وہ اپنے بالوں کو سکھانے لگی۔اسی دوران دروازے میں دستک ہوئی۔اجازت ملنے پر سیف اندر چلا آیا۔

"جہانگیر کہاں ہے؟" اس نے مشین بند کرکے پیچھے ہٹ کر پوچھا۔

"وہ نہا رہے ہیں۔"سیف نے دراز کھول کر کچھ ڈھونڈنے لگا۔"بھائی کا وہ مہنگا والا پرفیوم کہاں ہے؟"

"مجھے نہیں پتا۔"کندھے اچکاتے ہوئے وہ میز پر رکھے بیگ کی طرف بڑھی۔

"مل گیا۔"پرفیوم کی بوتل اٹھاتے ہوئے اس نے خوشی سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ماہ پارہ کپڑے لے کر واش روم چلی گئی۔پرفیوم کا کپ ہٹاتے ہوئے سیف نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا۔گردن پر دو سے تین بار سپرے کرے اور آنکھیں بند کر کے سانس اندر کو کھینچا۔وہ بغور پرفیوم کا نام دیکھنے لگا۔اس کا دل چاہا کہ وہ یہ بوتل چوری کر کے لے جائے۔واش روم کھلنے کی آواز پر اس نے آخری بار اپنی کلائی پر اسپرے کیا اور دوسری کلائی سے رگڑا۔

"تم ابھی تک یہی ہو؟" وہ ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آکر رکتی ہوئی اسے پڑے ہٹایا۔

"جب تمہارا شوہر میرا کمرہ، باتھ روم اور سامان استعمال کر سکتے ہیں تو میں یہاں کیوں نہیں آ سکتا؟" وہ پرفیوم کی بوتل واپس دراز میں رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"فضول انسان۔"وہ بڑبڑائی اور اپنے بالوں میں برش چلانے لگی۔

سیف آخری بار اپنا عکس شیشے میں دیکھ کر جانے ہی لگا تھا کہ ماہ پارہ کی نظر اس کے بالوں پر پڑی۔ اس کے پیچھے کے کچھ بال سفید ہو رہے تھے۔

"سیف لگتا ہے تمہاری عمر ہوگئی ہے۔"وہ مسکراہٹ دبائے بولی۔

"کیا بکواس کر رہی ہو؟" اس نے رک کر پلٹتے ہوئے حیرت سے کہا۔

"یقین نہیں آتا تو خود دیکھ لو، تمہارے پیچھے کے بال سفید ہو رہے ہیں۔"اس نے اپنے بالوں کو جوڑے میں باندھتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو کیا ہوا۔ کم از کم تمہارے شوہر کی طرح میرے بال پورے سفید تو نہیں ہیں۔"وہ کہہ کر رکا نہیں وہاں سے چلا گیا تھا۔وہ جانتا تھا اسے تپانے کے لیے اتنا کافی ہے۔ماہ پارہ ہکا بکا رہ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

یہاں سیف کمرے نکلا اور اسی وقت جہانگیر کمرے میں داخل ہوا۔وہ اسے مسکراتے ہوئے ایک نظر ماہ پارہ کو دیکھ کر سر کو تولیے سے رگڑتے ہوئے آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ رک گیا۔وہ اس وقت مہرون رنگ کی قمیض اور پاجامہ میں ملبوس تھی۔قمیض پر سنہرے رنگ کی کڑھائی تھی۔وہ اس لباس میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

ماہ پارہ یوں ہی شیشے کے سامنے شاک کھڑی تھی۔جہانگیر اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔لیکن ماہ پارہ کا شاک چہرے دیکھتے ہی وہ تولیہ بیڈ پر پھینک کر اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ماہ پارہ شیشے میں اپنے پیچھے کھڑے جہانگیر کو دیکھ کر چونک گئی۔جہانگیر شیشے میں اپنا اور اس کا عکس دیکھ کر بے ساختہ مسکرایا۔گہری پرکشش مسکراہٹ۔

وہ اس وقت بھورے رنگ کی قمیض شلوار میں ملبوس تھا۔خلاف عادت اس نے آستینیں کہنی تک نہیں چڑھائی ہوئی تھی۔کھلے کف، ماتھے پر بکھرے بال، اس کے حلیے سے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ بہت تھک گیا ہے۔مہمانوں کے سامنے جانے والا حلیہ تو ہرگز نہیں لگ رہا تھا۔

"جہانگیر پیچھے ہٹیں۔پہلے ہی بہت دیر ہوگئی ہے اگر اب آپ پھر ..." تیز تیز کہتی ہوئی وہ ایک دم رکی۔نظریں چرا کر وہ دراز سے زیور نکالنے لگی۔

"اگر میں پھر کیا؟" وہ پیچھے ہٹ کر صوفے کے پاس جا کر گرنے کے انداز میں بیٹھا۔

"خاموش رہیں پلیز۔"

"جو حکم آپ کا۔"وہ مسکرا کر کہتے ہوئے صوفے کے پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کرلیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ماہ پارہ امینہ کے دیے ہوئے زیورات پہننے لگی۔سب کچھ پہننے کے بعد آخر میں وہ کنگن پہن رہی تھی کہ جہانگیر نے آنکھیں کھول دیں۔وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ماہ پارہ کنگن پہن کر مڑی تو جہانگیر کے ماتھے پر بل پڑے۔وہ اسے اچھنبے سے دیکھنے لگا۔یہ بات تو شروع سے طے تھی کہ جہانگیر کو اس کا بھاری لباس پہننا اور اپنے آپ کو زیورات سے آراستہ کرنا پسند نہیں تھا۔اس کا لباس اگرچہ بھاری نہیں تھا لیکن زیورات بھاری لگ رہے تھے۔

"یہ تم نے کیا پہنا ہوا ہے؟ ادھر آو۔"اس نے ماہ پارہ کو اپنے پاس صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"آنٹی نے کہا کہ پہنو تاکہ میں آپ کی بیوی لگ سکوں۔"وہ آہستگی سے قدم اٹھاتی اس کے پاس بیٹھ گئی۔

جہانگیر نے کچھ نہیں کہا وہ ماہ پارہ کی طرف مڑا۔اس نے اس کے کانوں سے بالیاں اتاریں، اس کے گلے سے ایک ہار اتارنے کے بعد اس نے دوسرا ہار بھی اتار دیا اور آخر میں اس کے ہاتھوں میں پہنے ہوئے کنگن اتارے۔ماہ پارہ خاموشی سے اس کی تمام حرکتیں دیکھ رہی تھی۔ وہ اس کے اتنا قریب بیٹھا تھا کہ وہ اس کی خوشبو بھی محسوس کر سکتی تھی۔آنکھیں بند کر کے اس نے گہری سانس اندر کو کھینچا۔آنکھیں کھولیں تو جہانگیر کو دیکھا جو سارے زیور سامنے میز پر رکھ رہا تھا۔

"آئندہ نہ دیکھوں تمہیں یہ سب پہنتے ہوئے۔"وہ واپس صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

"جہانگیر میرا خود کا بھی دل چاہتا ہے یہ سب پہننے کا۔"

"لیکن میں منع کر رہا ہوں نا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آپ بھی دوسرے شوہروں کی طرح حکم دے رہے ہیں؟" شکوہ کناں انداز میں کہا۔

جہانگیر نے آنکھیں بند کیں۔"ہمم جیسا تم سمجھو۔"اب وہ اسے کیسے بتاتا کہ وہ سادگی میں کتنی خوبصورت لگتی ہے۔

ماہ پارہ نے خفگی سے اسے دیکھا۔"جائیں، میں آپ سے بات نہیں کرتی۔"وہ ابھی کھڑی ہوئی تھی کہ جہانگیر نے اسے کلائی سے پکڑ کر واپس بیٹھایا۔

"ویسے بھی کہاں کرتی ہو بات؟" آبرو اچکا کر کہا۔

"آپ تیار ہو جائیں۔یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے آپ نے۔"اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ زیورات اٹھانے لگی۔

"مجھ میں ہمت بلکل نہیں ہے، میں ایسے ہی ٹھیک ہوں۔"

اس کی بات سن کر ماہ پارہ نے زیورات دراز میں رکھے اور واپس مڑ گئی۔

"بلکل نہیں، آپ ایسے نہیں جا سکتے، آپ جانتے بھی ہے اس وقت آپ کتنے ..." وہ پھر سے غلطی کر بیٹھی تھی۔بے اختیار لب دانتوں تلے دبا کر آنکھیں میچ لیں۔

"کتنے کیا؟" وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہی کہ کتنے برے لگ رہے ہیں آپ۔"وہ اسے قریب آتا دیکھ کر پیچھے قدم لے رہی تھی۔

"اچھا واقعی میں؟" وہ جیسے محفوظ ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہمیں نیچے جانا چاہیے دیر ہو رہی ہے۔"اس نے گھبراتے ہوئے کہا۔

اس کے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی۔جہانگیر نے اپنا بایاں ہاتھ دیوار پر رکھا اور دائیں ہاتھ سے اس کے چہرے پر آئی لٹ کو ہاتھ بڑھا کر اس کے کان کے پیچھے کیا۔اس کے ہاتھ کے لمس نے ماہ پارہ کے دل کی دھڑکن تیز کر دی تھی۔

"کیسا لگ رہا ہوں؟ بتایا نہیں؟" اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

"برے ... لگ رہے ... ہیں۔"وہ اٹکتی ہوئی گویا ہوئی۔

"اچھا تو کچھ ایسا کرو کہ میں بہت ہینڈسم لگنے لگوں۔"وہ مسکراہٹ دبائے دور ہوا۔

یہاں سے فورا نکل جانے کے لیے ماہ پارہ نے حامی بھر دی تھی۔وہ اس کا ہاتھ اوپر کیے کف باندھنے لگی۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ آستینوں کو کہنی تک چڑھاتا ہے۔اس نے ایک بار بھی جہانگیر کی طرف نظریں اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔جہانگیر مخمور سے اسے دیکھتا رہا۔وہ ہاتھ کی کنگھی سے اس کے ماتھے پر بکھرے بالوں کو واپس پیچھے سیٹ کرنے لگی۔جہانگیر نے بھنویں سکیڑ کر اسے دیکھا۔اگلے ہی لمحے وہ سمجھ گیا کہ وہ کیا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔آج کی دعوت میں لڑکیاں بھی موجود ہوں گی، وہ اسے خوبصورت دیکھانے کے بجائے جان بوجھ کر ایسا دیکھانا چاہتی تھی جس سے وہ پرکشش نہ لگے۔

بالوں سے اسے سیف کی بات یاد آئی۔

"آپ کونسا کلر لگاتے ہیں بالوں میں؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کلر؟ کیا مطلب؟" اس نے الجھ کر پوچھا۔

"وہ سیف کہہ رہا تھا کہ آپ کے بال سفید ہے تو ..." وہ قدرے جھجکتے ہوئے بولی۔

جہانگیر ہنسا۔وہ جانتا تھا سیف اس کے بالوں سے چڑ جاتا تھا۔وجہ جہانگیر کا ابھی تک ایک بھی بال سفید نہ ہونا تھا۔

ماہ پارہ نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔ **(اس میں اتنا ہنسنے والی کیا بات تھی؟)**۔اس نے بیڈ کے پاس جا کر سائیڈ ٹیبل پر پڑی اپنی گھڑی اٹھایا۔

"وہ تم سے مذاق کر رہا تھا۔ضرور تم نے اس کے بالوں کو کچھ کہہ دیا ہوگا۔"وہ گھڑی پہنتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"بدتمیز نہ ہو تو۔"اس نے سر جھٹکا۔"میں جا رہی نیچے، آپ بھی آجائیں اب۔" وہ کہتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔

☆...☆...☆

حویلی مہمانوں سے بھرنے لگی تھی۔ ماہ پارہ خوش دلی سب کا سے استقبال کر رہی تھی۔زایشا کے آتے ہی اس کی مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی۔ذولقرنین بھی اس کے ساتھ آرہے تھے۔ ماہ پارہ نے مؤدب سے انہیں سلام کیا۔وہ سر کے خم سے سلام کا جواب دے کر آگے بڑھے۔رنزہ اپنی عمر کی لڑکیوں کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

سیف اور جہانگیر مہمان کمرے میں مردوں کے ساتھ بیٹھ گئے تھے۔امینہ نے آدھے سے زیادہ مہمانوں سے ماہ پارہ کا تعارف کروانا شروع کر دیا تھا۔کچھ اس کی اتنے سالوں سے غیر حاضری کے بارے میں پوچھ رہی تھیں تو کچھ اس کی تعریفیں کر رہی تھیں۔وہ اس وقت صوفے پر بیٹھی تھی سب سے ہٹ کر لیکن اس کے پاس بیٹھی ایک ادھیڑ عمر خاتون اس سے سرگوشی انداز میں مخاطب تھیں۔

"جی آنٹی بس ایک ہفتہ ہوا ہے مجھے یہاں آئے۔"

"عمر کیا ہے تمہاری؟" انہوں نے جوس کا گلاس لبوں سے ہٹا کر پوچھا۔مہنگا سوٹ۔زیورات سے بھر پور، وہ کسی رئیس خاندان سے لگ رہی تھیں۔

"جی پچیس۔"اس نے قدرے گھبراتے ہوئے جواب دیا۔

"کتنے سال ہو گئے تمہاری شادی کو؟" اگلا مشکل سوال۔ماہ پارہ کو اپنا گلا خشک محسوس ہوا۔

"جی ... دس ... دس سال ہونے والے ہیں۔" نظریں جھکا گئی تھیں۔اسے جہانگیر کی غیر موجودگی شدت سے محسوس ہونے لگی۔وہ ہوتا تو سب سنبھال لیتا۔

"اور بچے؟" ان کے اگلے سوال پر ماہ پارہ انہیں دیکھتی رہ گئی۔وہ ان خاتون کے بلکل قریب بیٹھی ہوئی تھی، جیسے ان کی گفتگو صرف ان تک ہی رہنی تھی۔

"نہیں ... ابھی بچے ..." وہ مزید نروس ہوگئی تھی۔نا جانے وہ آگے سے کیا کہہ دیں۔

خاتون کے چہرے پر تعجب ابھرا۔جوس کا گلاس میز پر رکھ کر انہوں نے ماہ پارہ کا ہاتھ پکڑا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"مایوس نہیں ہوتے۔آج نہیں تو کل بچے ہو جائیں گے۔"وہ اس کا ہاتھ تھپتھپا کر اسے تسلی دے رہی تھیں۔

"جی ...جی۔"وہ قدرے جزبز سی ہوئی۔اس کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ جہانگیر کہیں سے آئے اور اسے ان لوگوں کے سوالات سے دور لے جائے۔بہت دور۔پچھلے ایک گھنٹے سے وہ ان سوالوں کے جواب دے کر تھک چکی تھی۔

" آنٹی ایک ہی دفع میں اعلان کیوں نہیں کر دیتی۔"وہ خفگی سے دھیمی آواز میں بڑبڑائی۔

اسی لمحے جہانگیر مہمان کمرے سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ماہ پارہ نے اسے نہیں دیکھا تھا لیکن جہانگیر کی نظر پہلے اس پر پڑی۔اس نے اسے تھوڑا پریشان دیکھا۔اس نے آنکھیں سکیڑ کر متفکر نظروں سے اسے دیکھا۔رامین جہانگیر کے پاس سے گزرنے ہی والی تھی کہ جہانگیر نے اسے روکا۔

"رامین، ماہ پارہ اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہے؟"

"آپ کی بیوی کو یہاں کی عورتوں نے سوال پوچھ پوچھ کر ان کی جان نکال دی ہے۔"مسکرا کر کہتی ہوئی وہ آگے بڑھ گئی تھی۔

جہانگیر کے ماتھے پر بل پڑے۔وہ بے اختیار اس کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم بڑھانے لگا۔

"بیٹا دیکھو، تمہارا شوہر بہت اچھا آدمی ہے ماشاء اللہ، دیکھو اس نے تمہارا دس سال انتظار کیا، ورنہ تمہیں تو پتا ہے کہ آج کل کے شوہر کہاں اتنا انتظار کرتے ہیں، وہ تو فوراً دوسری شادی کر لیتے ہیں، لیکن دیکھو تمہارا شوہر ..."

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ماشاءاللہ بہت اچھے انسان ہیں، ماشاءاللہ ماشااللہ، اللہ انہیں نظر بد سے محفوظ رکھے۔"اس سے پہلے کہ وہ عورت اپنی بات مکمل کرتیں، سیف نے ان کی بات کاٹ دی اور دانت پیستے ہوئے کہا۔جہانگیر رک گیا۔وہ مزید آگے نہیں جا سکتا تھا۔سیف کی آمد غیر متوقع تھی۔

"ہاں میں بھی وہی کہہ رہی تھی۔"انہوں نے پہلو بدلہ۔ماہ پارہ نے مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی ہوئی تھی۔امینہ کی خاص دوست جہانگیر کے پاس آئیں اور وہ ان سے بات چیت میں مشغول ہو گیا۔

"اگر آپ کی اجازت ہو تو ان محترمہ کا شوہر انہیں بلا رہے ہیں۔ہو سکتا ہے انہیں پرسنل باتیں کرنی ہو جو کہ آپ لوگ کی مسلسل موجودگی میں نہیں ہو رہی تو ..." اس کا فقرہ پورا ہونے سے پہلے ہی وہ خاتون سرخ چہرہ لیے اٹھ کر وہاں سے چلی گئی تھیں۔

ماہ پارہ کی مسکراہٹ ایک دم غائب ہو گئی۔اس کی آنکھوں میں اشتعال ابھرا۔اس کا دل چاہ رہا تھا کہ اس کی اس حرکت پر اسے مار ڈالے۔ماہ پارہ نے اس کے کندھے پر زور سے تھپڑ مارا۔سیف نے آبرو بھینچا اور کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے دیکھا۔

"وہ دیکھو تمہارا شوہر وہاں واقعی میں انتظار کر رہے ہیں۔عجیب۔"عتاب سے کہہ کر وہ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔

ماہ پارہ کی متلاشی نظریں اس پر ٹھہر گئیں۔دونوں کی نظریں ملیں اور دونوں نے فوراً نظریں چرا لیں۔جہانگیر اوپر کمرے میں چلا گیا۔ماہ پارہ نے دروازے کی طرف دیکھا تو وہاں ایک بچہ مضطرب سا کھڑا دیکھا۔وہ کسی کی تلاش میں تھا۔اس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تھے جو کسی بھی لمحے بہنے کو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

بے تاب تھے۔ماہ پارہ اسے پریشان دیکھ کر اٹھ گئی۔وہ اس بچے کے پاس گئی تو اس نے فوراً اپنی آنکھیں رگڑیں۔

"کافی پریشان دِکھ رہے ہو۔کیا ہوا ہے؟" ماہ پارہ اس کے بالوں پر ہاتھ پھرتی ہوئی بولی۔

"میری بہن کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، بڑی مشکل سے حویلی آیا ہوں۔مجھے محلے سے پتہ چلا ہے کہ یہاں کوئی قابل ڈاکٹر تو..."

"کیا ہوا تمہاری بہن کو؟" ماہ پارہ نے اس کی بات تیزی سے کاٹ کر کہا۔

"وہ صبح سے الٹیاں کر رہی ہے اور اسے کافی بخار ہے۔"وہ بچہ بہت پریشان تھا۔وہ دس گیارہ سال کا لگ رہا تھا۔

"پانچ منٹ رک جاؤ، میں آتی ہوں۔"یہ کہہ کر وہ سیڑھیاں چڑھ کر کمرے میں چلی گئی۔

جہانگیر صوفے پر بیٹھا گردن پیچھے گرائے آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا۔

"جہانگیر؟" اس کی پکار پر اس نے آنکھیں کھول دیں۔"مجھے ابھی باہر جانا ہے۔وہ بچہ نیچے میرا انتظار کر رہا ہے۔آپ یہاں سب کچھ سنبھال لیں گے؟"

اس نے نا سمجھی سے ابرو بھینچے۔"کون بچہ؟ کس لیے اور اس وقت ..."

"ابھی ان سب باتوں کا وقت نہیں ہے جہانگیر۔"اس نے جھنجھلا کر کہا۔"بس مجھے اتنا بتائیں اگر میں جاؤں تو آپ یہاں سب سنبھال لیں گے یا نہیں؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"لیکن کیا ہوا ہے؟" وہ اب واقعی میں پریشان نظر آرہا تھا۔

"وہ بچہ کہہ رہا ہے کہ اس کی بہن کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے۔بس اسی کو دیکھنے جا رہی ہوں۔وہ بہت امید سے میرے پاس آیا ہے، میں انکار نہیں کر سکی۔"جہانگیر خاموش رہا۔ ماہ پارہ اس کے جواب کی منتظر تھی۔

"کیسے جاؤ گی تم؟ ٹھہرو میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔"ابھی وہ اٹھ کر چابی اٹھانے ہی گیا تھا کہ ماہ پارہ اس کے پاس آئی۔

"اگر ہم دونوں یہاں سے چلے گئے تو یہاں سب کو کون دیکھے گا؟ میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤں گی جہانگیر۔"اس نے ملتجی انداز میں کہا۔

"لیکن ... " وہ ایک لمحے کے لیے رکا۔"اچھا ٹھیک ہے جلدی آنا اس سے پہلے ماں سا کو پتا چلے کہ تم یہاں سے چلی گئی ہو اس پہلے کوشش کرنا آجانا۔"

"میں آکر سب بتاتی ہوں۔"وہ ہلکا سا مسکراتی ہوئی واپس پلٹ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔سیڑھیاں اترتی ہوئی اس کی نظر اس بچے پر پڑی جو بہت امید سے اس طرف دیکھ رہا تھا۔

"میرے پیچھے آؤ۔"یہ کہتی ہوئی وہ آگے بڑھ گئی تھی۔وہ بچہ تابداری سے اس کی پیچھے چل رہا تھا۔

وہ گاڑی کے پاس آئی اور ڈرائیور کو خاموشی سے گاڑی نکالنے کو کہا۔وہ پچھلے سیٹ پر جا کر بیٹھ گئی، بچہ بھی اس کے پاس بیٹھ گیا۔اگر وہ آج بچے کی مدد کے لیے نہ جاتی تو ڈاکٹر بننا اس کی نظر میں بس ایک

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

مشغلہ تھا۔دس سال پہلے اس کا یہ جنون کہ وہ گاؤں کی ہر لڑکی کے لیے موجود ہوگی، وہ مقصد رائیگاں جاتا۔

اس بچے کے گھر پہنچتے ہی ماہ پارہ فوراً گاڑی سے باہر نکل گئی۔وہ بچہ بھی باہر نکل آیا۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اس کے گھر میں داخل ہوئی۔وہ لڑکی چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی۔اس کی ماں اس کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ماہ پارہ اس کے پاس گئی تو وہ خاتون اٹھ گئیں۔وہ چارپائی پر اس لڑکی کے پاس جا کر بیٹھ گئی اور اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔اس وقت وہ شدید بخار میں مبتلا تھی۔

"اسے صرف بخار ہے؟" وہ اس کا بخار چیک کرتی ہوئی کہہ رہی تھی۔

"نہیں، وہ وقفے وقفے سے الٹیاں بھی کر رہی ہے۔"اس کی ماں نے گیلی ناک سکوڑ کر کہا۔

"آپ نے ابھی تک اسے کوئی دوائی دی ہے؟" ایک نظر اس پڑ ڈال کر کہا۔شدید بخار کی وجہ سے وہ سو رہی تھی۔

"ہاں، ہم سرکاری ڈاکٹر کے پاس گئے تھے، تو انہوں نے دوائی دی تھی۔"انہوں نے پاس رکھی چھوٹی سی میز کے اوپر سے ایک کاغذ اٹھا کر اسے دیا۔

ماہ پارہ نے پرچی کھول کر دوائیوں کے نام پڑھے تو چونک گئی۔اسے غلط دوا دی گئی تھی۔

"یہ تو غلط دوائی ہے۔"اس نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔

"اب؟" وہ خاتون خوفزدہ انداز میں بولیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اس نے کھانے میں ایسا کیا کھایا تھا؟ میرا مطلب ہے، کوئی ایسی چیز جس سے اس کے پیٹ میں انفیکشن ہو سکتا تھا؟"

"ہاں، اس نے دو دن کا باسی کھانا کھایا تھا۔"وہ خاتون مدھم لہجے میں خجل سے گویا ہوئیں۔

"کوئی بات نہیں۔میرے کلینک میں دواخانہ ہے۔میں وہاں سے اس کے لیے دوائی لے کر آتی ہوں۔ وہ دوائی لے گی تو صبح تک بہتر ہو جائے گی۔"وہ تحمل سے انہیں مطمئن کرنا چاہتا تھا۔

"لیکن یہ دوائی ..."

"غلط دی ہے۔میں اس کے لیے صحیح دوائی لے کر آتی ہوں۔"اس نے گہری سانس لی۔ایک تو یہاں کے ڈاکٹر کب غلط دوائی دینا بند کریں گے۔

وہ فوراً وہاں سے نکل کر گاڑی میں بیٹھی۔ڈرائیور سے کہا کہ گاڑی کلینک کی طرف لے جائے۔کلینک جا کر اس نے مطلوبہ دوائی اٹھائی، شاپر میں ڈالی اور واپس گاڑی میں بیٹھ گئی۔ ماہ پارہ واپس آئی۔اسے دوائی دی۔اس حوالے سے خاتون سے بات کی اور کہا کہ کوئی مسئلہ ہو تو وہ کلینک آ سکتی ہیں۔

"بیٹا میں معذرت چاہتی ہوں کہ تم میری بیٹی کی وجہ سے اپنی تقریب چھوڑ کر آئی ہو۔"وہ اس کو سر تا پیر دیکھتی ہوئی گویا ہوئی۔

"کیسی باتیں کر رہی ہیں۔یہ تو میرا فرض تھا۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی اور اٹھ کر گاڑی کی طرف بڑھی۔

☆...☆...☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"امینہ تمہاری بہو کہیں نظر نہیں آ رہی۔"امینہ کی بڑی بہن نے ہاتھ میں جوس کا گلاس لیے ان سے پوچھا۔

"وہ یہیں ہوگی۔"انہوں نے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

"مجھے تو ملوایا ہی نہیں۔جب شادی ہوئی تو میں پاکستان میں نہیں تھی اور اب جب موقع ملا تو وہ غائب ہے۔"انہوں نے ناراضگی سے کہہ کر جوس کا گلاس لبوں سے لگایا۔

امینہ نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔اسے ماہ پارہ پر بے حد غصہ آرہا تھا۔اپنی بہن کو معذرت کرتی ہوئی وہ وہاں سے نکل گئیں۔اب ان کا مقصد جہانگیر کو دھونڈ نا تھا۔جہانگیر کو دھونڈتی ہوئی ان کی ملاقات زایشا سے ہوئی۔

"اسلام و علیکم آنٹی کیسی ہیں آپ؟" مسکرا کر کہتی ہوئی وہ ان کے گلے لگ گئی۔

"وعلیکم اسلام۔میں بلکل ٹھیک ہوں۔"وہ اس سے الگ ہوئیں۔اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگیں۔
"تم بتاؤ کیسی ہو اور زارون کہاں ہے؟"

"آنٹی آپ کو پتا تو ہے کام کے سلسلے سے وہ یہاں نہیں ہوتے۔"اس نے افسردگی سے کہا۔

"اوہوں، چلو کوئی بات نہیں، تم پارٹی کا لطف اٹھاؤ۔"اس کا گال تھپتھپا کر وہ جانے ہی والی تھیں کہ زائیشہ نے انہیں روکا۔

"آنٹی، جہانگیر کو ڈھونڈ رہی ہیں؟"

"ہاں۔تم نے اسے کہیں دیکھا ہے؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"وہ بیچارہ تو کچن میں ہو گا نا۔اب بیوی اتنی رات کو باہر گھومے گی تو شوہر کو اس کی عزت بچانے کے لیے یہ سب تو کرنا پڑے گا۔"امینہ کا چہرہ ایک دم غصے سے سرخ پڑ گیا۔"اور آپ کو معلوم ہے یہ سب کھانا اور یہ ساری سجاوٹ جہانگیر نے کیا ہے۔میں ان کے کمرے کے پاس سے گزر رہی تو سن لیا۔آپ کو نہیں لگتا کہ ماہ پارہ جہانگیر کو اپنے اشاروں پر نچا رہی ہے اور وہ بخوشی ناچ بھی رہا ہے۔" وہ امینہ کے کان بڑھ رہی تھی۔اس کے خلاف بھڑکا رہی تھی، جس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہوگئی تھی۔اپنا کام کر کے وہ آگے بڑھ گئی۔امینہ حیران رہ گئیں۔

وہ تذبذب سے کچن کی طرف بڑھیں۔

"جہانگیر؟" جہانگیر کو چولہے کے پاس دیکھ کر ان کا غصہ مزید بڑھ گیا۔

"جی ماں ...سا۔"وہ گھبرا کر کہتا پیچھے ہٹ گیا۔

"ماہ پارہ کہاں ہے؟ اور تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" وہ خود کو پرسکون ظاہر کرنے کی کشش کر رہی تھیں۔

"جی، وہ کمرے میں ہوگی۔"کپڑے سے ہاتھ صاف کرنے کے بعد وہ ان کے سامنے آ کھڑا ہوا۔آمنہ اس کے جھوٹ پر بہت حیران ہوئیں لیکن وہ خاموش رہیں۔

"میں نے یہ بھی پوچھا ہے کہ "تم" یہاں کیا کر رہے ہو؟" انہوں نے تم پر زور دیتے ہوئے کہا تھا۔

"وہ ... مجھے بھوک لگی تھی تو ایسے ہی بس آگیا تھا۔"

"حسن ابھی تک نہیں آیا۔دیکھو تو کہاں رہ گیا ہے"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"جی ماں سا، جا کر دیکھتا ہوں۔" نظریں ہٹا کر وہ وہاں سے چلا گیا۔اسے ماہ پارہ کے پہلے آنے کا انتظار کرنا تھا، اس سے پہلے وہ یہاں سے نہیں جا سکتا تھا۔

"تمہارا سوٹ تو بہت پیارا لگ رہا ہے رامین۔"رنزہ اس کے پاس آکر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"آپی نے لے کر دیا ہے ورنہ میں تو ایسے سوٹ نہیں پہنتی۔"اس نے کندھے اچکا کر کہا۔

"تمہارا ہیئر اسٹائل مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔میں بھی ایسے ہی کٹواؤں گی۔" وہ اس کے ماتھے پر کٹے بالوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔جواب میں وہ بس مسکرائی۔

"تمہاری پڑھائی کیسی چل رہی ہے؟"

"اچھی چل رہی۔ابھی تو چھٹیوں پر ہوں۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آؤ ہم لوگ کچھ کھاتے ہیں، مجھے تو بہت بھوک لگ رہی ہے۔"وہ اس کا ہاتھ پکڑتی ہوئی اٹھی۔

وہ ان کے گھر سے واپس آرہی تھی۔سردی بڑھتی جا رہی تھی۔اس نے خود کو اچھی طرح سے شال میں لپیٹ لیا تھا۔وہ سوچوں میں گم تھی کہ ایک دم سے گاڑی رکی تو ماہ پارہ جو سیٹ سے پشت ٹکھائے آنکھیں بند کیں ہوئی تھی ہڑبڑا کر سیدھی ہو کر بیٹھی۔

"بی بی جی، گاڑی شاید خراب ہو گئی ہے، آپ وہیں بیٹھیں، میں آکر دیکھتا ہوں۔"وہ گردن پیچھے موڑ کر کہتے ہوئے گاڑی سے باہر نکل گیا۔

"اب یہ کیا نئی مصیبت ہے۔"وہ بڑبڑاتی ہوئی واپس سیٹ کے پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ڈرائیور گھوم کر ماہ پارہ کی طرف آیا۔"بی بی جی گاڑی خراب ہوگئی ہے، وقت لگے گا۔آپ یہیں بیٹھیں۔باہر مت نکلیے گا۔"

"نہیں رہنے دے میں یہاں سے پیدل چلی جاؤں گی میں زیادہ دیر یہاں نہیں رک سکتی۔"وہ ایک دم بوکھلا گئی تھی۔

"اگر آپ یہاں سے چلیں گے تو آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت لگے گا اور میں آپ کو رات کی اس گھڑی میں اکیلا نہیں جانے دے سکتا۔صاحب مجھے نوکری سے نکال دیں گے۔"وہ کہتے ہوئے وہاں سے ہٹ گیا تھا۔ماہ پارہ لب بھینچ کر بیٹھی رہی۔

جہانگیر کو اب حسن اور ماہ پارہ کی فکر ہونے لگی تھی۔اگر وہ حسن کے لیے یہاں سے چلا جاتا تو ماہ پارہ یہاں اکیلی ہوتی۔اور اگر ماہ پارہ کے لیے رک جاتا تو حسن کے لیے پریشان رہتا۔وہ مضطرب دیکھائی دے رہا تھا۔دفعتاً اسے یاد آیا کہ وہ سیف سے کہے کہ حسن کو لینے جائے۔وہ کمرے سے نکل کر سیف کو ڈھونڈنے لگا۔اوپر ریلنگ سے جھک کر نیچے دیکھا تو وہ امینہ کی بہن سے مسکرا کر بات کرتے ہوئے دیکھا۔جہانگیر فوراً سیڑھیاں اتر کر اس کے پاس آیا۔

جب وہ نیچے آیا تو سیف اکیلا وہاں کھڑا تھا۔

"سیف حسن کو لینے جا سکتے ہو؟ مجھے یہاں ضروری کام ہے۔"وہ اس کے سامنے آکر کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کیوں بھائی، میں کیوں جاؤں؟ آپ کی تو شادی ہوگئی، بھائی کی بھی ہو جائے گی، اب بچا کون؟ میں۔" اس نے انگلی سے اپنی طرف اشارہ کیا۔"اور یہاں سے ہٹ جانے کا مطلب ہے کہ میں کسی کے نظروں میں نہیں آؤں گا۔"وہ برا مانتے ہوئے بولا۔جہانگیر تو اس کی فلسفے پر دانت پیس کر رہ گیا۔

"اگر تم اگلے پانچ منٹ میں یہاں سے نہ نکلے تو میں تمہارا ایسا حشر کر دوں گا کہ تم کسی لڑکی کو منہ دیکھانے قابل نہیں رہو گے۔"اس نے دبی آواز میں برہمی سے کہا۔

"دھمکی کس کو دے ... جا رہا ہوں نا، ایسے کھا جانے والی نظروں سے تو نہ دیکھیں۔"جہانگیر نے اسے گھور کر دیکھا تو وہ ہار مانتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔

☆...☆...☆

وقت گزرتا گیا۔آہستہ آہستہ سارے مہمان کھانا کھا کر جانے لگے۔حسن کے نہ آنے کے باوجود امینہ نے اس کا رشتہ طے کر دیا تھا۔جب مرضی ہی ان کی چلنی تھی تو ہاں کہنے میں دیری کیوں کرتیں۔ آدھے سے زیادہ مہمان سے ماہ پارہ کی ملاقات نہ ہونے پر انہیں بے حد غصہ آیا۔ سب جہانگیر کی بیوی کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ان کا خیال تھا کہ اس دعوت کے انعقاد سے وہ سب کے منہ بند کر دیں گی لیکن یہاں تو سب کچھ الٹا ہو گیا۔

سڑک کے بیچوں بیچ کھڑی گاڑی ابھی ٹھیک ہوئی تھی۔ماہ پارہ بے چینی سے گاڑی کے باہر دروازے سے ٹیک لگائے کھڑی تھی۔اس کا دل صرف یہ سوچ کر ڈوب رہا تھا کہ اس وقت گھر میں کیا ہو رہا ہو گا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"بی بی جی گاڑی ٹھیک ہوگئی ہے۔"ڈرائیور کے کہنے پر اس نے ایک سلگتی نظر اس پڑ ڈالی جو پچھلے چالیس منٹ سے گاڑی ٹھیک کرنے میں لگا تھا۔

ڈرائیور نے سر خم کیا۔ماہ پارہ نے گاڑی کا دروازے طیش سے کھول کر زور سے بند کیا۔شال سے خود کو اور اچھی طرح ڈھانپ کر شیشے پہ سر ٹکائے آنکھیں بند کرلیں۔سردی لگ جانے کے باوجود بھی وہ باہر انتظار کرنے لگی تھی۔ڈرائیور بھی گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔

داؤد آخری مہمان کے ساتھ گیسٹ روم سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھے۔آج انہوں نے اپنے پرانے دوست کے ساتھ وقت گزارا تھا اور اسی لیے انہیں وقت کا احساس نہیں ہوا تھا۔وہ دروازے سے واپس آئے تو جہانگیر اور امینہ کا پریشان چہرہ دیکھ کر چونک گئے۔

"کیا ہوا اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہو؟" صوفے پر بیٹھتے ہوئے انہوں نے استفسار کیا۔

"اپنے بیٹے سے پوچھیں اس کی بیوی اتنی رات باہر کیا کر رہی ہے؟" غصے سے کہتی ہوئی انہوں نے جہانگیر کی طرف دیکھا جو کافی دیر سے صبر کا گھونٹ پی رہا تھا۔

"کیوں کیا ہوا؟ کہاں گئی ہے وہ؟ اور یہ حسن ابھی تک کیوں نہیں آیا؟"

"بابا، ایک بچہ آیا تھا۔اسے ارجنٹ جانا پڑا ..." وہ سر جھکائے دھیمی آواز میں بولا۔

"امینہ وہ پیشے کے لحاظ سے گئی تھی اور تم نے نا جانے کیا کیا کہہ دیا اس کے بارے میں۔"انہیں جیسے امینہ کے الفاظوں پر افسوس ہوا تھا۔

"اگر وہ اپنا پیشہ ایک دن کے لیے چھوڑ دیتی تو کچھ نہیں ہوجاتا۔"امینہ نے تلخی سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تمہیں کچھ کہنا ہی بے کار ہے۔"اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتیں داؤد نے موضوع بدلہ۔"رنزہ اور رامین کہاں ہے؟"

"بابا وہ رامین رنزہ کے ساتھ تھی، اسی کے کمرے میں سوگئی ہے۔"جہانگیر اضطراب سے پیر ہلانے لگا۔ داؤد اسے چند لمحے دیکھتے رہے پھر مسکرائے۔

"اتنی فکر ہورہی ہے تو اسے ڈھونڈنے کیوں نہیں جا رہے ہو؟"

"اگر میں یہاں سے چلا گیا اور وہ میرے آنے کے بعد یہاں آگئی تو؟" امینہ کو جہانگیر کا اس طرح ماہ پارہ کی فکر کرنا پسند نہیں آیا۔وہ بے دلی سے وہاں بیٹھی بس حسن کا انتظار کرنے لگیں۔

امینہ کی نظریں دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔اچانک انہوں نے دروازے سے حسن اور سیف کو آتے دیکھا۔اسے دیکھتے ہی وہ فوراً اٹھ گئیں۔داؤد نے ابرو بھینچ کر امینہ کو دیکھا پھر ان کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو خود بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔امینہ تیز تیز قدم اٹھاتی اس کی طرف بڑھیں۔اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ان کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئیں۔حسن نے مسکرا کر انہیں گلے لگا لیا۔ سیف اس کا سامان کمرے میں رکھنے چلا گیا۔جہانگیر اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ تو ایسے مل رہی ہیں جیسے میں دس سال کے بعد آرہا ہوں، ابھی پچھلے سال تو آیا تھا۔"وہ ان سے الگ ہوتے ہوئے بولا اور پھر داؤد سے جا کر گلے ملا۔

"کیسا رہا سفر؟ تھک تو نہیں گئے؟" اس سے الگ ہو کر انھوں نے پوچھا۔

"تھک تو گیا ہوں۔اور پھر اتنی راتیں سویا بھی نہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اپنا خیال رکھو بیٹا۔ایک تو تم دونوں خود کا خیال نہیں رکھتے۔اتنے بڑے ہوگئے ہو اور ابھی ابھی تم دونوں کی سرجری ہوئی ہے، لاپرواہی دیکھو۔"داؤد نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا۔

"بابا، میں اپنا خیال رکھ رہا ہوں۔آپ لوگ خوامخواہ میری فکر کر رہے ہیں۔"وہ مسکرا کر کہتے ہوئے جہانگیر کے پاس گیا۔جہانگیر نے اسے مضبوطی سے گلے لگایا۔

"تمہیں تکلیف تو نہیں ہورہی ہے؟" جہانگیر نے تفکر سے پوچھا تھا۔

"نہیں۔آپ کے لیے کچھ بھی بھائی۔"اس کی بات پر جہانگیر مسکرایا۔

"یہ تمہارے بال..." امینہ نے اس کی بالوں کو دیکھا۔

"بلکل بھی اچھے نہیں لگ رہے ہیں۔میں نے ان سے کہہ دیا ہے کہ کل پہلی فرصت میں یہ اپنے بال کٹوائے۔"سیف لاونج میں آتے ہوئے بولا۔اس کے بال اتنے لمبے تھے کہ اس نے پونی میں باندھا ہوا تھا۔

"بکواس نہیں کرو۔"حسن نے برا مانا۔

"تنگ نہیں کرو میرے بیٹے کو۔حسن بیٹا تم جاؤ آرام کرو، تھک گئے ہوں گے نا۔آج کے حوالے سے میں تم سے کل بات کروں گی۔"اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر انہوں نے پیار سے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے، پہلے جہانگیر بھائی اتنے سال دور رہے تو انہیں اتنا پیار ملا، پھر حسن بھائی دور رہے، ان کو بھی اتنی محبت مل رہی ہے، اس کے ساتھ ہی انہیں ایک لڑکی بھی ملی اور میں بیچارا۔"وہ جا کر صوفے پر بیٹھ گیا اور ایک آہ بھرتے ہوئے بولا۔اس کی بات سب ہنس پڑے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

حسن اپنے کمرے میں چلا گیا۔جہانگیر مزید صبر نہ کر سکا، وہ باہر جانے ہی والا تھا کہ ماہ پارہ سامنے سے چلتی ہوئی آئی۔اس پر جیسے راحت بھرا سکون طاری ہوا۔وہ آگے نہیں بڑھا۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ آج وہ اسے اپنی ماں کے قہر سے نہیں بچائے گا اس لیے وہ خاموش کھڑا رہا۔ایک بار تو اس کا دل چاہا کہ جا کر اسے گلے سے لگائے خود میں بھینچ لے لیکن اس کی ہر بار کی منمانی اور یوں خود کو لے کر لاپرواہ رہنا اسے روک رکھا تھا۔

"کہاں رہ گئی تھی تم؟" سرد لہجے میں پوچھا۔داؤد نے نفی میں سر ہلایا۔اب اسے کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔ وہاں موجود نقوش میں سے صرف سیف مسکرایا تھا۔

"میں ... وہ میں ..."

"کیا میں میں لگا رکھا ہے۔تمہیں اندازہ بھی ہے کہ مجھے سب کے سامنے کتنا شرمندہ ہونا پڑا؟ تم نے مجھے سب کے سامنے شرمندہ کیا، سب کی چھوڑو تم نے مجھے میری آپا کے سامنے بھی شرمندہ کردیا۔" نا چاہتے ہوئے بھی ان آواز بلند ہوئیں۔ماہ پارہ سہم کر پیچھے ہوئی۔سیف کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ اسے لگا ایک دو باتیں سنائیں گی اور پھر بس۔

ماہ پارہ نے ایک نظر بس جہانگیر کو دیکھا تھا جو اسے نظرانداز کیے سر جھکایا ہوا تھا۔اس کا دل ڈوبا۔کیا وہ ان سب کے سوالوں سے بچا کر اسے خود کے پیچھے نہیں چھپائے گا؟ جس طرح وہ ہمیشہ سے کرتے ہوئے آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اور جو کام میں نے تمہیں دیا تھا کرنے کو وہ تم نے میرے بیٹے سے کروایا؟ میرے پھول جیسے بیٹے سے، جس کو آج تک میں نے پانی کا ایک گلاس اٹھانے نہیں دیا۔"ماہ پارہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔جہانگیر نے بھی سر اٹھا کر حیرت سے ان کی طرف دیکھا۔**(انہیں کیسے پتہ چلا؟)** اس نے ماہ پارہ کو دیکھ کر سر دوبارہ جھکا لیا۔

وہ گھبراتی ہوئی گویا ہوئی۔"جی ایسا کچھ ..."

"خاموش رہو۔جب میں بات کر رہی ہوں تو درمیان میں مت بولا کرو۔"انہوں نے طیش سے اس کی بات کاٹی۔

"رہنے دو نا امینہ، بچی ہے آئیندہ خیال رکھے گئی۔"ماہ پارہ داؤد کے بدلتے رویے سے دنگ رہ گئی۔ سیف اپنی جگہ سے اٹھ کر امینہ کے پاس آیا۔جہانگیر نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ رکھی تھیں۔

"کیا رہنے دوں؟ کون بیوی اپنے شوہر پر ایسا ظلم کرتی ہے؟ اس نے میرے بیٹے سے کھانا بنوایا، گھر صاف کروایا، اس کے ساتھ غلاموں جیسا سلوک کرتی ہے اور آپ کہتے ہیں رہنے دوں؟" ان کی آواز غصے سے بھری ہوئی تھیں۔ ماہ پارہ کے آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے تھے۔جہانگیر نے لب کاٹتے اسے دیکھا۔اس کی سنہری آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے جو اس وقت جہانگیر کو بہت تکلیف دے رہے تھے۔اس نے بہت مشکل سے خود کو روکا ہوا تھا۔

"ممی پلیز آپ جائیں، اس وقت آپ غصے میں ہیں۔"سیف نے انہیں کندھوں سے پکڑ کر پرسکون کرنا چاہا۔ماہ پارہ کو جہانگیر پر غصہ آیا۔وہ جان بوجھ کر تو اتنی دیر سے نہیں آئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

امینہ نے ایک آخری نظر اس پر ڈال کر وہاں سے چلی گئیں۔سیف کو دل سے ماہ پارہ کے لیے اس وقت برا لگ رہا تھا۔

"بیٹا تم بھی جاؤ، بہت دیر ہو چکی ہے، کل ہم اس بارے میں تفصیل سے بات کریں گے۔"انہوں نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور چلے گئے۔

اتنی مشکل سے جو آنسو اس نے روک رکھے تھے وہ اب اس کے گالوں پر بہہ رہے تھے۔اسے امینہ کی باتوں سے برا نہیں لگا۔اسے غصہ جہانگیر پر آیا تھا۔ایک نظر بس اس نے جہانگیر کو دیکھا تھا اور جہانگیر کو لگا جیسے کسی نے اس کا دل مٹھی میں جکڑلیا ہو۔کیا نہیں تھا ان آنکھوں میں؟ بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔

وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہی تھی کہ جہانگیر کی گھمبیر آواز گونجی۔

"ماہ پارہ؟" اس کے قدم رک گئے۔اس نے سن کر بھی ان سنی کیا اور دوبارہ آگے بڑھنے لگی۔

"میں نے کہا رکو۔"اس کی آواز اتنی اونچی تھی کہ اس بار ماہ پارہ نے رک کر اسے بے یقینی سے دیکھا۔

"بھائی کیا ہوگیا ہے؟" سیف کو جہانگیر سے اس حرکت کی امید نہیں تھی۔ماہ پارہ نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اس سے اتنی اونچی آواز میں بات کرے گا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آپ ..." جب اس نے کہنا شروع کیا تو اس کی آواز کانپنے لگی۔"اس وقت تو مجھ سے بات کرنے کی کوشش بھی مت کریے گا۔"بے دردی سے اپنے ہاتھ کی پشت سے اپنے گالوں سے آنسو پونچھتے ہوئے وہ پیچھے مڑی اور سیڑھیاں چڑھنے لگی۔وہ خالی نظروں سے اسے دور تک جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

سیف نے سر جھٹکا۔وہ صوفے کی طرف بڑھا تو جہانگیر بھی ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے صوفے پر جا کر بیٹھا۔

"یہ کیا' کیا آپ نے بھائی؟"

"مجھ سے غلطی ہوگئی، اب کیا کروں؟" وہ خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔"صرف اونچی آواز پہ اس نے یہ رد عمل ظاہر کیا، اگر میں اسے ڈانٹتا تو؟ اب میں کیا کروں گا؟" صوفے سے پشت ٹکائے اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

"بیوی سے ڈر لگتا ہے؟" سیف نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اس سے نہیں اس کی ناراضگی سے ڈر لگتا ہے۔"آنکھیں بند کرتے ہوئے اس نے سانس اندر کو کھینچا۔

"میرا کمرہ دستیاب ہے، آپ چاہیں تو ٹھہر سکتے ہیں۔"اس نے اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ہی کمرے میں ٹھہرا ہوا تھا۔"

"آپ اس کی ناراضگی ابھی دور کریں گے یا کل؟"

"کل ہی اس کی ناراضگی دور ہوگی، آج تو ممکن نہیں۔"وہ اداسی سے کہتا ہوا اٹھ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ کمرے میں گیا تو ماہ پارہ بیڈ پر آنکھوں پر بازو رکھے لیٹی تھی۔جہانگیر خاموشی سے الماری کی طرف بڑھ گیا۔کپڑے نکال کر واشروم گیا۔تھوڑی دیر بعد وہ آرام دہ لباس میں ملبوس باہر نکلا۔اس نے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرا اور ماتھے پر بکھیر دیا۔قمیض کی آستینوں کو کہنیوں تک لپیٹیں۔اس نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرا۔وہ اب بہتر لگ رہا تھا۔وہ بستر کی طرف چل دیا۔ایک گہری سانس لے کر وہ تکیہ درست کر کے لیٹ گیا۔

جیسے ہی وہ لیٹ گیا، ماہ پارہ نے اپنی آنکھوں سے بازو ہٹا لیے اور کروٹ بدل لی۔جہانگیر نے گردن موڑ کر اسے دیکھا اور پھر نہایت نرمی سے اس کا بازو پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا۔ماہ پارہ کی سوجی ہوئی آنکھیں دیکھ کر اس کے دل میں درد کی ٹھیس اٹھی۔ماہ پارہ نے استفہامیہ نظروں سے اسے دیکھا۔جہانگیر نے کچھ کہنے کے بجائے بہت نرمی اور پیار سے اسے اپنی طرف کھینچا۔اس نے اس کا سر اپنے سینے پر رکھا اور اس کے گرد بازوؤں کا حصار بنایا۔گہری سانس لے کر وہ اس کی خوشبو سے خود کو سکون بخش رہا تھا۔

ماہ پارہ اس کی جرت پر ششدر رہ گئی۔اس نے مزاحمت نہیں کی۔وہ کر ہی نہیں سکتی تھی۔جہانگیر نے آنکھیں بند کر لیں۔وہ جہانگیر کے دل کی دھڑکنیں با آسانی سن سکتی تھی۔خاموش ساکن کمرے میں اس کی تیز چلتی سانسیں ماہ پارہ کو سکون بخش رہی تھی۔ماہ پارہ نے چند لمحے بعد آنکھیں بند کرلیں۔ان کا رشتہ ہی ایسا تھا کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتے تھے، نہ ہی انہیں کچھ کہنے کی ضرورت تھی۔ان کی ناراضگی ختم ہونے کے لیے کسی الفاظ کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

☆...☆...☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

صبح سورج کی کرنیں ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔ماہ پارہ صبح فجر سے ہی جاگی ہوئی تھی۔وہ سنگھار میز کے سامنے کھڑی بالوں میں برش پھیر رہی تھی۔جہانگیر ابھی تک سو رہا تھا۔وہ کل کافی تھک چکا تھا۔ماہ پارہ برش رکھ کر اب بالوں کی چوٹیا بنا رہی تھی۔اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی نیچے جانے کی۔جہانگیر ساتھ ہو تو اسے پھر بھی سکون رہتا لیکن کل رات کو اس کا خاموش رہنا اسے بہت برا لگا تھا۔چوٹیا بنانے کے بعد وہ وہ ملحقہ سٹڈی روم میں چلی گئی۔کمرے میں چاروں طرف نظر دوڑاتے ہوئے اس کی نظر ایک شیلف پر پڑی۔

وہ شیلف جس سے کچھ سال پہلے جہانگیر نے اسے کسی بھی کتاب کو ہاتھ لگانے سے منع کیا تھا۔وہ جا کر اس شیلف کے سامنے کھڑی ہو گئی۔وہاں نان فکشن کتابیں رکھی تھیں۔ماہ پارہ نے بے دلی سے ایک ایک کتاب اٹھا کر واپس رکھی۔انہیں کتابوں میں سے اسے چند رسالے ملے۔اس کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔وہ خوشی سے رسالہ لے کر جہانگیر کی کرسی پر بیٹھ گئی۔

جتنی دیر ماہ پارہ رسالہ پڑھ رہی تھی، اتنی دیر میں جہانگیر اٹھ کر فریش ہو گیا تھا۔وہ تولیے سے سر رگڑتا ہوا واش روم سے نکل گیا۔اس نے گیلے بال ماتھے پر بکھیر دیے۔پہلے تو وہ ماہ پارہ کو ڈھونڈنے نیچے جا رہا تھا لیکن پھر کچھ سوچ کر رک گیا۔وہ جانتا تھا کہ کل رات جو کچھ ہوا اس کے بعد وہ کبھی بھی اکیلی تو نہیں جائے گی۔وہ اسٹڈی روم کی طرف چل دیا۔دروازہ کھلنے کی آواز پر ماہ پارہ نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔وہ مسکراتے ہوئے اس کے مقابل کرسی کو کھینچ کر بیٹھا۔

"ناراض ہو؟" اس نے کہنیاں میز پر رکھ کر ہتھیلیاں باہم پھنسائے پوچھا۔جس طرح دس سال پہلے ماہ پارہ اس کی جگہ پر بیٹھی ہوئی یہیں سوال کر رہی تھی۔ماہ پارہ سر جھکا کر دوبارہ رسالہ پڑھنے لگی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تو اس کا مطلب ہے کہ تم ناراض ہو؟" وہ پیچھے ہو کر بیٹھا۔ماہ پارہ نے سر نفی میں ہلایا۔"تو پھر بات کیوں نہیں کر رہی؟"

"میری مرضی۔"یہ کہہ کر وہ اٹھی۔رسالہ واپس اس کی جگہ پر جا کر رکھا۔

جہانگیر چلتا ہوا اس کے پاس گیا۔ماہ پارہ رسالہ رکھ کر پلٹی تو ڈر کر ایک قدم پیچھے کو ہٹی۔اس کی پشت شیلف سے جا لگی۔جہانگیر نے اس کے دائیں بائیں اپنا ہاتھ رکھا۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہنے لگا۔ "جب بھی میں تمہاری آنکھوں میں دیکھتا ہوں، ایسا لگتا ہے جیسے میرے ارد گرد کا سارا منظر دھندلا گیا ہو۔"ماہ پارہ سانس روکے ہوئے اسے سننے لگی۔

"اور پھر جب جب ان آنکھوں کو دیکھتا ہوں تو میں ہمیشہ خود کو ان میں کھویا ہوا پاتا ہوں۔تمہاری آنکھوں نے مجھ پر جادو کر دیا یار۔"وہ مخمور لہجے میں کہہ رہا تھا۔وہ بات جو اس نے دس سالوں میں ایک بار بھی ماہ پارہ سے نہیں کہی تھی، آج اس نے وہ بات کہہ دی تھی۔اس کی سنہری آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے۔اس کے اس طرح کے اظہار پر ماہ پارہ دم بخود رہ گئی۔

"فلرٹ کر رہے ہیں؟" اسے اپنی تعریف کے جواب پر یہ سن کر بے اختیار ہنسی آئی۔

"بیوی سے کون فلرٹ کرتا ہے یار؟"

"پیچھے ہٹیں، ایک تو آپ دور سے بات نہیں کر سکتے کیا؟" اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے جہانگیر کو پیچھے کرنے کی کشش کی۔

"میری عمر ہوگئی ہے نا، آواز دور سے سنائی نہیں دیتی۔"ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہوتے ہوئے بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کوئی بات نہیں میں اونچا بول لیا کروں گی، بس آپ پیچھے رہ کر بات کیا کریں۔"

"ناشتہ کرنے چلے؟ مجھے بھوک لگ رہی ہے۔اور پھر تم نے رات کو کچھ کھایا بھی نہیں تھا۔"اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ اس کا ہاتھ تھامے کمرے سے نکل گیا۔

وہ دونوں ڈائینگ ٹیبل کے پاس گئے تو وہاں پہلے سے ہی سب موجود تھے۔انہوں نے ابھی ناشتہ شروع کیا تھا۔جہانگیر کرسی کھینچ کر ماہ پارہ کو بیٹھا کر خود اس کے پاس والی کرسی پر بیٹھ گیا۔اس کے سامنے امینہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ماہ نے سر جھکا لیا۔سیف اور جہانگیر اشاروں میں ہی ایک دوسرے کے سوالوں کا جواب دے رہے تھے۔حسن بھی کمرے سے نکل کر ان کے ساتھ آکر بیٹھا۔سب خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے۔

"حسن کا نکاح اس جمعہ کو ہوگا۔اس کے بعد جہانگیر اور حسن کا ولیمہ ایک ہی دن رکھیں گے۔"چند لمحوں کی خاموشی کے بعد امینہ نے کہا۔حسن نے چونک کر امینہ کی طرف دیکھا۔جہانگیر بھی چونک گیا۔ان دونوں کے برعکس ماہ پارہ نارمل تھی۔

"ممی میں نے صرف نکاح کے لیے ہاں کہا تھا۔ولیمہ ابھی رہنے دیں نا۔"حسن نے بے بسی ظاہر کیا۔

"کیوں؟ تم نے عمر دیکھی ہے اپنی۔تم دونوں کے علاوہ بھی ہمارے بچے ہیں۔ان کی شادی بھی تو کروانی ہے۔"ان کی بات پر سیف مسکرایا۔اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہے تمہاری ماں۔جلد یا بدیر شادی تو کرنی ہے۔"داؤد نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ماں سا آپ پہلے کہہ دیتی۔میں تو آج رات کے فلائٹ سے دوسرے شہر جا رہا ہوں۔سارا انتظام آپ لوگوں کو ہی دیکھنا پڑے گا۔مجھے پتا ہوتا کہ آپ نکاح اتنی جلدی کروا رہی ہیں تو میں جاتا ہی نہیں۔" یہ کہتے ہوئے جوس کا گلاس لبوں سے لگایا۔ماہ پارہ نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔اس کی آنکھوں میں یک دم خفگی در آئیں۔

"کیوں خیریت؟" داؤد نے پوچھا۔

"جی بابا، وہ ایک دوست کا مسئلہ ہوگیا ہے۔اس کا کیس لڑنا ہے۔"

"بھائی میں چلا جاتا ہوں آپ کی جگہ۔"سیف نے کہا

"میں تمہیں ضرور بھیج دیتا لیکن مسئلہ یہ ہے جس کا میں کیس لڑ رہا ہوں وہ میرا دوست ہے۔وہ چاہتا ہے کہ میں اس کا کیس لڑوں۔میں اس میں اب کیا کر سکتا ہوں۔"جہانگیر نے کندھے اچکائے۔

ماہ پارہ اب بھی اسے دیکھ رہی تھی۔جہانگیر کو معلوم تھا کہ وہ اسے ہی دیکھ رہی ہے اس لیے اس نے ماہ پارہ سے نظریں ملانے کی غلطی بھی نہیں کی۔

"واپسی کب تک ہے؟" حسن نے پوچھا۔

"تمہارے نکاح سے پہلے ہی آؤں گا۔"جہانگیر نے جواب دیا۔حسن نے "**اوکے**" کہہ کر جوس کا گلاس لبوں سے لگایا۔ماہ پارہ خاموش تھی۔اس نے ناشتے سے ہاتھ اٹھا لیا تھا۔داؤد اٹھ کر فیکٹری کے لیے نکل گئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ماہ پارہ، رامین اور رنزہ کو ذرا جگا دو۔ان سے کہوں آ کر ناشتہ کریں۔"جہانگیر نے اس کی مسلسل نظریں خود پر محسوس کرتے ہوئے کہا، ماہ پارہ نے اسے گھوری سے نوازا اور وہاں سے اٹھ کر رنزہ کے کمرے کی طرف بڑھی۔

ماہ پارہ کے جانے کے بعد امینہ جہانگیر سے گویا ہوئیں۔ "جہانگیر اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ آج وہ کہیں نا جائے۔مجھے ذرا اس سے کام ہے۔"جہانگیر نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں گئیں۔

"ممی کو کیا ہوا؟" حسن نے تعجب سے پوچھا۔ان کا رویہ بدلہ بدلہ لگ رہا تھا۔

"آپ کو نہیں پتا؟" اس سے پہلے جہانگیر کہتا سیف ڈرامائی انداز میں بولا۔"کل کیا کلاس لگی ہے ماہ پارہ ... بھائی وہ کل نا ممی کو تھوڑا سا غصہ آگیا تھا بس۔"وہ پھر سے جہانگیر کی سخت گھوری کا شکار ہو گیا تھا۔

"تمہاری مصر والی گرل فرینڈ کا کیا بنا، حسن؟" جہانگیر نے سیف سے نظریں ہٹا کر حسن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"طلاق دے دی ... آآآ میرا مطلب ہے بریک اپ بھائی۔"اس نے اپنا ماتھا پیٹنا چاہا۔سیف کا زور دار قہقہ گونجا تھا۔جہانگیر کے لبوں پر ہنسی آتے آتے رک گئی۔اس اچانک رفتار پر وہ بیچارا بوکھلا گیا تھا۔

"گرل فرینڈ کو طلاق؟ بھائی آپ ..." سیف ایک بار پھر ہنسا۔اس وقت وہ حسن جو سخت زہر لگ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"سیف بند کرو اپنی ہنسی۔سخت زہر لگ رہے ہو اس وقت۔"حسن نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

جہانگیر نے افسوس سے سر نفی میں ہلایا۔"تمہارے یہاں شاید گرل فرینڈ کو طلاق دی جاتی ہے اور بیوی سے بریک اپ کیا جاتا ہے؟" اور یہ ایک اور بات تھی جس پر سیف کا ایک بار پھر قہقہ گونجا۔

"سیف اگر تم اب ہنسے تو میں تمہاری شادی سے پہلے ہی تمہیں طلاق دلواؤں گا۔"حسن اس کی ہنسی سے جھنجھلا گیا تھا۔

اس کی ہنسی کو ایک دم سے بریک لگی۔"استغفراللہ۔جائیں بھئی نہیں ہنستا۔"خفگی سے بڑبڑاتے ہوئے وہ اٹھ کر چلا گیا۔حسن نے جیسے سکون کا سانس لیا۔

"جی سب پتا چل گیا مجھے۔"اس کی سوالیہ نظروں کے جواب میں کہا۔

"یہ سب آپ کی بیوی نے کہا تھا مجھے کرنے کو۔"حسن نے وضاحت دینی چاہی۔

"جی یہ بھی معلوم ہے مجھے۔اب تم آرام ہی کرنا۔میں نہیں چاہتا تمہاری طبعیت ذرا سی بھی خراب ہو۔"جہانگیر نے اسے ہدایت دی اور اٹھ کر کمرے میں گیا۔اسے اپنا سامان بھی پیک کرنا تھا۔

رنزہ کا رویہ اب ماہ پارہ کے ساتھ تھوڑا بہتر ہو رہا تھا۔ماہ پارہ رامین اور رنزہ کو ناشتہ کروانے کے بعد اپنے کمرے میں آئی۔جہانگیر کو سامان پیک کرتے ہوئے دیکھ کر اسے برا لگا۔وہ دو دن کے لیے جا رہا تھا لیکن ماہ پارہ کو ان چند دنوں میں اس کی عادت ہوگئی تھی۔نا چاہتے ہوئے بھی ایک آنسو ٹوٹ کر اس کے گال پر پھنسلا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میں اکیلی یہاں کیسے رہوں گی؟" اس نے ٹرانس کی کیفیت میں کہا تھا۔جہانگیر نے چونک کر سر اٹھا کر اسے دیکھا تو ٹھہر گیا۔

"اکیلی تو نہیں ہو۔سب ہیں تو۔"جہانگیر نے فوراً نظریں ہٹا لیں۔

"پر آپ تو نہیں ہوں گے۔"

"میری موجودگی میں تو دور بھاگتی ہو اور غیر موجودگی میں مجھے یاد کروگی۔عجیب بات ہے۔"جہانگیر نے حیرت کا مظاہرہ کیا۔اس نے دو پرفیوم کی بوتلیں اٹھائیں اور ان میں سے ایک بیگ میں رکھ دی۔

ماہ پارہ نے جواب میں کچھ نہیں کہا۔وہ خاموش کھڑی رہی۔

"دو دن کی بات ہے۔میں جب واپس آؤں گا تو تب ہم ایک بار پھر رات کو شہر میں گھومنے جائیں گے۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور بیگ کی زپ بند کر دی۔ماہ پارہ اب بھی خاموش تھی۔جہانگیر نے اسے دیکھا پھر گہری سانس لے کر اس کے پاس گیا۔

"اور اگر آنٹی نے مجھے پھر سے کچھ کہا تو؟"

"نہیں کہیں گی کچھ۔اور اگر کہہ بھی دیا تو ماں سمجھ کر درگزر کردیا کرو۔"وہ اس کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بولا۔

"میں انہیں ماں ہی سمجھتی ہوں۔بس اچھا نہیں لگتا جب وہ مجھ پر غصہ کرتی ہیں۔"اس نے نظریں جھکا کر ناک سکوڑ کر کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تو پھر میری طرح ماں سا کہہ دیا کرو ان کو، پھر دیکھنا کچھ نہیں کہیں گی۔" جہانگیر کے کہنے پر ماہ پارہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

☆...☆...☆

نکاح سے ایک رات پہلے۔

ان چند دنوں میں ماہ پارہ نے جہانگیر کو بہت یاد کیا تھا۔اسے بہت شدت سے جہانگیر کی یاد آتی تھی۔ دو دن کا کہہ کر اس نے تین دن گزار دیے۔آج چوتھا دن تھا اور وہ آج بھی کہیں دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔

آج ڈھولکی لڑکیوں کے کہنے پر رکھی گئی تھی۔گھر کو ہلکے پھلکے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔اس وقت گھر میں صرف عورتوں کا ہجوم تھا۔ماہ پارہ رامین کے ساتھ صوفے پر بیٹھی تھی۔رامین خوشی خوشی اپنے ہاتھوں پر مہندی لگا رہی تھی۔رنزا بھی اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔دونوں باتیں کرتے ہوئے ہنس ہنس کر مہندی لگوا رہی تھیں۔رامین کی اچھی خاصی دوستی رنزہ سے ہوئی تھی۔ امینہ کا رویہ اب ماہ پارہ کے ساتھ بہتر تھا۔

ماہ پارہ فیروزی رنگ کے لباس میں ملبوس تھی۔بالوں کو جوڑے میں باندھا ہوا تھا جس کی نکلتی لٹیں گالوں کو چھو رہی تھیں۔زیور کے نام پر ہاتھوں میں سونے کے کنگن پہن رکھے تھے۔امینہ نے بس صرف کنگن پہننے کو کہا تو ماہ پارہ انکار نہیں کر سکی۔اس کی نظریں دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔وہ بے صبری سے جہانگیر کا انتظار کر رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"مہندی لگوانی ہے؟" مہندی والی نے ماہ پارہ سے پوچھا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور ہتھیلیاں اس کے سامنے پیش کیں۔

ڈھولکی کا شور، لڑکیوں کا ہنس ہنس کر مہندی لگوانا اور کھانوں کی مہک نے گھر کا الگ ہی ماحول بنا رکھا تھا۔سیف اور حسن داؤد کے ساتھ اس وقت مہمان کمرے میں مردوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ امینہ نے جن سے ماہ پارہ کو نہیں ملوایا تھا ان سب سے اسے ملوانے لگی تھیں۔

"آپی کل ماما بابا آجائیں گے نا؟" رامین نے ماہ پارہ کے سامنے کھڑی ہو کر استفسار کیا۔

"جی انہوں نے کہا تو ہے۔"

"آپی پلیز انہیں مزید ایک ہفتے رکنا کا کہیے گا۔"رامین نے معصومیت سے آنکھیں تھپتھپائیں۔

ماہ پارہ مسکرائی۔"ظاہر ہے میری جان، اگلے ہفتے ہمارا ولیمہ ہے۔"

"میں مہندی دھو لوں؟" اس نے اپنے مہندی لگے ہاتھوں کو دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں دھو لو۔"اس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا۔مہندی کافی حد تک خشک ہوگئی تھی۔

"آپی آپ نے صرف ہتھیلی پر مہندی کیوں لگوائی ہے؟"

"کیونکہ جہانگیر نے ایسا کہا تھا۔"وہ مسکرائی۔

"اوہ تبھی تو ..." رامین نے شرارت سے مزید کچھ کہنا چاہا کہ ماہ پارہ نے اسے آنکھیں دیکھائیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اچھا آپی میں جاتی ہوں، رنزہ میرا انتظار کر رہی ہو گی۔"وہ کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ماہ پارہ نے مسکرا کر سر جھٹکا۔

رات گزر گئی۔لڑکیاں مہندی لگوائے کھانا کھا کر اپنے کمروں میں چلی گئی تھیں۔کل صبح جلدی جاگنا بھی تھا۔اس وقت سب تھک کر سو گئے تھے۔کل نکاح کا دن تھا اور اس میں صرف خاص اور قریبی لوگوں کو بلوایا گیا تھا۔کچھ مہمان ان کے یہاں ایک دن پہلے ہی ٹھہرنے آگئے تھے۔

ماہ پارہ صوفے سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے جہانگیر کا انتظار کر رہی تھی۔اسے یوں ہی بیٹھے بیٹھے نیند آگئی تھی۔اسے پتا ہی نہیں چلا کب وہ ایسے ہی سوگئی۔اس کے ہاتھوں کی مہندی خشک تھی لیکن اس نے مہندی نہیں دھویا۔

چند لمحوں بعد جہانگیر گھر کے اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔اس کا سامان گاڑی میں رکھا ہوا تھا۔وہ اس وقت بہت رف حلیے میں تھا۔شرٹ کے آستین کو اوپر چڑھاتے ہوئے اس نے سامنے دیکھا تو ٹھہر گیا۔آبرو اچکائے اس نے حیرانی سے ماہ پارہ کو دیکھا تھا۔وہ اتنی رات کو یہاں یوں اکیلے سو رہی تھی۔

وہ صوفے کی طرف چل دیا۔اسے سر تا پیر دیکھا۔**(میری موجودگی میں تو ایسے تیار نہیں ہوتی۔انہوں)** اس نے دل میں سوچا تھا یہ جانے بغیر کہ اسے سجنے سنورنے سے اسی نے ہی منع کیا ہوا ہے۔

اس کے قریب بیٹھ کر وہ اس کے کان میں جھکا تھا۔

"ماہ پارہ اٹھ جاؤ، میں آگیا ہوں۔"اس نے مدھم آواز میں سرگوشی کی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ ہلکا سا کسمسائی۔جہانگیر کے چہرے پر تبسم ابھرا۔اس کے مہندی والے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ اپنے ناک کے قریب کر کے آنکھیں بند کیے اس نے گہری سانس اندر کو کھینچی۔آنکھیں کھول کر وہ اس کی مہندی کو بغور دیکھنے لگا۔اس کے ہاتھوں پر لگی مہندی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

ماہ پارہ نے اُدھ کھلی آنکھوں سے اسے دیکھا۔اسے لگا یہ اس کا کوئی خواب ہو گا۔وہ ہلکا سا مسکرا کر دوبارہ آنکھیں بند کر گئیں۔جہانگیر بے ساختہ دبی آواز میں ہنسا۔اس کی ہنستی ہوئی آواز سن کر ماہ پارہ نے اچانک آنکھیں کھول دیں۔وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

"آپ آگئے؟" وہ چونک کر بولی۔اس کا خیال تھا کہ وہ آج نہیں آئے گا۔

"زیادہ دن تک دور رہ کر اپنی بیوی کو ناراض تو نہیں کر سکتا تھا نا۔"جہانگیر کے بات پر ماہ پارہ جھینپ گئی۔اس کا ہاتھ ہنوز جہانگیر کے ہاتھ میں تھا۔

"اگر میری ناراضگی کی فکر ہوتی تو دو دن کا کہہ کر آپ دو دن میں ہی آجاتے۔آنے میں چار دن نہیں لگاتے۔پتا نہیں کونسی بیوی شہر میں رہنے لگی ہے جس سے ملنے گئے تھے آپ۔"وہ شکوہ کرتی ہوئی ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن بے سود۔

جہانگیر کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا اس کی بات سن کر۔اس نے بے خبری میں نہ جانے کیا کہا تھا۔

"لڑنے کا دل چاہ رہا ہے؟"

"آپ مجھے لڑاکو کہہ رہے ہیں؟" وہ منہ پھلائے سر جھکا گئی تھی۔اس کی اس حرکت پر جہانگیر محفوظ ہوا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ نرمی سے اس کے ہاتھوں کو چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ماہ پارہ کو لگا وہ اس سے ناراض ہو گیا ہے لیکن اگلے ہی لمحے جہانگیر نے اپنی ہتھیلی اس کے سامنے پیش کی۔ماہ پارہ نے جھجکتے ہوئے اس کی ہتھیلی پر ہاتھ رکھا اور اٹھ گئی۔

"مہندی دھو کر سوجاؤ صبح جلدی بھی اٹھنا ہے۔"ماہ پارہ اس کی بات ہر سر جھٹک کر رہ گئی۔

☆...☆...☆

سنگھار میز کے سامنے کھڑی ماہ پارہ نے آخری بار آئینے میں خود کو سر سے پاؤں تک دیکھا۔وہ سرمئی رنگ کے سلک کامدار لباس میں ملبوس تھی۔آج اس کے آدھے بال کیچر میں بندھے ہوئے تھے۔ جہانگیر سرمئی رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس تھا۔حسبِ معمول اس نے آستینیں کہنی تک لپٹی ہوئی تھیں۔وہ سنگھار میز تک آیا۔ماہ پارہ پر ایک نظر ڈالی اور پھر اپنے بال ہاتھ سے ماتھے پر بکھر دیے۔ماہ پارہ نے اس کی اس حرکت پر آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھا۔

جہانگیر اسے نظر انداز کیے اپنے کام پہ لگا ہوا تھا۔اس نے دراز کھولی، اس کے اندر سے اپنا پسندیدہ پرفیوم اٹھایا اور ڈھکن کھول کر اس نے خود پر پرفیوم چھڑکا۔اس کی خوشبو اتنی اچھی تھی کہ ہر گزرتا انسان آنکھ بند کرکے اس کے خوشبو کو اپنے اندر اتارتا تھا۔اس سے پہلے جہانگیر ایک بار پھر اپنے اوپر پرفیوم چھڑکتا، ماہ پارہ نے مڑ کر اس کے ہاتھ سے پرفیوم چھین لیا۔

"بس کریں جہانگیر۔"

"میں نے کیا' کیا؟" وہ معصومیت سے بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"سب سمجھتی ہوں میں۔یہ آپ اتنا تیار کس لیے ہو رہے ہیں۔"اس نے ناراضگی سے کہہ کر رخ پھیر لیا۔

"میں تو تمہارے لیے تیار ہورہا ہوں۔میرے بالوں کو دیکھوں، تمہیں اس طرح پسند ہے نا۔"وہ اس کو اپنے حصار میں لیے بولا۔

"کس نے کہا ہے یہ آپ کو؟"

"کہنے کی ضرورت نہیں میں سب سمجھ جاتا ہوں۔"

"ہٹیں اب بھابھی نے کہا تھا تیار ہو کر فوراً ان کے کمرے میں آ جاوں۔" وہ اس سے دور ہوتے ہوئے بولی۔**(یاسمین اور حیدر صبح کی فلائٹ سے ہی آگئے تھے)۔**

ماہ پارہ کمرے سے نکل کر یاسمین کے کمرے کی طرف بڑھی۔

"بھابھی کسی چیز کی ضرورت تو نہیں؟"اس کے پوچھنے پر یاسمین نے نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے ہے آپی۔یہ دیکھیں نا دوپٹہ سیٹ نہیں ہو رہا ہے۔"وہ واشروم سے نکل کر اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

"رکو میں کچھ کرتی ہوں۔"وہ اس کا دوپٹہ سیٹ کرنے لگی۔یاسمین تیار تھی تو نیچے چلی گئی۔اس کے جانے کے پانچ منٹ بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ماہ پارہ نے اندر آنے کو کہا۔ رنزا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔

"آپ کو ممی دولہن کے کمرے میں بلا رہی ہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تم جاؤ میں بس اس کا دوپٹہ سیٹ کر کے آتی ہوں۔"ماہ پارہ نے مسکرا کر کہا۔

"آپ چھوڑیں میں دیکھتی ہوں۔مجھے آتا ہے۔"یہ کہہ کر وہ آگے بڑھی۔ماہ پارہ وہاں سے چلی گئی۔

نکاح کا وقت شروع ہو گیا تھا۔ماہ پارہ دولہن کو ساتھ لے کر نیچے آرہی تھی۔ حسن کا نکاح امینہ کی بڑی بہن کی چھوٹی بیٹی کے ساتھ طے ہوا تھا۔حسن کو کوئی اعتراض نہیں تھا کہ امینہ اس کا رشتہ کب اور کس کے ساتھ کرنا چاہتی ہیں۔حویلی کو آج بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔جہانگیر کے وقت جو قصر رہ گئی تھی امینہ وہ سب حسن کے وقت پورا کر رہی تھیں۔

لاؤنج کے وسط میں دو کرسیاں آمنے سامنے رکھی تھیں۔درمیان میں سرخ اور سفید پھولوں سے بنی چادر لگائی گئی تھی۔پورے گھر کو سفید اور سرخ گلابوں سے خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔نکاح میں زیادہ لوگوں کو مدعو نہیں کیا گیا تھا۔اس لیے لاؤنج میں لوگوں کا ہجوم کم تھا۔ذولقرنین تھوڑے مصروف تھے تو وہ نہیں آئے لیکن انہوں نے زایشا کو زبردستی بھیج دیا۔حسن دائیں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ماہ پارہ نے دلہن کو حسن کے سامنے کرسی پر بٹھا دیا۔اس نے حورین کے کندھے پر دباؤ ڈالا گویا اسے تسلی دینا چاہتی ہو۔

ماہ پارہ نے زایشا کو دیکھا تھا جس کی نظریں ایک پل بھی جہانگیر سے نہیں ہٹ رہی تھیں۔اس نے صبر کا گھونٹ پی کر سر جھٹکا۔جہانگیر کو کوئی بھی دیکھ لے اس سے ماہ پارہ کو فرق نہیں پڑتا تھا۔ماہ پارہ کے لیے یہ اہم تھا کہ وہ کس کو دیکھ رہا ہے۔رامین اور رنزہ بھی آ چکی تھیں۔ وہ دونوں یاسمین کے ساتھ جا کر کھڑی ہو گئیں۔حیدر، داؤد اور سیف کے ساتھ کھڑا تھا۔جہانگیر ان سب سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

حسن نے سفید دلہن کے لباس میں ملبوس لڑکی کو دیکھنے کے لیے نظر اٹھا کر دیکھا۔پردے کی دوسری طرف بیٹھی دلہن کا چہرہ گھونگھٹ سے ڈھکا ہوا تھا، اس لیے اس کا چہرہ تو نظر نہیں آ رہا تھا، لیکن اس کے لرزتے ہاتھ صاف دکھائی دے رہے تھے۔اس نے نظریں واپس جھکا لیں۔امینہ حورین کی دائیں جبکہ عدیلہ حورین کی بائیں جانب جا کر کھڑی ہوئیں۔ماہ پارہ وہاں سے ہٹ کر جہانگیر کے تھوڑے فاصلے پر جا کر کھڑی ہوئی تھی، اتنا کہ اگر وہ دونوں ایک دوسرے سے بات کرے تو آواز با آسانی سنائی دے۔قاضی صاحب نے نکاح کے کلمات شروع کر دیے تھے۔

"ہم بھی دوبارہ نکاح کریں؟" جہانگیر دھیمی آواز میں آگے دیکھتے ہوئے بولا۔

"جہانگیر جگہ اور وقت دیکھ لیا کریں۔یہ مذاق کا وقت ہے؟" ماہ پارہ نے دانت پیستے ہوئے بظاہر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمارے نکاح کے وقت یہ سب نہیں تھا نا۔تبھی کہہ رہا ہوں دوبارہ نکاح کرلیتے ہیں۔"

"ہمارے نکاح کے وقت حالات بھی ایسے نہیں تھے کہ یہ سب کرتے۔"ماہ پارہ نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔جہانگیر نے اسے دیکھا تو وہ ہلکا سا مسکرا دی۔

حسن اور حورین کا نکاح ہوچکا تھا۔دونوں نے نکاح نامے پر دستخط کر دیئے۔ سب خوشی سے ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔جہانگیر حسن کے پاس گیا اور اسے گلے لگا لیا۔حسن سب سے خوشی سے گلے مل رہا تھا۔ماہ پارہ دولہن کے پاس گئی تھی۔نکاح کی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی تھی۔ عدیلہ بیگم اپنی بیٹی کے ساتھ واپس چلی گئی تھیں۔دو دن بعد ان چاروں کا ولیمہ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

☆...☆...☆

"جہانگیر میں سوچ رہی تھی کہ کل اسکول میں فری چیک اپ کیمپ کا اہتمام کروں۔"وہ بیڈ پر بیٹھتی ہوئی بولی۔

"ہوں۔"یک لفظی جواب آیا۔وہ تھکا ہوا تھا اور سونے کے ارادے سے لیٹا تھا مگر ماہ پارہ کی باتوں نے اسے سونے نہیں دیا۔

"میں جب سے آئی ہوں مجھے تو بچوں پر دھیان دینے کا ٹھیک سے وقت بھی نہیں ملا۔"وہ مایوسی سے بولی۔

"کوئی بات نہیں، ابھی پوری زندگی خدمتیں کرنے کو باقی ہے۔"وہ اس کی طرف کروٹ لے کر نیند سے بوجھل آواز میں بولا۔

"لیکن جہانگیر اگر کوئی کلینک یا حویلی نہ آسکا تب ہم کیا کریں؟" ایک نئی پریشانی نے اسے گھیر لیا۔

"اس کے بارے میں پھر کبھی سوچیں گے۔"اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔ماہ پارہ نے اس کی طرف دیکھا پھر چراغ کی واحد بتی بجھا دی اور خود کمبل اوڑھ کر سو گئی۔

☆...☆...☆

صبح معمول کے مطابق جلد ہی اس کی آنکھ کھل گئی تھی۔چند لمحے چھت کو گھور کر دیکھنے کے بعد وہ بستر سے نکل کر الماری کے پاس گئی۔کپڑے نکال کر وہ واشروم چلی گئی۔آج اسے اسکول میں فری

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

چیک اپ کیمپ کا اہتمام کرنا تھا۔وہ بہت دنوں سے سوچ رہی تھی لیکن موقع نہیں ملا تھا۔وہ نہا کر نکلی تو جہانگیر کو ابھی تک سوتا پا کر اس کی طرف بڑھی۔

"جہانگیر اٹھ جائیں نا آج ہمیں اسکول جانا تھا۔"ماہ پارہ نے اس کا کندھا ذرا سا ہلایا۔

"ہوں۔"وہ جاگ رہا تھا، بس آنکھیں بند کیے لیٹا تھا۔وہ فوراً اٹھ بیٹھا۔

ماہ پارہ سنگھار میز کے سامنے کھڑی اپنے بالوں پر برش پھیر رہی تھی۔جب وہ پوری طرح تیار ہو گئی تو جہانگیر فریش ہو کر واش روم سے نکل گیا۔وہ الماری سے اپنے کپڑے نکال رہا تھا جب ماہ پارہ اس کے پیچھے جا کر کھڑی ہوئی۔

"ناشتہ بنا دوں؟" ماہ پارہ نے پوچھا۔

"تمہیں ناشتہ بنانا آتا ہے؟" وہ چونک کر پیچھے مڑ گیا۔اس کے لہجے میں کوئی طنز نہیں تھا۔

"ممی نے سکھایا تھا۔کہہ رہی تھیں کہ اگر شوہر کو خوش کرنا ہے تو اسے اچھا اچھا کھانا پکا کر کھلانا ہو گا۔"وہ مسکراہٹ دبائے گویا ہوئی۔

"اچھا؟ مجھے خوش کرنے کے لیے تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" اس نے ایک قدم آگے بڑھایا۔"تم بس اپنا خیال رکھو اور اپنی طرف توجہ دو۔یہی میرے لیے سب سے خوشی کی بات ہو گی۔"ماہ پارہ کھکھلا کر مسکرائی۔

"تو پھر ناشہ رہنے دوں؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔"ناشتہ پیٹ بھرنے کے لیے بناؤ، مجھے خوش کرنے کے لیے نہیں۔"

وہ اس کے لیے ناشتہ بنانے کے لیے مسکراتے ہوئے کمرے سے نکل گئی۔

☆...☆...☆

کیمپ کا اہتمام ماہ پارہ نے ایک بڑے خیمے کو عارضی طبعی کلینک میں تبدیل کر دیا تھا۔اندر چیک اپ کی ہر سرگرمی کے لیے مختلف حصے مختص کیے گئے تھے۔جہانگیر یہ سب بندوبست کر کے فیکٹری چلا گیا تھا۔ماہ پارہ کے ساتھ چند اور لوگ بھی موجود تھے۔وہ بچوں کا چیک اپ کر رہی تھی۔وہ لڑکیاں یہ سب پہلی بار ہوتا دیکھ رہی تھیں۔ان کو خوش رکھنے کے لیے ماہ پارہ نے کھلونوں اور گیمز کے ساتھ ایک پلے ایریا بھی بنایا تھا۔

وہ باری باری بچوں کا چیک اپ کر رہی تھی۔ان سب بچوں کا نام لکھ کر انہیں کس چیز کی ضرورت ہے، وہ کس چیز کا خیال رکھیں، وہ ایک جگہ ان کے ناموں کے ساتھ سب لکھ رہی تھی۔ماہ پارا وہاں موجود تمام والدین کو بتا رہی تھی کہ ان کا ہر ماہ مفت چیک اپ ہو گا۔اس کے علاوہ بھی انہیں جب بھی کسی ڈاکٹر کو دیکھانا ہو تو وہ اس کے پاس لا سکتے ہیں۔ان کے والدین کے چہرے خوشی سے معمور تھے۔وہ آج اپنے فیصلے سے مطمئن تھے۔

ماہ پارہ کو یقین تھا کہ جو والدین ابھی تک اپنی لڑکیوں کو سکول نہیں بھیج رہے تھے وہ بھی اس خبر کے بعد مطمئن ہو جائیں گے۔وہ ہر بچے کے والدین سے الگ الگ مل رہی تھی۔ وہ ابھی بھی ایک بچی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کے والدین سے گفتگو میں محو تھی کہ جب میرب اور کبیر بھاگتے ہوئے اس سے آکر لگے۔ماہ پارہ نے ان سے معذرت کیا اور نرمی سے میرب اور کبیر کو خود سے دور کیا اور نیچے پنجوں کے بل بیٹھ گئی۔وہ ان دونون کے چہرے پر ہاتھ رک کر گویا ہوئی۔

"کیسے ہیں میرے بچے؟"

"پھوپھو آپ اس دن کے بعد سے ہمارے گھر نہیں آئیں۔میں آپ سے ناراض ہوں۔" میرب نے سینے پر بازو باندھتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور آپ نے ہمیں چاکلیٹ بھی نہیں دیا۔"کبیر نے بھی میرب کے انداز میں کہا۔کیمپ کے بارے میں سن کر اس نے بھی آنے کی ضد کی۔

"پھوپھو کو معاف کردو، پھپھو مصروف رہتی ہے نا۔پھوپھو ملنے بھی آئیں گی اور دونوں کو چاکلیٹس بھی لا کر دیں گی۔"ماہ پارہ نے ان دونوں کے گالوں کو باری باری چوما۔

"اب پھوپھو باقی بچوں کا چیک اپ کریں؟ آپ دونوں کا میں سب سے آخر میں کروں گی اوکے؟" دونوں نے اثبات میں سر کو ہلایا۔"تب تک آپ دونوں جا کر کھیلو۔"وہ مسکرا کر کہتی ہوئی اٹھی۔

وہ چیک اپ سے فارغ ہوئی تو میرب اور کبیر کو ساتھ لیے ان کے گھر چلی گئی۔راستے میں وہ دونوں اس سے باتیں کر رہے تھے۔ماہ پارہ دلچسپی سے ان کی باتیں سن رہی تھی۔وہ ان کے عجیب سوالوں کا جواب دیتی اور پھر ان کے غیر منطقی باتوں پر ہنستی۔جیسے تیسے کر کے وہ گھر پہنچ چکے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ماہ پارہ کیا سرپرائز دیا ہے تم نے۔"ہریرہ نے دروازہ کھولتے ہی اس سے گلے لگا لیا۔بچے دوڑتے ہوئے اندر چلے گئے تھے۔"کیا تم شادی شدہ زندگی میں اتنی مصروف ہو کہ دو منٹ کے لیے بھی نہیں آ سکتی؟" ہریرہ نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

وہ اس سے الگ ہوئی۔"ایسی بات نہیں ہے۔"اسے سائیڈ میں کرتی ہوئی وہ اندر چلی گئی۔

نور افزا صحن میں رکھی چارپائی پر بیٹھی ہوئی تھیں۔وہ بھاگنے کے انداز میں ان تک گئی۔اسے دیکھ کر وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھیں۔ماہ پارہ نے سلام کیا اور انہیں گلے لگا کر آنکھیں بند کیں۔چند لمحے یوں ہی گلے لگائے رکھنے کے بعد وہ ان سے الگ ہوئی۔

"اماں کیسی ہیں آپ؟"

"اگر اماں کی فکر ہوتی تو تم ہفتے میں ایک دو بار چکر لگا لیتی۔"وہ آزردگی سے کہہ کر واپس چارپائی پر بیٹھیں اور ماہ پاہ کو پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"اماں میں مصروف نہ ہوتی تو ضرور آتی۔ابھی بھی مجھے واپس حویلی جانا ہے۔پرسوں ولیمہ ہے آپ لوگوں کو مدعو کرنے آئی تھی۔"یہ کہہ کر اس نے ہریرہ کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیا۔

"محترمہ یہ بات تم ابھی بتا رہی ہو؟" وہ اس کے پاس جا کر بیٹھی۔

"پرسوں ہے نا ولیمہ۔تم کہتی ہو تو آج تمہارے ساتھ شاپنگ پہ چلی جاتی ہوں۔"اس نے پانی کا گلاس لبوں سے لگایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔"اس نے کندھے اچکائے۔"نہیں بلکہ میں کرامت کے ساتھ ہی چلی جاوں گی۔"اس نے فوراً اپنا فیصلہ بدلہ۔ماہ پارہ نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھا۔

"اماں میں آپی سے بھی ملنے جاؤں گی۔آپ چلیں گی ساتھ؟"

"نہیں، ہم پرسو ہی مل کر آئے تھے۔وہ تمہارا پوچھ بھی رہی تھی۔تم سے ناراض ہے، کہہ رہی تھی کہ اتنا عرصہ ہوا ہے تمہیں آئے ہوئے اور تم اس سے ملنے بھی نہیں آئی۔"

"مجھے سامنے دکھیں گی نا تو ساری ناراضگی دور ہوجائے گی۔"وہ اعتماد سے بولی۔

"پھوپھو یہ دیکھیں، یہ میں نے بنائی ہے۔"میرب نے اسے اپنی ڈرائنگ دکھائی۔

"واؤ۔یہ تو بہت خوبصورت بنائی ہے آپ نے۔"

"پھوپھو آپ کو پتا ہیں میں اپنی کلاس کی سب سے ذہین بچی ہوں۔"وہ فخریہ انداز میں بولی۔اس کے انداز پر ماہ پارہ مسکرائی۔

"اسے ذہین نہیں چالاک لومڑی کہتے ہے۔"ہریرہ نے اس کی تصحیح کی۔

"پھوپھو آپ ان کی باتوں پر غور نہ کریں مما مجھ سے جلتی ہیں۔ایسا میں نہیں بابا کہتے ہیں۔"وہ منہ بسورتی ہوئی بولی۔

"بابا کی خبر تو میں آج لے کر ہی رہوں گی۔پتا نہیں کیا' کیا کہتے رہتے ہیں۔"وہ بڑبڑائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ہریرہ کے بہت اصرار کے بعد وہ تھوڑی دیر مزید رک گئی۔بچوں کے ساتھ خوب اچھا وقت گزارا۔ ہریرہ کے ساتھ کچن میں مدد کرتی ہوئی اپنے بچپن کے قصے سنائیں۔وہ اسے بتا رہی تھی کہ وہ اتنے سال لندن میں کیسے رہی، کیا کرتی تھی۔وہ ان کے ساتھ کھانا کھا کر واپس حویلی لوٹ آئی۔آتے ہوئے شام ہوگئی تھی۔وہ اندر جا کر صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھی۔تھوڑی دیر بعد اسے معلوم ہوا کہ اس وقت حویلی میں کوئی موجود نہیں تھا۔

"سب کہاں گئے ہیں؟" ایک ملازمہ اس کے سامنے سے گزر رہی تھی تو ماہ پارہ نے اس سے پوچھا۔

"بی بی جی سب لڑکی والوں کی طرف گئے ہیں۔وہ آپ کا انتظار کر رہے تھے لیکن چھوٹے صاحب نے انکار کر دیا۔"

"انہوں نے انکار کیوں کیا مجھے بھی جانا تھا۔"اس نے حیرانی سے کہا۔ملازمہ نے کندھے اچکائے۔

"انکار اس لیے کیا ہے کیونکہ آج تمہیں میرے ساتھ شاپنگ کے لیے جانا ہے۔"جہانگیر سیڑھیاں اترتے ہوئے بولا۔

"شاپنگ پہ کبھی بھی جا سکتے تھے لیکن ..." وہ ملال سے کہتی ہوئی چپ ہوگئی۔

"تمہارا دن کیسا گزرا؟" وہ موضوع بدل کر اس کے ساتھ جا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔

"پہلے تو آپ مجھ سے دور ہو جائیں، دوسری بات میرا دن آپ کے بغیر بہت اچھا گزرا اور تیسری اور آخری بات میں آپ کے ساتھ شاپنگ کرنے نہیں جا رہی ہوں۔"وہ غصے سے اس سے تھوڑا دور کھسکتے ہوئے بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اچھا ٹھیک ہے، جیسے تمہاری مرضی۔میں اکیلے ہی چلا جاتا ہوں۔"اس نے کندھے اچکائے۔وہ اٹھنے ہی والا تھا کہ ماہ پارہ نے اسے بازو سے پکڑ کر واپس بیٹھا دیا۔

"میں نے کہا تھا نا کوئی تو ہے شہر میں جو آپ یوں اس سے ملنے جاتے ہیں۔ مطلب میں نے انکار کردیا تو آپ مجھے منائیں گے بھی نہیں۔"جہانگیر اس کی اس حرکت سے محفوظ ہوا۔

"یار چلو نا۔اتنے نخرے کیوں دیکھا رہی ہو؟" وہ بچوں جیسے شکل بنائے بولا۔

"ایک ہی شوہر ہے میرا۔اگر اپ کو نخرے نہیں دیکھاؤں گی تو کس کو دیکھاؤں؟" روانی میں اس کے منہ سے جو نکلا اس نے کہہ دیا۔اپنی بات سمجھنے کے بعد اس کا دل چاہا اپنا سر دیوار پہ دے مارے۔

"میڈم ایک شوہر سے کیا مراد ہے آپ کا؟" وہ جیسے ناراض ہوا۔"نخرے پھر دیکھاتی رہنا، ابھی میرے ساتھ چلو نا۔"وہ پھر سے اس کی منت کرنے پہ اتر آیا۔

وہ اس طرح بولا کہ ماہ پارہ کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔جہانگیر کبھی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ ماہ پارہ اس سے لڑے۔وہ ہر ممکن کوشش کرتا تھا کہ وہ تحمل سے بات کرے۔کوئی ناراضگی ہو تو معافی مانگ کر اسی وقت وہ ناراضگی ختم کر دیتا تھا۔اگر اس کی طرف سے کوئی غلطی نہ بھی ہوتا تو وہ اس سے معافی مانگ کر معاملہ رفع دفع کردیتا۔ماہ پارہ سب کچھ بھول کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اب چلیں بھی۔"کیا ادائیں تھی جو وہ جہانگیر کو دیکھا رہی تھی۔جہانگیر کے لبوں پر تبسم ابھرا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ دونوں شہر کے خوبصورت بازار کے اندر موجود تھے۔ماہ پارہ نے ولیمے کی ساری شاپنگ امینہ کے ساتھ کی تھی۔جہانگیر پرانی یادیں تازہ کر کے نئی یادیں بنانا چاہتا تھا۔اس لیے وہ اسے اسی بازار میں لے آیا جہاں وہ اسے ایک بار پہلے لے کر آیا تھا۔

ماہ پارہ مبہوت ہوکر آویزاں جھمکے، دکانوں پر لگی زیورات اور اسٹینڈ پر لگی چوڑیوں کو دیکھ رہی تھی۔وہ ان سب چیزوں کو دیکھ رہی تھی جبکہ جہانگیر اسے دیکھ رہا تھا۔وہ ایک دکان کے پاس رکی۔اوپر آویزاں جھمکوں میں سے اس نے ایک نکال کر دیکھا۔پھر ایک جھمکا کان کے پاس لے جا کر پلٹ کر جہانگیر کو دیکھایا۔وہ بھاری بڑے بڑے جھمکے تھے۔جہانگیر نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔ماہ پارہ مایوسی سے واپس پلٹی۔وہ دوسرے جھمکے دیکھ رہی تھی جب جہانگیر نے اس کے سامنے ہلکا لیکن خوبصورت جھمکا پیش کیا۔

ماہ پارہ مسکرائی۔اس نے جھمکا اس کے ہاتھ سے لے کر کان سے لگایا اور ابرو کے اشارے سے جہانگیر سے پوچھا۔"کیسا لگ رہا ہے۔"

جہانگیر اس کے تھوڑا قریب گیا اور بہت دھیمی آواز میں بولا۔

"بہت خوبصورت۔"

اس نے مزید ماہ پارہ کے لیے اپنی پسند کے جھمکے خریدے۔ماہ پارہ چوڑیوں کی دکان پر گئی۔اس کی آنکھیں رنگ برنگی چوڑیوں کو دیکھ کر چمک رہی تھیں۔وہ ہر قسم کی چوڑیوں کو اٹھا اٹھا کر دیکھ رہی تھی۔جب اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کون سی چوڑیاں لیں تو اس نے پلٹنا چاہا لیکن اس سے پہلے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

جہانگیر نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔وہ ماہ پارہ کو سرخ رنگ کے چوڑیاں پہنانے لگا۔ماہ پارہ دم بخود اسے دیکھے جا رہی تھی۔اس نے ماہ پارہ کے دونوں ہاتھوں میں چوڑیاں پہنائی۔اس کی کلائی سرخ چوڑیوں سے سج گئی۔اس نے دو تین اور چوڑیاں خریدیں۔ماہ پارہ آگے بڑھ گئی۔دکاندار کو پیسے دے کر وہ بھی آگے بڑھ گیا۔

وہ اب جوتوں کی دکان کی طرف بڑھے۔وہ دونوں وہاں رکھی مستطیل کرسی پر بیٹھ گئے۔دکاندار نے اسے مختلف قسم کے جوتے دکھائے۔اس سے پہلے دکاندار پہلے کی طرح ماہ پارہ کو جوتے پہنانے لگتا، جہانگیر نے فوراً ماہ پارہ کے ہاتھ سے جوتا لے لیا۔وہ اٹھ کر اس کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھا۔وہ سٹرپس والے جوتے تھے۔اسے خود ہی پہنانا تھا۔ماہ پارہ نے پاؤں دور کرنا چاہا لیکن جہانگیر نے ایک نظر بس اسے دیکھا۔اس نے اپنی کوشش چھوڑ دی۔

"پتا نہیں ان لوگوں کو دوسروں کی بیویوں کو جوتے پہنانے کا کیا شوق چڑھا رہتا ہے۔"وہ بڑبڑاتے ہوئے اسے جوتے پہنانے لگا۔

"کیونکہ جہانگیر ان کے ساتھ ان کے شوہر نہیں آتے نا۔اب ہر کوئی آپ کے جیسا تو نہیں ہوتا۔"ماہ پارہ کی بات پر جہانگیر مسکرایا۔جہانگیر سٹرپس باندھ کر تھوڑا پیچھے ہوا۔

"بیکار ہے۔"اس نے بدمزگی سے کہا۔"اس کی سٹرپس سے تمہیں تکلیف ہو سکتی ہے اور یہ ہیلز ہے تو ہم یہ ہرگز نہیں لے رہے ہیں۔"اس نے نفی میں سر ہلایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"لیکن جہانگیر ..." وہ کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن جہانگیر نے کون سا سننا تھا۔اس نے وہ جوتے نکال کر دکاندار کو واپس کر دیے۔

"ماہ پارہ میں کتنی بار کہوں تم سادگی میں اچھی لگتی ہو۔سادگی تم پر اچھا لگتا ہے۔"وہ اس کا بجھا ہوا چہرہ دیکھ کر بولا۔

ماہ پارہ نے "انہوں" کر کے سر جھٹکا۔

اس کی نظر پانی پوری کی دکان پر پڑی۔جہانگیر نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا۔اس سے پہلے کہ وہ جہانگیر کی طرف مڑتی جہانگیر نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے پانی پوری کی دکان کی طرف لے جانے لگا۔ماہ پارہ نے محبت بھری نظروں سے اسے دیکھا۔آخر یہ شخص اس کی ان کہی بات کیسے سن لیتا تھا؟

جہانگیر نے پانی پوری کی پلیٹ اس کی طرف بڑھائی۔بیگز اس نے جہانگیر کو پکڑا دیے تھے۔وہ پلیٹ ایک ہاتھ میں پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے پانی پوری کھانے لگی۔وہ بہت مزے سے پانی پوری کھا رہی تھی۔اس نے جہانگیر کی طرف بڑھایا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔وہ بس اسے دیکھے جا رہا تھا۔

ماہ پارہ کھانے میں اس قدر مگن تھی کہ اسے جہانگیر کے اچانک غائب ہونے کا خیال ہی نہیں آیا۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ وہاں نہیں تھا۔اس سے پہلے کہ وہ پریشان ہوتی، جہانگیر واپس آگیا۔اس کے ہاتھ میں قلفی کے ساتھ جلیبی تھی۔**(کیا دس سال کے بعد بھی ان کو یاد ہے کہ مجھے کیا پسند ہے کیا نہیں؟ کیا کوئی شخص کسی کا اس حد تک خیال رکھ سکتا ہے؟)** وہ کھوئے ہوئے انداز میں جہانگیر کو دیکھ کر سوچ رہی تھی۔جہانگیر نے ابرو کے اشارے سے اسے جلیبی اور قلفی پکڑنے کو کہا۔ماہ پارہ تخیل کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

دنیا سے باہر نکل آئی۔یہ حقیقت تھی۔جہانگیر حقیقت تھا۔وہ اس کے ہاتھ سے قلفی اور جلیبی لے کر کھانے لگی۔

جہانگیر جیپ کی طرف بڑھا۔ماہ پارہ بھی قلفی جلیبی کھاتے ہوئے اس کے پیچھے چلنے لگی۔جہانگیر نے سامان پیچھے رکھا اور گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آ کر بیٹھا۔ماہ پارہ بھی جیپ میں بیٹھ گئی تھی۔ جہانگیر نے گاڑی چلانے سے پہلے اسے دیکھا۔اس کے چہرے پر وہی خوشی تھی جو دس سال پہلے قلفی کھاتے وقت تھی۔ماہ پارہ نے اسے دیکھا۔اس کی سنہری آنکھیں جہانگیر کی سیاہ آنکھوں سے ملیں اور اسی وقت جیسے سب کچھ تھم گیا تھا۔وہ براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ٹھنڈی ہوا کی ایک لہر انہیں چھو کر گزری۔ماہ پارہ نے فوراً نظریں ہٹا لیں۔

اس نے گاڑی اسٹارٹ کی۔ماہ پارہ نے جہانگیر کو بتایا تھا کہ اسے مروا سے ملنے جانا ہے۔وہ اسے مروا کے گھر لے گیا تھا۔ناراضگی کے باوجود مروا اسے اپنے سامنے دیکھ کر سب کچھ بھول چکی تھی۔وہ بچوں سے بھی ملی۔اسے بے حد خوشی ہوئی تھی۔پھپھو اور خالہ بننے کا احساس ہی کچھ اور تھا۔وہ دونوں رات گئے تک باتیں کرتی رہیں۔مروا اس کے لیے بہت خوش تھی۔اس کے خواب پورے ہو چکے تھے۔ اسے وہ شخص مل گیا تھا جسے وہ اپنے لیے چاہتی تھی۔مایوسی کی بجائے اس نے اللہ سے اچھی امید رکھی تھی۔

☆...☆...☆

ولیمے کا دن

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

سنہرے رنگ کا لہنگا پہنے ماہ پارہ صوفے پر تیار بیٹھی ہوئی تھی۔حورین بھی اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھی تھی۔اس نے فیروزی رنگ کا لہنگا پہنا ہوا تھا۔وہ خوبصورت تھی. بہت خوبصورت۔ وہ حسن سے صرف سات آٹھ سال چھوٹی تھی۔وہ عدیلہ کی سب سے چھوٹی اور پیاری بیٹی تھی۔جب حسن کے ساتھ اس کی شادی طے ہوئی تو اسے کوئی اعتراض نہیں تھا۔وہ بہت معصوم تھی۔جس سے کوئی کچھ بھی کہے وہ سر خم کر کے قبول کر لیتی تھی۔لیکن ماہ پارہ ایسی نہیں تھی۔وہ آخر میں وہی کرتی جو اس کا دل چاہتا تھا۔

ماہ پارہ اس سے باتیں کر رہی تھی۔وہ دونوں کمرے میں اکیلی تھی۔دفعتاً کمرے کا دروازہ کھلا۔سامنے یاسمین چلتی ہوئی آرہی تھی۔وہ ان دونوں کو دیکھ کر مسکرائی۔

" صحیح معنوں میں تو اب تم دولہن بنی ہو۔"یاسمین نے اس کا سر سے پاؤں تک جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ماہ پارہ کھکھلائی۔

یاسمین ان دونوں کو لینے آئی تھی۔ان کو ساتھ لیے وہ نیچے سیڑھیاں اتر رہی تھی۔ہال میں ولیمہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔سب لوگ شہر کے لیے پہلے ہی روانہ ہو گئے تھے۔امینہ یاسمین اور یہ دونوں صرف حویلی میں موجود تھیں۔وہ سب ایک ساتھ گھر سے باہر نکلیں۔ماہ پارہ نے اپنا لہنگا بہت مشکل سے سنبھالا ہوا تھا۔وہ اتنا بھاری لباس پہن کر پچھتا رہی تھی۔کاش وہ جہانگیر کی بات سن لیتی اور وقت رہتے ہی یہ لہنگا بدل دیتی۔

سب گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔ماہ پارہ گاڑی کی طرف بڑھ رہی تھی کہ کسی نے اس کی کلائی پکڑ لی۔ماہ پارہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔وہ جہانگیر تھا۔ایک بار پھر وہ اس کا مسئلہ حل کرنے آیا تھا۔اسے وہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

رکنے کا کہہ کر وہ امینہ کی گاڑی کی طرف بڑھا۔نہ جانے اس نے امینہ سے کیا کہا تھا جو ماہ پارہ کو جہانگیر کے ساتھ بھیجنے پر راضی ہو گئی تھیں۔

"میں نے کہا تھا نا اتنا بھاری لباس مت پہننا۔مجھے تمہاری فکر رہتی ہے تبھی تمہیں منع کرتا ہوں نا۔" وہ واقعی اس کے لیے پریشان تھا۔اس کا لہنگا پکڑے وہ اسے گاڑی کی طرف لے جا رہا تھا۔

"اب تو ہوگئی نا غلطی۔"وہ پشیمان دکھائی دے رہی تھی۔

"خوبصورت بھی لگتی ہو اس لیے بھی منع کرتا ہوں۔"اسے گاڑی میں بیٹھاتے ہوئے بولا۔

"آپ فلرٹ کرنے کا ایک بھی موقع نہیں گنواتے ہیں۔"

جہانگیر گھوم کر ڈرائونگ سیٹ تک آیا۔اس کی بات پر خفگی سے اسے دیکھا۔

"اسے تم فلرٹ کہتی ہو؟" وہ گاڑی میں بیٹھا۔"اسے بیوی کی تعریف کرنا کہتے ہیں۔"

"آپ نے مجھے ان کے ساتھ جانے کیوں نہیں دیا؟" اس نے اپنا دوپٹہ سر پر ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

"میرا دل چاہ رہا تھا اس لیے۔"سڑک پر نظریں جمائے اس نے ڈھٹائی سے کہا۔ماہ پارہ اسے دیکھ کر مسکرائی۔

وہ دونوں ہال میں پہنچ گئے۔وہ اسے احتیاط سے گاڑی سے نکال کر اپنے ساتھ اندر چلا گیا۔ہال لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔امینہ نے اپنے تمام رشتہ داروں کے ساتھ ساتھ اپنے دوستوں اور جاننے والوں کو بھی مدعو کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

جہانگیر نے ماہ پارہ کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما۔وہ اسے سٹیج کی طرف لے جا رہا تھا۔سٹیج کو انتہائی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔جہانگیر اور ماہ پارہ کو حسن اور حورین کے ساتھ بیٹھا دیا تھا۔سب باری باری اس سے ملنے آرہے تھے۔

"نکاح مبارک ہو حسن اور حورین۔میں اس دن مبارک باد نہیں دے سکی تھی۔"زایشا سیدھا حسن اور حورین کی طرف جاتے ہوئے بولی۔

"شکریہ۔"دونوں نے ایک ساتھ کہا تھا۔

زایشا جہانگیر اور ماہ پارہ کی طرف چل پڑی۔جہانگیر جو ماہ پارہ سے باتیں کر رہا تھا اسے دیکھ کر بیزاری سے اٹھ گیا۔زایشا کندھے اچکا کر جہانگیر کی جگہ پر بیٹھ گئی۔

"تم تو بہت خوش ہو رہی ہو گی نا۔جہانگیر جیسا شوہر جو ملا ہے۔"اس نے حقارت سے اسے دیکھا۔

"ہاں بہت خوش ہوں اور خوش نصیب بھی ہوں کہ مجھے جہانگیر جیسا شوہر ملا ہے۔" وہ مسکرائی۔

"دوسروں کے شوہر پر نظر رکھنے سے بہتر ہے اپنے شوہر پر نظر رکھو۔مجھے تم جیسی لڑکی سے یہ امید نہیں تھی کہ "تم" اس طرح کی حرکت کرو گی۔اس دن جو کچھ بھی تم نے کیا تھا نا وہ میں بھولی نہیں ہوں۔"اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔زایشا آگ بگولا ہو گئی تھی۔اسے اپنی بے عزتی برداشت نہیں ہوئی۔وہ مٹھیاں بھینچ کر وہاں سے چلی گئی۔

"انہوں، اسے معلوم نہیں مجھے اس جہان میں سب زیادہ بھروسہ ہی جہانگیر پر ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

زایشا کے جانے کے بعد جہانگیر واپس اس کے پاس جانے ہی والا تھا کہ یاسمین کو جاتے دیکھ کر وہ رک گیا۔یاسمین سٹیج پر چڑھ گئی۔وہ جا کر ماہ پارہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"میں تمہارے لیے بہت خوش ہوں ماہ پارہ۔مجھے بہت خوشی ہے کہ تم نے صحیح فیصلہ کیا۔"وہ اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر مسکراتی ہوئی کہہ رہی تھی۔"اب بس اچھی بیوی بن کر دیکھانا۔تمہاری شادی کو بھلے دس سال ہوگئے ہو لیکن حقیقی معنوں میں تمہاری شادی شدہ زندگی ابھی شروع ہوئی ہے۔"

ماہ پارہ اس کی بات پر صرف سر ہلا رہی تھی۔

"دیکھو بیٹا میں تمہاری بھابھی نہیں دوست بن کر یہ باتیں کہہ رہی ہوں۔ایک لڑکی کے لیے اس کا سسرال ہی سب کچھ ہوتا ہے۔تم اپنی شادی شدہ زندگی کو اپنے پیشے سے زیادہ اہمیت دوگی۔جہانگیر بھلے ہی کتنا اچھا ہو، ہے تو وہ بھی ایک شوہر ہی۔وہ نہیں چاہے گا کہ اس کی بیوی ہر وقت ہسپتالوں میں مصروف رہے۔تم سمجھ رہی ہو نا میری بات؟" وہ اسے نصیحت کر رہی تھی۔ماہ پارہ بمشکل مسکراہٹ کے ساتھ سن رہی تھی۔

"جی بھابھی، میں سمجھ گئی۔"

"میری باتیں بری تو نہیں لگ رہی؟" اس کے پوچھنے پر ماہ پارہ نے نفی میں سر ہلایا۔"میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ تم اپنی زندگی میں خوش رہو اور تم تب ہی خوش رہ سکتی ہو جب تم اپنے سسرال والوں کی بات مانو۔"اسے سمجھانے کے بعد وہ اٹھ گئی۔اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ حسن اور حورین کی طرف بڑھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

جہانگیر اس کے پاس آکر بیٹھ گیا۔اس کا بجھا چہرہ دیکھ کر اس کی بھنویں سکیڑ گئیں۔

"کیا کہہ رہی تھیں بھابھی؟"

"کچھ نہیں۔۔۔بس ادھر ادھر کی باتیں ہو رہی تھیں۔"وہ سامنے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

جہانگیر نے غور سے اس کے چہرے کو دیکھا۔

"تم بتا رہی ہو یا میں بھابھی سے جا کر پوچھوں؟" جہانگیر نے سنجیدگی سے کہا۔

"یہ غلط بات ہے۔میں ان کی بات آپ کو کیسے بتا سکتی ہوں۔"

"میں تمہارا شوہر ہوں تم مجھے اپنے مسائل بتا سکتی ہو یہ غلط نہیں ہے۔"جہانگیر نے آس پاس کے لوگوں کی پرواہ کیے بغیر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

"وہ ... بھابھی کا کہنا ہے کہ ..." وہ اسے بتاتے ہوئے جھجک رہی تھی۔"مجھے شادی کے بعد اپنی ازدواجی زندگی کو ترجیح دینی ہوگی۔شوہر چاہے کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو، اسے یہ بات پسند نہیں آئے گی کہ اس کی بیوی اپنے پیشے پر زیادہ توجہ دے رہی ہو۔تو مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ ..."

جہانگیر کے ماتھے پر بل پڑے۔اس نے آج تک ماہ پارہ کو اس بات کا احساس نہیں ہونے دیا تو وہ اچانک سے اس سے بدگمان کیوں ہو رہی تھی۔اس نے ماہ پارہ کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کی۔

"اگر میں ان شوہروں میں سے ہوتا تو تمہیں پڑھنے کے لیے نہیں بھیجتا۔میں نے تمہیں بیرون ملک پڑھنے کے لیے صرف اسی لیے بھیجا تھا کہ تمہیں یہاں رہ کر پریشانی نہ ہو۔تم آرام سے، ان سب رشتوں سے دور رہ کر صرف اپنی پڑھائی پر دھیان دے سکو۔میں نہیں چاہتا تھا کہ تم فقط بیوی بن کر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

رہو۔میں ہمیشہ سے تمہیں آگے بڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتا تھا۔آج تک میں نے تمہیں یہ احساس کب ہونے دیا ہے؟" وہ جیسے بری طرح ہرٹ ہوا تھا۔ماہ پارہ نے سر جھکا لیا۔"تم... تم میرے لیے بہت خاص ہو ماہ پارہ۔میں ہمیشہ چاہوں گا کہ میری بیوی مجھ سے زیادہ کامیاب ہو۔ہمیشہ مجھ سے ایک قدم آگے رہے۔"

"مجھے صرف ایک پل کے لیے بس ایسا لگا تھا۔"وہ بے حد شرمندہ تھی۔

"میں ... ماہ پارہ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔"ماہ پارہ نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔"تم نے مجھ پر جادو کیا ہے۔تم اپنی آنکھوں سے مجھ پر جادو کرتی ہو۔تم نے مجھے اپنے اندر قید کر رکھا ہے اور مجھے یہ قید منظور ہے۔میں اس قید سے کبھی باہر نہیں آنا چاہتا۔" آج اس نے بالآخر اعتراف کر لیا۔وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہہ رہا تھا۔

ماہ پارہ بڑی حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔جہانگیر نے اس سے اظہارِ محبت کیا تھا۔وہ نہیں جانتی تھی کہ کیا ردعمل ظاہر کرے۔اقرار کے بدلے وہ کیا کہے؟ اسے دریا کے کنارے ہونے والی گفتگو یاد آئی۔ماہ پارہ بے اختیار جھینپ گئی۔وہ بے وقوف اس دن سے یہ سوچ رہی تھی کہ جہانگیر اپنی سابقہ محبت کی بات کر رہا ہے۔ **(تو کیا جہانگیر شروع سے صرف مجھ سے محبت کرتا تھا؟)**

اسے خاموش دیکھ کر وہ کہنے لگا۔"میں تم سے محبت کا اظہار نہیں چاہتا۔میں بس صرف اتنا چاہتا ہوں کہ تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو۔ہر قدم پر۔مرتے دم تک۔"حسن اور حورین وہاں سے اٹھ کر چلے گئے تھے لیکن پھر بھی وہ دھیمی آواز میں اس سے کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ماہ پارہ نروس ہونے لگی۔اس کی ہتھیلیاں نم ہو رہی تھیں۔اس نے اپنا سر جھکا لیا. اس کے گال سرخ ہو رہے تھے۔اس کا ہاتھ ابھی تک جہانگیر کے ہاتھ میں تھا۔

"کھانے کا وقت ہو گیا ہے۔"رامین نے آکر انہیں اطلاع دی۔جہانگیر نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

"مجھے ... بھوک نہیں ہے۔"اس کا سر ابھی تک جھکا ہوا تھا۔

"لیکن آپی ..."

"تم جاؤ بچے۔ہم آتے ہیں۔"جہانگیر نے مسکرا کر اسے کہا۔رامین کندھے اچکا کر وہاں سے چلی گئی۔

جہانگیر اس کے چہرے کا بدلتا رنگ دیکھ رہا تھا۔ماہ پارہ کے ہاتھ اس کی گود میں جکڑے ہوئے تھے۔وہ اسے دیکھ رہا تھا جبکہ ماہ پارہ نے نظریں جھکائی ہوئی تھیں۔اتنے میں سیف ان کے پاس آیا۔

"بھائی لوگوں کا خیال ہی کرلیا کریں۔ارد گرد کنوارے لوگ بھی موجود ہیں۔اس طرح تو ہمارا دل مت جلائے۔"اس نے ملامت نظروں سے جہانگیر کو دیکھا۔

"بیٹا اگر بکواس کیا نا تو انہیں لوگوں کا خیال کیے بغیر تمہارے ساتھ کچھ کر بیٹھوں گا۔"جہانگیر نے دانت پیس کر کہا۔

"وہ ممی آپ کو اور بھابھی کو بلا رہی تھیں۔"وہ ایسی معصومیت سے بولا کہ جہانگیر مسکرا دیا۔

"تم جاؤ، ہم آتے ہیں۔"سیف وہاں سے چلا گیا۔جہانگیر نے پھر ماہ پارہ کو دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اب تم یوں شرماؤ تو مت۔"وہ ملائمت سے بولا۔ماہ پارہ نے جیسے ٹھان لی تھی کہ نہ وہ کچھ بولے گی اور نہ ہی اس کی طرف دیکھے گی۔

جہانگیر بے اختیار ہنسا۔اسے معلوم تھا کہ اسے اپنے اظہار محبت کے بدلے میں اظہار محبت ملنا کافی مشکل ہو گا لیکن نا ممکن نہیں۔دور کہی اسے یہ بھی معلوم تھا کہ ماہ پارہ اس سے محبت کرنے لگی ہے۔ وہ ایک دوسرے کی آنکھیں پڑھتے تھے۔وہ ایک دوسرے کے دلوں کی بات جانتے تھے۔انہیں الفاظ کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں تھی۔ان کی کہانیوں نے یہاں سے ایک نیا موڑ لیا۔

☆...☆...☆

چھ سال بعد

جولائی کا مہینہ تھا۔سکول میں بچوں کی چھٹیاں جاری تھیں۔اس وقت دوپہر کا وقت تھا۔سجاوٹ والے حویلی کو سجانے میں مصروف تھے۔حویلی میں سالگرہ تھی۔دیواروں سے لے کر ریلنگ تک ہر جگہ سیاہ اور سرخ غبارے لگے ہوئے تھے۔لاؤنج کے وسط میں ایک گول میز رکھی تھی۔ اس کے اوپر چھت پر ایک خوبصورت فانوس تھا۔جس کی روشنی سے پوری حویلی نہائی ہوئی تھی۔ آج کی سالگرہ میں نہ صرف قریبی لوگوں کو بلکہ گاؤں کے تمام بچوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ ماہ پارہ کے اس فیصلے پر کسی کو اعتراض نہیں تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

چار سالہ شاہ میر اور شاہ ویر دونوں لاؤنج کے ارد گرد بھاگ رہے تھے۔ماہ پارہ پچھلے پندرہ منٹ سے ان کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔وہ بھاگتے بھاگتے تھک چکی تھی۔وہ جا کر لاؤنج میں رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔وہ ہانپ رہی تھی۔امینہ نے اسے دیکھا تو فوراً اس کے پاس آئیں۔

"ماہ پارہ تم اس حالت میں ایسے کیوں بھاگ رہی ہو؟" انہوں نے فکرمندی سے کہہ کر ملازمہ کو پانی لانے کو کہا۔

"ممی دیکھیں نا یہ دونوں میری نہیں سن رہے ہیں۔کب سے کہہ رہی ہوں تیار ہو جاؤ لیکن مجال ہے جو یہ دونوں میری بات مان لیں۔"یہ کہہ کر اس نے پانی کا گلاس لبوں سے لگایا۔

"ہزار بار کہا ہے کہ کوئی بھی کام ہو ہم سے کہہ دیا کرو۔یہ اتنی لاپرواہی کی بھی حد ہوتی ہے۔دو بچوں کی ماں ہو لیکن اب بھی تم بچوں جیسی حرکتیں کرتی ہو۔"انہوں نے تاسف سے سر ہلایا۔ان کے لہجے میں سختی نہیں تھی۔

"ممی آپ بچوں سے کہہ دیں نا وہ تیار ہوجائے۔"اس نے التجا کی۔**(وہ یہ نہیں بتا سکتی تھی کہ ابھی تھوڑی دیر میں اسے ہسپتال جانا ہے۔)**

"چاچی آپ فکر نہ کریں، میں کہتی ہو ان سے۔آپ دیکھیں کہ وہ میری بات کیسے سنتے ہیں۔"پانچ سالہ آئزہ نے مسکرا کر کہا۔ماہ پارہ اور امینہ نے اس کی طرف دیکھا۔**(ماہ پارہ نے اسے منع کیا ہوا تھا کہ وہ اسے تائی امی نہ بلایا کرے۔)**

"چاچی کی جان، شکریہ۔مجھے جا کر جہانگیر کے کپڑے بھی پریس کرنے ہیں۔"وہ اٹھتی ہوئی بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کیا اس کے خود کے ہاتھ ٹوٹ گئے ہیں ؟ اسے کہو کہ وہ خود کر لے۔تم جا کر آرام کرو میں تمہیں کچھ کھانے کولاتی ہوں۔"یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئیں۔

"چاچی میں ممی سے کہہ دوں کہ وہ ویر اور میر کو بھی تیار کرلیں۔"

"جی چاچی کی جان، اگر حورین کو کوئی کام نہیں ہے تو اس سے کہو کہ یوسف اور حارث کے ساتھ ان دونوں کو بھی تیار کرلے۔زینت ذرا کام سے باہر گئی ہے اس لیے یوسف کی ذمہ داری مجھے دی تھی، تو آپ ان سے کہہ دینا اوکے؟" آئزہ نے زور و شوروں سے سر ہاں میں ہلایا۔ماہ پارہ نے اس کے گالوں کو چوما اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔

کمرے میں جاتے ہی اس کی نظر جہانگیر پر پڑی۔وہ تیار ہو رہا تھا۔اس نے شرٹ خود پریس کرلی تھی۔وہ اپنا کام اسے کرنے کو نہیں کہتا تھا لیکن ماہ پارہ کا ماننا تھا کہ ایک اچھی بیوی اپنے شوہر کی خدمت کرتی ہے۔کبھی کبھار وہ ماہ پارہ کو علم میں لائے بغیر اپنا کام خود کرتا تھا۔ماہ پارہ تھکان سے مسکرائی۔وہ اس کے پاس گئی۔اس کا رخ اپنی طرف کر کے اس کے گردن کے گرد بازو حمائل کیے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔جہانگیر مسکرایا۔ اس نے ماہ پارہ کے گرد بازوؤں کا حصار بنایا۔

"خیریت میڈم، آج اتنا پیار۔"جہانگیر نے اس کی نکلتی لٹ کو اس کے کان کے پیچھے کیا۔

"یہ پیار پچھلے چھ سالوں سے آپ ہی کے لیے تو ہے۔"وہ مبہوت سے کہہ رہی تھی۔جہانگیر کی مسکراہٹ مزید گہری ہوگئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہمارے بچے کہاں ہیں؟ لگتا ہے ماں سا نے آرام کرنے کے لیے بھیجا ہے آپ کو۔"جہانگیر اسے لے کر بیڈ کی طرف بڑھا۔اسے بیڈ پر بیٹھایا اور خود زمین میں گھٹنوں کے بل بیٹھا۔

"ممی کا بس چلیں تو مجھے بستر سے باہر آنے بھی نہ دیں۔"

" صحیح کرتی ہیں۔اپنا خیال رکھا کرو۔"اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ "اس گھر میں لڑکوں کی تعداد پہلے ہی بہت ہیں۔مجھے ہالے نور چاہیے۔"

"آپ نے تو نام بھی سوچ لیا۔"

"ظاہر ہے میں اپنی بیٹی کا نام خود رکھوں گا۔"

"اور اگر ممی نے کوئی اور نام رکھا تو؟"

"میں تو اسے ہالے نور ہی کہوں گا۔"اس کا ہاتھ چوم کر وہ اٹھ گیا۔"میں ابھی فیکٹری جا رہا ہوں۔شام تک واپس آ جاؤں گا۔"

"مجھے ہسپتال چھوڑ دیں۔آج مجھے ایک مریض کو دیکھنے جانا ہے۔میں اپنا پکا پورا خیال رکھوں گی۔"اس نے ملتجی نظروں سے جہانگیر کو دیکھا۔جہانگیر نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔ماہ پارہ نے آنکھیں تھپتھپائیں تو وہ مسکرایا۔

"واپسی میں میرے ساتھ آؤ گی، اوکے؟ کچھ بھی الٹا سیدھا نہیں کھاؤ گی۔زیادہ ٹینشن نہیں لینا اور ... اپنا اور ہالے نور کا خیال رکھنا۔"اس نے انگلی اٹھا کر اسے تنبیہ کیا۔ماہ پارہ فوراً مان گئی۔وہ اس کے ساتھ شہر جانے کے لیے چلی گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

دوپہر سے شام ہو چکی تھی۔داؤد اس وقت اپنے کمرے میں صفے پر بیٹھے ہوئے تھے۔وہ اخبار پڑھ رہے تھے۔ایک دم سے دروازے کھلا اور سارے بچے اندر داخل ہوئے۔وہ چونک گئے۔پھر ایک دم ان کے لب مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔سب بچے ان سے آکر لگے۔

"میرے بچے کتنے پیارے لگ رہے ہیں۔"انہوں نے یوسف اور حارث کو گود میں بیٹھایا۔

"دادا جان نیچے چلیں نا۔آج میری سالگرہ ہے۔"شاہ ویر کے "**میری سالگرہ ہے** " کہنے پر شاہ میر کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"دادا جان اس سے کہیں یہ کیوں بھول جاتا ہے آج میری بھی سالگرہ ہے۔"شاہ میر نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔داؤد تو ان دونوں کو دیکھ کر ہی رہ گئے۔ان کے درمیان پھر سے جنگ شروع ہو گئی تھی۔

"دادا جان، اسے بتائیں کہ وہ مجھ سے پانچ منٹ چھوٹا ہے۔اس سے پہلے میری سالگرہ ہے۔"اس نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر ناک سکوڑ کر کہا۔

"میر ویر، دادا جان کو تنگ نہیں کرو۔"آئزہ ان کے بحث سے تنگ آ چکی تھی۔ ان بچوں میں بس وہی سلجھی ہوئی تھی۔

"میرے بچے مجھے تنگ نہیں کرتے۔ان کی وجہ سے ہی تو میں جی رہا ہوں۔"وہ حارث اور یوسف کو گود سے اتار کر اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ نیچے چل دیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

حسن اور حورین ماہ پارہ کے گھر والوں سے بات چیت میں مصروف تھے۔جن کی سالگرہ تھی، ان کے والدین غائب تھے۔سیف اور زینت بھی اسی وقت گھر میں داخل ہوئے، یوسف بھاگ کر اپنے باپ کے پاس گیا۔سیف نے اسے گود میں اٹھا لیا۔

"ہیپی برتھ ڈے میر ویر۔"زینت نے ان کے دونوں گالوں کو چومتے ہوئے کہا۔ سیف نے بھی انہیں مبارکباد دی۔

"شکریہ چاچی جان۔شکریہ چاچو جان۔"دونوں نے ایک ساتھ کہا۔وہ دونوں دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلنے لگے۔زینت اور سیف یوسف کے ساتھ آگے بڑھے۔

مصروفیت کی وجہ سے مروا نہ آ سکی۔ہریرہ اور کرامت بچوں کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔نور افزا امینہ سے باتیں کر رہی تھیں۔ہریرہ جا کر حورین اور زینت کے ساتھ بیٹھ گئی جبکہ کرامت سیف اور حسن کے ساتھ بیٹھ گیا۔آہستہ آہستہ سب مہمان آنے لگے۔اس وقت بچوں کی تعداد بڑوں سے زیادہ تھی۔

کچھ دیر گزری تو ماہ پارہ اور جہانگیر آگئے۔سب نے ملامت بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا لیکن دونوں نے معذرت کی اور اوپر چلے گئے۔انہیں تیار ہونے میں تقریباً دس منٹ لگے۔سالگرہ شروع ہو چکی تھی۔کیک کاٹ کر سب بچوں کو کھلا دیا تھا۔کھانے کا وقت شروع ہوگیا۔ماہ پارہ کوئی بھی کام کرتی تو امینہ اسے ٹوک دیتی تھیں۔وہ صوفے پر خاموشی سے بیٹھی تھی۔

"شاہ ویر تمہاری بہن کو کوئی تنگ کر رہا ہے۔وہ وہاں۔"ایک بچہ آکر شاہ ویر سے کہتا ہے۔

شاہ ویر کے آنکھوں میں غصہ در آیا۔وہ دوڑتے ہوئے آئزہ کے پاس پہنچا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ویر دیکھو اس نے مجھے دھکا دیا۔"وہ روتے ہوئے بولی۔

"تم نے میری بہن کو دھکا کیوں دیا؟" اس نے اسے دھکا دیتے ہوئے کہا۔

"ویر اسے مارو نہیں، اسے پیار سے سمجھاؤ سمجھ جائے گا۔"شاہ میر نے اسے روکنا چاہا۔

"حسن بھائی، وہاں بچے آپس میں لڑ رہے ہیں، عائزہ رو رہی ہے۔"زینت کے کہنے پر سب نے اس طرف رخ کیا۔

حسن بھاگتا ہوا اس کی طرف گیا۔وہ اپنی لاڈلی بیٹی کی آنکھوں میں آنسو کیسے دیکھ سکتا تھا۔جہانگیر بھی اس کے پیچھے چلا گیا۔

ماہ پارہ اٹھنا چاہتی تھی لیکن امینہ نے سر نفی میں ہلایا۔

"کیا ہوا میری جان کو۔"حسن نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اس کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

"بابا میں نے کچھ نہیں کیا ویر خود اس لڑکے سے لڑ رہا تھا۔"وہ روتے ہوئے بولی۔

"شاہ ویر یہ سب کیا ہے؟" جہانگیر نے غصے سے پوچھا۔

"بابا، وہ ہماری بہن کو تنگ کر رہا ہے جو کہ غلط بات ہے۔"شاہ ویر نے "**ہماری**" پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"تو تم اس طرح اسے مارو گے؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"سو واٹ؟ کیا فیملی کے لیے اتنا بھی نہیں کر سکتے۔"اس کا یہ رویہ دیکھ کر جہانگیر چونک گیا۔حسن نے بھی اسے حیرت سے دیکھا۔

"بھائی، رہنے دیں بچوں کا دن ہے یوں خراب نہ کریں۔"حسن نے عائزہ کو گود میں اٹھاتے ہوئے کہا۔ جہانگیر نے ہاں میں سر ہلایا۔

☆...☆...☆

"جہانگیر آج آپ نے ویر کا رویہ دیکھا نا۔وہ کتنا جذباتی ہو جاتا ہے۔وہ بلکل آپ پر گیا ہے۔وہ اپنے دماغ سے سوچتا ہے دل سے نہیں۔"وہ تکیہ درست کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"اور شاہ میر بلکل تم پر گیا ہے۔وہ لوگوں کو اپنی باتوں سے قائل کرتا ہے۔"وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا ہوا تھا۔وہ اس کی طرف مبہوت ہو کر دیکھ رہا تھا۔

"ہاں تو آپ بتائیں کونسی عادت اچھی ہے؟ اس طرح غصہ کرنا یا نرمی سے سمجھانا؟" وہ لیٹنے ہی والی تھی کہ جہانگیر نے نرمی سے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنے قریب کیا اور اس کا سر اپنے سینے پر رکھ دیا۔

"دونوں ہی نہیں۔ہالے نور کی عادتیں اچھی ہوں گی۔"وہ اس کے بالوں کو سہلانے لگا۔

"اور اگر ہالے نور کی جگہ یزدان ..."

"شششش ... اتنا برا نہیں سوچتے۔"اس نے انکھیں بند کر لیں۔ماہ پارہ نے گہری سانس لی آخر وہ اسے کیا کہتی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

تھوڑی دیر خاموشی کے بعد وہ کہنے لگا۔

"میں چاہتا ہوں کہ میرے بچے وہ کریں جو ان کا دل چاہے۔میں ان پر کوئی زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔ مجھے وکالت میں بالکل بھی دلچسپی نہیں تھی۔میں صرف اپنے دادا کی طرح گاؤں والوں کی مدد کرنا چاہتا تھا۔میں اپنے گاؤں میں رہنا چاہتا تھا لیکن حالات ایسے نکلے کہ مجھے وہی کرنا پڑا جو بابا چاہتے تھے۔"وہ دھیمی آواز میں اسے کہہ رہا تھا۔زرد بلب کی روشنی میں اس کا تھکا ہوا چہرہ واضح تھا۔

"جہانگیر میں کتنی خوش نصیب ہوں کہ آپ میری زندگی میں آئے۔آپ ایک اچھے شوہر ہی نہیں ایک اچھے باپ بھی ہے۔"اس نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔"اب لگتا ہے میں آپ کے بغیر ایک لمحہ بھی نہیں رہ سکتی۔یہ سب مجھے ایک خواب لگتا ہے، ایک خوبصورت خواب۔اگر میں نے اپنی آنکھیں کھولیں تو میں آپ کھو دوں گی۔"اس کے سینے پر واپس سر رکھ کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔جہانگیر مسکرایا۔

"اسے میں اظہار محبت سمجھوں؟"

"جو مرضی سمجھ لیں۔"وہ اس کے سینے میں چہرہ چھپا کر بڑبڑائی۔

اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔ان چند سالوں میں اسے بس ایک ہی بار اظہارِ محبت سننے کو ملا تھا۔

وہ شہزادہ جس کا اس نے خواب دیکھا تھا۔اسے جس طرح کا شہزادہ چاہیے تھا وہ اسے مل گیا تھا۔جس نے نہ صرف اس کی عزت کی، اس کا خیال رکھا بلکہ اسے آگے بڑھنے کا موقع بھی دیا۔اس نے اس کی ہر خواہش کو پورا کرنا اپنی ذمہ داری بنا لیا تھا۔جہانگیر ایسا ہی تھا۔ہر لڑکی کی خواہش تھی انہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

جہانگیر جیسا ہمسفر ملے۔کس نے سوچا تھا کہ گاؤں کی ایک معمولی سی لڑکی ایک دن اتنی آگے بڑھ جائے گی۔کیوں؟ کیونکہ اسے ہمیشہ بہترین کی امید تھی۔ان چھ سالوں میں گاؤں والوں نے بہت ترقی کی۔اس کی وجہ خود ترقی کے لیے ان کی لگن تھی۔جب تک وہ نہ چاہتے تو کوئی اور انہیں زبردستی آگے نہیں بڑھا سکتا تھا

" لوگوں کو وقت کے ساتھ اپنی سوچ بدلنی چاہیے۔"

☆...☆...☆

ختم شد

* * * * * * *

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔"

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔

ناولز کی دنیا (NKD) کی جانب سے ناولز کو بغیر کسی غلطی کے آپ تک پہچانے کی کوشش کی گئی۔ اگر کوئی غلطی اس میں ملتی ہے تو اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ کیونکہ ناول کو پورا پروف ریڈ کر کے ہی پبلش کیا جاتا ہے چُوک ہونا محض اتفاق ہوگا۔۔

نئے اور مختلف لکھنے والوں کے لیے "ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج / یوٹیوب چینل دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- NKD (ZT) (UserName: Novelskiduniya77)

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو) اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے Blue الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے۔شکریہ-----